



تیرھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء برطابن ۹ رجب المرجب ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۵
۲	وقض سوالات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۶۷
۴	زیر و آور۔	۷۰
۵	مشترکہ تحریک اتنا نمبر ۱۱۔ منجاب ڈاکٹر تارا چند۔ عبدالرحیم خان مندوخیل سردار مصطفیٰ ترین	۸۳
۶	تحریک اتنا نمبر ۱۲۔ منجاب سردار محمد اختر مسٹگل۔	۹۲
۷	غیر سرکاری کارروائی۔ قراردادویں۔	۹۳
۸	قرارداد انبہر ۵۶۔ منجاب۔ میر ظہور حسین خاں کھوسد۔	۹۴
۹	قرارداد انبہر ۵۔ منجاب ڈاکٹر تارا چند۔	۱۰۲
۱۰	صوبے میں امن امان کی صورت حال پر بحث۔	۱۱۵
۱۱	گورنر صاحب کا حکم بابت خاتمه اجلاس اسمبلی۔	۱۹۱

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیسرا جلسہ صورت ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بر طبق ۹ مرجب  
المرجب ۱۳۱۹ ہجری بروز جمعرات ۱۱ جنوری صدارت جناب امیر میر عبدالجبار خان  
بلوچستان صوبائی اسمبلی بال کونہ میں منعقد ہوا۔

تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ

از

موسیٰ ناعبد اتسین الخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا يُنْهَاكُونَ عَنِ الْقُوَّاتِ الْأَنْعَمِيَّاتِ إِنَّ اللَّهَ  
خَيْرٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ هُنَّ لَا يَنْكُونُونَ كَالَّذِينَ سُوَّا اللَّهَ فَإِنَّهُمْ أَفْسَدُهُمْ طَآءُولَكَمْ  
الْفَسِيقُونَ هُنَّ لَا يُسْتَوِيَ أَخْطَبُ النَّارِ وَأَخْطَبُ الْجَنَّةِ هُنَّ الْفَارِثُونَ هُنَّ  
لَوْأَنْ لَمْ تَأْذُنَ اللَّهُ أَنْ عَلَى جَنَّلَ أَيْقَهُمْ خَاصِّاً مَمْتَصِّدٌ عَاقِنٌ خَشِيَّةُ اللَّهِ وَتَلَدَّ  
الْأَمْثَالُ تَقْبِيْبُهَا لِلنَّاسِ لَعْلَلَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ هُنَّ مَذَقُ اللَّهِ الْعَظِيمِ**

ترجمہ - ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! خدا سے ذرتے رہو اور ہر شخص کو، کہنا  
چاہئے کہ اس نے کل یعنی قدرانے قیامت کے لئے کیا سامان بھیجا ہے اور ہم پھر کہتے ہیں کہ خدا  
- ذرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبوار ہے اور ان لوگوں ہیسے نہ ہونا جنہوں  
نے خدا کو کھلا دیا تو خدا نے اپنی ایسا کردار کہ خود اپنے تین بھول گئے یہ کروار لوگ ہیں۔ الی  
وذر شذر از نشت بر ابر نہیں۔ الی بہشت تو اکامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم قرار کریں  
پھر اپنے نازل کرنے تو تم اس کو کہتے کہ خدا کے خوف سے رہا اور پھر تما جاتا ہے اور یہ باقی ہم رہو

جناب اپنیکر: وقف سوالات۔ عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۳۶۹ دریافت فرمائیں۔

## X ۳۶۹ مسئلہ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے سالانہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ سے مکمل بہبود آبادی اور اس سے منسلک مکاموں / اداروں میں جاری، نئے اور مرتضیٰ و دیگر ایکاموں / پراجیکت کی ضلع و تفصیل کیا ہے۔ نیز ہر ایکیم / پراجیکت کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی فنڈ زکی ایکیم / پراجیکت و تفصیل کیا ہے؟  
(ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر ایکیم / پراجیکت کے کام کا مکمل کروہ فیصلہ حصہ، تھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم تجویز ہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / ایکیم اور پراجیکت وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجہات کیا ہیں۔

وزیر بہبود:

(الف) مالی سال ۹۸-۹۹ء میں مکمل بہبود آبادی میں کسی ترقیاتی یا غیر ترقیاتی ایکیم پر کوئی پہرہ خرچ نہیں ہوا ہے۔ اس لئے information صفر تصور کیا جائے۔  
(ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مکمل بہبود آبادی میں کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ اور نہ ہی کسی تھیکیدار کو کسی قسم کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اس لئے Information صفر تصور کیا جائے۔

جناب اپنیکر: این سپلائمنٹری۔ معنی سوال۔ بہبود آبادی جواب دے دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا سیرا ضمیم ہے کہ مرکزی حکومت نے آپ کو اس سال ۹۸-۹۷ء کافی فنڈ دیا تھا۔ بہت زیادہ اس فنڈ کا استعمال آپ نے یہاں نہیں دکھایا ہے۔

جناب اپنیکر: جی جناب کہتے ہیں کہ ۹۸-۹۷ء میں مرکز نے آپ کو پیسہ دیا ہے اس کا حساب بتائیں آپ۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (صوبائی وزیر): جناب اپنیکر ۹۸-۹۷ء کے دوران مکمل کو

کوئی پیسہ ملا ہے نہیں اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی ملکی دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ادائیگی کی گئی ہے۔

جناب اپیکر: نہیں پیسہ آیا ہے کوئی۔

عبد الرحمن کھیتران (صوبائی وزیر): پیسہ نہیں آیا ہے۔

جناب اپیکر: نہیں آیا ہے جناب چلنے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: نہیں یہ تو صوبائی حکومت نے آپ کو نہیں دیا ہے مرکزی حکومت نے آپ کو رقم دی ہے۔ اور اگر دیا ہے وہ بھی نہیں دیا۔

جناب اپیکر: ہاں وہ کہہ تو رہا ہے میرے خیال میں کہ نہیں دیا ہے۔ نہیں دیا جی۔

## X ۳۸۶ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی اور اس سے متعلق حکاموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر / بلڈوزر ارگ مشین موجود ہیں۔ نیز خراب مشینوں کی تعداد، مدت، خرابی، صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم رجولائی ۷۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر ارگ مشین اور مشینوں نے پلک / خنی شعبہ میں ماہان کس قدر رکھنے کا م کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں ذکورہ مدت کے دوران ذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑ / کلو میٹر / مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی:

محکمہ بہبود آبادی کا بلڈوزر اگر گریڈر اسی مشین سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ کے پاس کوئی بلڈوزر اگر گریڈر اسی مشین سے اس لئے سوال جواب فتحی تصور کیا جائے۔

جناب اپیکر: (جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے)۔

سردار عبد الرحمن کھیتران (صوبائی وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب اپنیکر:** بھرپے پہلے کوئی سوال آجائے کوئی ضمی سوال ہے کہ نہیں ہے۔ جی سردار صاحب آن پا انٹ آف آرڈر۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتaran (صوبائی وزیر):** سری میکدیکلی یہ جو کیوں ہے مندو خیل صاحب کا اس میں پوچھا ہے گریدر اور رگ مشینیں۔ میرے خیال میں میکدیکلی انہوں یہ سوال ذرا غلط ہے۔

**جناب اپنیکر:** نہیں انہوں تو سوال کیا ہے نہیں۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتaran (صوبائی وزیر):** نہیں سوال جو پوچھا تھا اس کی میں تھوڑی سے وہ میکدیکل۔ اس میں پوچھنا چاہئے تھا کہ کتنے لکھر ہیں اور دوسرا مشینیزی اس نے رگ مشینوں کا پوچھا ہے سر۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** وزیر صاحب بڑے وزروں کے صفائی میں آتے ہیں تو پھر وزیر صاحب کا بھی ذرا پوچھیں گے کہ وزیر صاحب ان معاملات میں سے کیا کرتے ہیں۔ البتہ بات یہ ہے جناب والا یہ انشاء اللہ ہم لا ممکن ہے، کہ گورنمنٹ کے ریکارڈ سے کرے ۹۸ء ۹۷ء میں آپ کوئی کروڑ روپے ملے ہیں اور تو اس کا تحریک اتحاق آ سکتا ہے اسلئے فی الحال چھوڑتے ہیں البتہ اگر آپ کام کرتے تو ظاہر ہے آپ کو چیزوں کی ضرورت ہوتی جب آپ کام کرتے نہیں پس آیا اور پسہ چلا گیا۔

### ۳۷۶ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ماں سال ۹۷ء-۹۸ کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے حکمہ محنت و افرادی قوت اور اس سے متعلق اداروں میں جاری نئے اور مرمت دیگر ایکمیوں / پراجیکٹ کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے، نیز ہر ایکم / پراجیکٹ کیلئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فذ زکی ایکم / پراجیکٹ و اتفاقیل کیا ہے؟  
(ب) کم جولائی ۱۹۹۸ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۹ء کے دوران مذکورہ ہر ایکم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل فیصلہ حصہ، ملکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم شامل تھا اہیں، وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز

مذکورہ مدت کے دوران جس کام ایکم اور پراجیکٹ کا وغیرہ کا جقدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجہات کیا ہیں؟

## وزیر محنت و افرادی قوت:

انسپکٹوریٹ آف مائیز بلوچستان (محترمہ) کی سال ۹۸-۹۷ء کی صرف ایک ترقیاتی ایکم انجمن میں خلصت آف مائیز ریکوو ایڈیشن فنی سینٹر شاہرگ منظور ہوئی اور مبلغ ۵۰،۰۰۰ روپے مختص ہوئے چونکہ رواں سال میں فنڈ مہیا نہیں کئے گئے اسلئے ایکم پر کام شروع نہ ہو کام زیاد برداں یہ کہ غیر ترقیاتی بجٹ میں کسی بھی ایکم کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

سال ۹۸-۹۷ء میں کسی ایکم پر کام نہیں کیا جا سکا لہذا اس ضمن میں کوئی تفصیل نہیں

ہے۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۲۷ جواب پڑھا ہوا التصور کیا جائے جی۔ سپاہی منزی کوئی آپ کا نہیں ہے۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: ہے جناب والا آپ نے کیسے کہہ دیا دید ڈوری سپیکٹ وزیر صاحب ذرا کم از کم نظر آجائے۔

جناب اپیکر: وہ تشریف فرمائیں جی۔ تشریف فرمائیں۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: نہیں کونے۔ جناب والا تشریف فرماتو بہت سے لوگ ہیں۔

جناب اپیکر: آپ دیکھ جواب وزیر آپ ہیں۔ جواب دیکھ جئے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (صومالی وزیر): نہیں میں جواب نہیں دے رہا ہوں سراسر کوڈیفر کروں اگلے سیشن کے لئے۔

جناب اپیکر: نو ہو آئی ویل ناٹ ڈیفر۔ ایک ایزو دی ریپارتمیٹ آف دی گورنمنٹ ان سر ایز ٹکن ایز ریڈ۔ چلے جناب۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: نہیں سوال ہے میرا۔ البتہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں کوئی

سیریں نہیں جناب والا لیبر کا اتنا اہم مکمل اور پھر اس میں یہ انہوں نے خود کہا ہے کہ اس بحث میں آف  
مان ریسکی ایجنسی فیڈریشن شاہرگ جس کے لئے پانچ لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں۔  
سردار عبدالرحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): بتا آہوں فنکی طین۔  
عبدالرجیم خان مندوخیل: مبلغ پانچ ملین کیا ہے یہ کتنی رقم ہے ذرا باتا دیں آپ۔  
سردار عبدالرحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): زیر و پوائنٹ فاکٹ ملین۔  
عبدالرجیم خان مندوخیل: زیر و پوائنٹ۔  
جناب اپسیکر: فنکی ملین بھی۔

عبدالرجیم خان مندوخیل: یہی توبات ہے وزیر صاحب کو علم ہے ہی نہیں۔  
سردار عبدالرحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): اس کو آسان۔ کہتے ہیں پانچ لاکھ روپے۔  
عبدالرجیم خان مندوخیل: نہیں نہیں کتنی رقم۔  
سردار عبدالرحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): پانچ لاکھ روپے سر۔  
عبدالرجیم خان مندوخیل: تو یہ بات ہے کہ آپ نے پچاس بنا دیا تو پانچ لاکھ روپے یعنی  
آپ نے کیوں خرچ نہیں کئے ہیں یوں اس پر وہ کام نہیں کیا آپ فرماتے ہیں فذ نہیں ملا اس کی ذمہ  
داری آپ پر نہیں ہے کیا آپ بھیت گورنمنٹ کے آپ اس کے ذمہ دار نہیں کہ آپ نے رقم  
ایلوکیٹ کی اور پھر وہ اسکیم جو ہے آپ نے اسی چھوڑ دی اور اس کا پیسہ ریلز کیا اس کے آپ ذمہ دار  
ہیں کیوں آپ نے ایسا کیا۔

جناب اپسیکر: سوال یہ کہ آپ نے خرچ کیا ہیں یہ سیدھی سی بات ہے۔ (شور)۔  
عبدالرجیم خان مندوخیل: نہیں کیا ہے نہیں کیا ہے وہ تو نہیں کیا ہے کیوں نہیں کیا۔ کیوں نہیں  
کیا ہے۔

سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر): جناب اپسیکر اگلے جملے میں لکھا ہوا ہے کہ مہیا نہیں کئے  
گئے تھے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو ہم یہ کہتے ہیں کیوں مہینہ بیس کے تھے آپ گورنمنٹ ہیں کیوں نہیں کے۔

سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر): نہیں مرکز نے مہینہ بیس کے مختص ضرور کے تھے ایلوکیشن ہوئی تھی۔

جناب اسیکر: ایلوکیشن ہوئی تھی مندوخیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: صوبائی گورنمنٹ نے ایلوکیشن کی۔

سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر): صوبائی گورنمنٹ کا تعلق ہی نہیں ہے لیبرڈی پارٹی سے اور ایلوکیشن ایز سے بائی وی فیڈرل گورنمنٹ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں یہ قم جو مرکز کی ہے۔

سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر): جی ہاں سارے لیبرڈی پارٹی ہوئے جو کوئی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو آپ کو یہاں لکھنا چاہیے کہ مرکز نے دینا ہے۔

سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر): مرکز ہے ہاں یہ انہوں نے نہیں لکھا ہے آل اسکیم ایزاں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نحیک ہے مہربانی۔

## X ۸۰۸۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ محنت و افرادی قوت اور اس سے منسلک حکاموں / اداروں کے پاس اسوقت صحیح اور خراب حالت میں کل سقدر گریڈ وزراگ مشین موجود ہیں۔ نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایسا دگی اور چارچ کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے۔

(ب) کمک جو لائی ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء میں کے دوران مندرجہ ذیل بالا گریڈ / بلڈوزر ٹریکٹر / رگ مشینوں نے پیک انجی شعبہ میں ماہانہ کسقدر گھنٹے کام کیا ہے ضلع و اتفاقیل دی جائے۔

(ج) جز (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور

دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد ایکڑا/کلو میٹر/مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلعی وارتفعیل دی جائے۔

## وزیر محنت و افرادی قوت:

(الف) مکمل محنت و افرادی قوت یا اس سے مسلک کسی بھی ادارے کے پاس نہ تو پہنچے اور نہ اس وقت کوئی بھی گرینڈر/بلڈوزر/ریگ میشنیں موجود نہیں ہیں۔

(ب) جواب ہر (الف) میں واضح کیا گیا ہے۔

(ج) جواب ہر (الف) میں واضح کر دیا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتراں (صوبائی وزیر): (جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے)۔

جناب اسپیکر: (جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے)۔

عبدالرجیم خان مندوخیل: تو میسٹر یاں ہیں جتاب والا کام کرتے نہیں ہیں صرف اپنا کام کرتے ہیں تو پھر کیا آپ کو کس چیز کی ضرورت ہو گی کس میسٹری کی کن آلات کی جب آپ کام نہیں کرتے اگر آپ کام کرتے تو ضرورت ہوتی۔

جناب اسپیکر: چلے جی نیکست کیوں چون پرنٹ موسیٰ کی جگہ پر کوئی اور سوال پوچھ سکتا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: آن ایز بی آف۔

جناب اسپیکر: جی (جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے) نہیں جواب بھی نہیں آیا اس کا جواب بھی موصول نہیں ہوا تاکہ میں گے جواب کیوں نہیں آیا۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتراں (صوبائی وزیر): یہ کافی لمبا تھا سراس کی تیاری میں تھوڑا سا نام لگتا ہے نیکست سینٹ کے لئے ذیفر کر دیں اس میں ہم مکمل جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں یہ تو آپ صاحبان پر لازم آتا ہے کہ جو سوالات آتے ہیں ان کے جوابات دئے جائیں اسی لئے دی جاتی ہیں کہ ہاؤس پر شعبہ ہو اور اس پر بحث ہو سکے یہ تو میں کہوں گا چیف نسٹر صاحب تو نہیں ہیں نہ سینئر نسٹر ہیں دیٹ سینکن شوڈنٹ آف دیس اور آئندہ جو ہے۔ موضوع صحیح نہیں

**سردار محمد اختر مینگل:** کب کے اجلاس میں آئندہ اجلاس کب ہو گا آج تولاستہ ڈے ہے۔  
جناب اپسیکر: تو آئندہ اجلاس میں جائیں گے تب تک ڈیفر کریں گے اس کو ڈیفر کرتے ہیں جی  
نیکست سیشن کے لئے۔

**سردار عبدالرحمن کھیتراں (صوبائی وزیر):** سیشن کے لئے میں نے ریکویٹ کیا  
نیکست ایئر کے لئے نہیں کیا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نیکست سیشن کے لئے کیونکہ اس میں جو دیہت واضح کیا گیا پھر آپ  
ٹوڈے ہمیں کیا جائے جس وقت نیکست سیشن ہو گا اس دیہت تک ہمیں تمام یہ صحیح۔

**جناب اپسیکر:** جی جناب جواب اس کا بھی موصول نہیں ہوا۔ اس کا بھی موصول نہیں ہوا۔

**سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر):** وہ بھی نہیں اس وقت وزیر داخلہ کا سوال تھوڑی دری کے  
لئے مذکور دیں وہ جب آجائیں جواب دئے دیں اس کو۔

**جناب اپسیکر:** نہیں جواب موصول ہی نہیں ہوا ہے۔

**سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر):** اگلا پھر وزیر داخلہ کریں جی۔

**جناب اپسیکر:** جی جناب۔

**سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر):** نیکست کیوچن ایوال سواف ہوم ڈپارٹمنٹ۔ ان کو اگر  
تحوڑا ذمیل کر دیں۔

**جناب اپسیکر:** ڈاکو مینٹس ویچ ایز بی فوری اربی فوری یا آئینی مسئلہ مشر جب کہ بیٹھے دہاں پر ہیں  
سب کے سامنے جواب پڑھا ہوا جواب میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہو ائیں پر تو یہ ہے۔

**سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر):** آئی ریکورڈ نیکست کیوچن سر۔

**جناب اپسیکر:** ڈن۔

**سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر):** نیکست کیوچن۔

**جناب اپسیکر:** مطلب ہے جواب نہیں آیا ہے میں یہ پوچھتا ہوں جواب ہی نہیں آیا ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** نہیں نہیں نیکست کیوں کیوں کیوں اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔  
سردار عبدالرحمٰن کھیتراں (صوبائی وزیر): جناب اپنیکر صاحب ابھی آپ کے چیزبر  
میں آپ سے بات ہوئی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا جواب آج ابھی تھوڑی دیر پہلے موصول ہوا  
ہے آپ کو تو اس میں پرنگ کی تھوڑی سی کوتاہی ہوئی ہے ایک آدھ دن پہلے آنا چاہیے تھا اس کے لئے  
ہم مغذرات۔

**جناب اپنیکر:** دیکھیں اگر مجھ کو پائی ٹھیک منٹ پہلے یادس منٹ پہلے چیزبر سے جواب آتا ہے وہ تو نہ ہو  
اجی ۷۲ گھنٹے پہلے آنا چاہیے تین دن پہلے جوابات آنا چاہیے تاکہ اس کی کتاب نیبل ہوآپ صاحبان  
کو سروکیت کیا جائے ایسے پھر تو نہیں ہے۔  
**سردار عبدالرحمٰن کھیتراں (صوبائی وزیر):** نہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں تھوڑی  
سی کوتاہی ہوئی ہے۔

#### X ۵۰۸ پنس موسیٰ جان:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ وقت ہے سال ۹۸ء ۷۱۹۹۸ء اور ۹۹ء ۱۹۹۸ء کے دوران مکمل متعلقہ کے زیر انتظام  
کل کس قدر ہسپتال، ڈپنسری، اسکول، ہائل، ٹریننگ سینٹر زیبر کا لوئی و دیگر تعمیراتی کام ہوئے۔

(ب) ذکر کردہ تعمیراتی کام کی نوعیت، تاریخ آغاز کام نام، ٹھیکیدار، اخباری تشبیہ بمعد تاریخ نیز  
نئی روں میں شریک شدہ ٹھیکیداروں کے نزدیک بمعتمونہ جات کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر محنت و افرادی قوت:** جواب موصول نہیں ہوا۔

#### X ۵۰۹ پنس موسیٰ جان:

کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے سال ۹۸ء ۷۱۹۹۸ء اور ۹۹ء ۱۹۹۸ء کے دوران مکمل متعلقہ کے زیر انتظام  
تعمیر کردہ ہسپتال ڈپنسری اسکول ہائل ٹریننگ سینٹر و دیگر تعمیراتی کاموں کے لئے اراضی حکومت نے

فراتر کی تھی؟

(ب) نیز اگر یہ اراضی پر ایکو یہ خریدی گئی ہیں تو ماگ ک اراضی کا نام بمعدودیت اراضی کا کل رقبہ ادا شدہ رقم نرخ اراضی فی مراجع فتح اور اخباری تشریف معنی تاریخ کی تفصیل دی جائے؟ وزیر محنت و افرادی قوت: جواب موصول نہیں ہوا۔

X ۳۸۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر داخلم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جنوری ۱۹۸۸ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۶ء کے دوران مکملہ داخلہ اور ان سے مسلک محکموں اداروں میں گردید ۱۷ گرینڈ کی سالانہ بھرتی کی گرینڈ بمعدہ عہدہ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں پولیس ایریا کے نام اور ان کے دائرہ اختیار رقبہ (مربع کلو میٹر/ ایکیل) کی ضلع وار تفصیل ہے؟

وزیر داخلم: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جواب موصول نہیں ہوا جواب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلم): یہ یہ سوالات ملے تھے لیکن مکملہ نے جواب تو دیے ہیں میرے خیال میں معزز رکن کے نیبل پر ہونگے مجھے ابھی ملے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہمیں تو نہیں ملا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: پھر ان کو ڈیپر کیا جائے میرے ساتھ ان کے جوابات ہیں اور مجھے بھی آج ملے تھے۔

جناب اسپیکر: تو کیا ان کو موخر کرنا چاہیے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب سینئن ختم ہو رہا ہے بہتر ہوتا کہ اگر آج ان کو لست provide کر دیا جاتا تو یہ جواب میرے پاس ہے عبدالرحیم صاحب کو یہ بھجوادونگا۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** آپ اپنادیں اگر ریکارڈ ہاؤس میں دینا ہے دے دیں لیکن یہ ہے کہ ہم سوالات بعد میں کریں گے۔ لبڈ deffer ہونا چاہیے۔ جناب والا۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** لازماً اگر معزز رکن کے پاس جواب نہیں پہنچے ہیں تو اس کی ڈیٹیل انہیں معلوم نہیں ہو گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** ہمارے پاس جواب نہیں پہنچا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** پھر ان کو deffer کرو یہیں یہ مرے خیال میں تاکہ ان کے پاس جوابات پہنچ جائیں۔

#### ۲۳۸۷ سردار ستر ام سنگھ:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) فروری ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران صوبہ بھر میں کل کس قدر بینک ڈکیتیاں ہوئی ہیں۔ نیز چینی گئی گاڑیاں اور موڑسائیکلوں کی تعداد تفصیل اور ان واقعات میں ضائع شدہ قیمتی جانوں کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالامدت کے دوران بینک ڈکیتیوں میں لوٹی گئی رقم نیز چینی / چوری شدہ گاڑیاں و موڑسائیکلوں کی برآمدگی ان جرائم میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں۔ اور ان جرائم کی انسداد کی لئے اب تک کئے گئے پیش رفت کی تفصیل بھی دی جائے۔

#### وزیر داخلہ:

(الف) فروری ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران صوبہ بھر میں جنقدر بینک ڈکیتیاں ہوئیں نیز چینی گئی گاڑیاں اور موڑسائیکلوں کی تعداد اور تفصیل اور ان واقعات میں کل کس قدر جانیں ضائع ہوئیں۔ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ب) مذکورہ بالامدت کے دوران بینک ڈکیتیوں لوٹی گئی رقم نیز چینی / چوری شدہ گاڑیاں و موڑسائیکلوں کی برآمدگی اور جرائم کی انسداد کی لئے اب تک جو پیش رفت ہوئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذیل ہے۔

(پولیس اور لیویز ایریا):

نمبر شار	عنوان	کیم فروری تا دسمبر ۱۹۹۷	کیم جنوری تا ۲۲ جون ۱۹۹۸
۱۔	چینک ڈکیٹ	۳	۲
۲۔	راہبری	۱	-
۳۔	مورسائیکل چینا	۱۳۶	۹۰
۴۔	گاڑی چینا	۹۳	۳۱
۵۔	اموات دوران کرایہ	۳	۶
۶۔	گرفتار دوران ملزمان	۲۰	۱۳
۷۔	<u>برآمدگی گازیاں</u>		
۸۔	مورسائیکل	۱۲	۹
۹۔	گازیاں	۶	۴
۱۰۔	رقم جو چینی گئی	۲۰،۸۰۱/=	-
	راہبری برآمدگی رقم	۲۰۰۰۰/-	-
۱۱۔	رقم ڈکیٹ	۱۲،۵۶،۲۸۲	۱۰
	برآمدگی	NIL	-

اقدامات جو پولیس نے کئے ہیں۔

نمبرا (ATF) انی میرورسٹ فورس کا قیام اور اس کیلئے ۲۰ نئی گازیاں اور مورسائیکل فراہم کی گئی۔

نمبر ۲۔ شہر کے اندر موبائل پروڈنگ مسلسل جو بیس گھنٹے کی گشت کا انتظام کیا گیا ہے۔

نمبر ۳۔ ایر جنسی سینٹر/ چیک پوسٹ میں قائم کی گئی ہیں۔

۱۔ بلیلی چیک پوسٹ جس رودوڈ کوئند۔

۱۱۔ سریاب چیک پوسٹ بی رودوڈ کوئند۔

۱۱۱۔ قلات آخواچی رودوڈ چیک پوسٹ میاں غنڈی کوئند۔

۱۷۔ سمنگلی رودوڈ چیک پوسٹ کوئند۔

نمبر ۴۔ مخلوک گازیوں کی چینگ کیلئے موبائل لیہاری کا قیام۔

نمبر ۵۔ مخلوک اور سرقہ شدہ گازیوں کی چینگ اور معلومات کیلئے چیل کمپیوٹر سینٹر اندر ورن شی تحانہ کوئند قائم کیا گیا ہے۔

نمبر ۶۔ جرام کی روک تھام اور کنڑوں کیلئے خدمت کمیٹیوں سے رابطہ اور تعاون کیلئے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

نمبر ۷۔ تمام پولیس فورس کو ہنگامی طور پر ایر جنسی ڈیوٹی کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نمبر ۸۔ خطرناک ڈاکوؤں اور مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کیلئے خصوصی دستے قائم کئے گئے ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۲۳۸ پر کوئی تغیری سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سعید احمد ہاشمی وزیر: جناب والا یہ آگے وزیر داخلہ کے سوالات میں ان کے آنے تک ڈیفر کر دیں وہ آتے ہیں ہونگے وہ خود جواب دیں گے۔

جناب اپسیکر: بادس کی رضامندی کے مطابق وزیر داخلہ کے سوالات ڈیفر کرتے ہیں وہ آکر جواب دیں گے وہ منت تک کیا ڈیفر کریں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب کیا تمام وزیر داخلہ کے جواب ڈیفر کریں۔

جناب اپسیکر: اس کے لئے وہ منت دیتے ہیں وہ آتے ہونگے انہوں نے ڈیفر کے لئے روکیت کی ہے اگر وہ آتے ہیں تو نجیک ہے ورنہ پھر۔

**پرنس موسیٰ جان:** پاکٹ آف آرڈر جاپ چیف فلش بھی ہاؤس میں نہیں ہیں اور ووزیر داغلہ نہیں ہیں وہ گیارہ بجے نیند سے اٹھتے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی چیزیں سوال ہو۔

**سردار سترام سنگھڑوکی:** ہوم فلش بنا سکیں گے کہ یہ جو اقدامات کے ہیں آیا یہ جو گازیاں چھینی گئی ہیں پہنچ ڈکھیتی ہوئی ہے مولہ سائیکلیں چھینی گئی ہیں ان کے بعد اقدامات کے گئے یا اس سے پہلے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب آپ نے جو تفصیل مانگی تھی میرے پاس کم فروری تا دسمبر ۱۹۹۷ء کیم جنوبری ۲۲ جون یہ تفصیل ہم نے ان کی آپ کو Provide کر دی ہے۔ وہ یہ حکومت کے اقدامات کیلئے مستقل سشم ہوتا ہے اس میں اقدامات ہوتے رہتے ہیں چاہے جو بھی گورنمنٹ ہو لیکن جب سے یہی گورنمنٹ بنی ہے۔ اور میں نے ملکہ داخلہ کا چارچ سنجالا ہے ہم نے ذرا اقدامات تیز کئے ہیں اور کوشش یہ کی ہے کہ ہم کو کر سکیں جتنے بھی جرام ہیں۔۔۔۔۔

**سردار سترام سنگھڑوکی:** میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ جو گازیاں چھینی گئی ہیں مولہ سائیکلیں چھینی گئی ہیں پہنچ ڈکھیتی ان کے واپسی کے لئے کیا اقدامات کے گئے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ان کی واپسی یہ ہے کہ جہاں تک ہم لوگوں نے ہا کے وغیرہ کاے ہوئے ہیں جس سے بعض Criticism آ جاتا ہے اور جو اس میں ہم لوگوں نے ریکوریز recoveries کی ہیں میرے ساتھ ایک الگ لست اس کی موجود ہے اگر معزز رکن کو چاہئے ان کو مہیا کروں گا۔ یہ ۱۳۲۷ء اشوریہ ہیکلر یکور کیا ہے۔

**سردار سترام سنگھڑوکی:** آپ کی ری کوریز اسی ہیں (۱۳۲۸) گازیاں چھینی گئیں اور واپس صرف (۱) کی ہے اور جو پہنچ ڈکھیتا ہیں ان میں ری کوریز صرف ۱۳ ہزار واپس ہوئے اور جو مولہ سائیکلیں چھینی گئی ہیں وہ کوئی (۱۳۲۶) ہے اور (۱۲) واپس ہوئے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** یہ اسی period کی ہیں جو تفصیل دی گئی ہے معزز رکن کے سوال کے جواب میں۔۔۔۔ میں نے بتایا کہ ۲۲ جون تک اس کی ڈکھتی یا جرام کی تعداد بھی ہی گئی ہے

Snatching کی تعداد بھی دی گئی ہے اموات کی تعداد بھی دی گئی ہے اور ہر آمدگی کی بھی آپ کو دی گئی ہے۔ اس کے بعد ہم نے موجودہ چھٹے میئنے سے ایک ذیزہ میئنے ہے ہم نے ذرا بھت زیادہ کی ہے اور ان شاء اللہ اس میں پوزیشن بہت بہتر ہوئی ہے برآمدگی بھی زیادہ ہوئی ہے کراچی سے جھینی جاتی ہیں وہ بھی زیادہ ہوئی ہیں جو اس فنک کی recoveries بھی زیادہ ہوئیں لیکن یہ جو آپ کو دی گئی ہے یہ حقیقت ہے۔ اسی period کی ہے۔

**سردار سترام سنگھ ڈوکلی:** جناب آپ درست فرمار ہے ہیں یہ گازیاں جھینی گئی ہیں یا پینک ڈکتیاں ہوئی ہیں ان کی واپسی کیلئے کیا اقدامات کے گئے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** یہ basically میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ ہم لوگوں نے مختلف جگہوں پر ناکے لگائے اور بھتی کی ہے مختلف ganges ہم لوگوں نے پکڑے ہیں جو ان اقدامات میں ملوث ہیں چاہے وہ پینک ڈکیتی ہوں یا آپ کے موثر سائکل snatching میں ہے موثر ڈیسکلر snatching میں ہے اور حالات اس سے بہتر ہوئے ہیں ابھی کوئی permanent گورنمنٹ نے کے ہیں، چھٹے ذیزہ میئنے سے اس طرف کافی توجہ دی ہے اس میں automatically یہ گازیاں بھی جو اگر کہیں کم ہو گئی ہوں وہ recover ہو جائیں گے۔

**سردار سترام سنگھ ڈوکلی:** جناب اپنے اس سے تو یہ ہوا کہ جنکی گازیاں جھینی گئی ہیں اور موثر سائکلیں جھینی گئیں ان کی واپسی تو کچھ نہیں ہوئی ان کی recover نہیں ہوئی ان کو کچھ نہیں ملا تو ان کیلئے کیا اقدامات کریں گے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** وہ بھی آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہم نے اقدامات کے ہیں، ہم لوگ پکڑ رہے ہیں جو بھی ہاتھ آتا ہے ناکر لگائیں، لازماً جب کراچی سے کوئی گازی چھین کر یہاں آتا ہے ادھر گم ہو جاتا ہے، تو آگے پکڑتے ہیں ہم ان کو واپس کرتے ہیں ہماری ڈیسکلر ادھر سے اگر چوری ہو کر کہیں اور چلے جاتے ہیں definitely یہ ادھر سے پکڑ کر کے ہم کوں جائیں گے۔

**سردار سترام سنگھ ڈوکلی:** دوسرا ضمنی سوال ہے یہ جو قسم بتائی گئی ہے ڈکیتی کی سولہ لاکھ چھپن ہزار تو

پہ پانچ بیکوں سے صرف یہی ذکیتی ہوئی ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** ہماری رپورٹ کے مطابق تو یہی ہے ۱۱۶ لاکھ ۵۶ ہزار روپے۔

**سردار سترام سنگھ ڈوکی:** جناب مجھے یاد پڑتا ہے کہ پنس روڈ پر ایک بک ڈکیتی ہوئی تھی اس میں آیا تھا۔ ۱۳۹ لاکھ تو ایک بک سے لوٹے گے تھے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** ابھی بک جو ہم نے برآمد کی ہے وہ تو میں نے آپ کو بتا دیا وہ تو یہی ہے مجھے اس کی detail پتہ نہیں کہ ٹولٹ چوری کرنے کی ہوئی تھی۔ مجھے بھی سوالات کے جوابات صحیح کیا رہ بجے ملے۔ غلط بات کیوں کہوں میں اتنا ہی واقف ہوں اس سے جتنا آپ واقف ہیں پتہ نہیں اسکلی کا قصور ہے یا میرے ذمہ پر اسکا قصور ہے یا میرا اپنا قصور ہے گیا رہ بجے مجھے ملے ہیں۔

**سردار سترام سنگھ ڈوکی:** یہ سوال ایک مہینہ پہلے بھیجا گیا تھا۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** میں نے کہا کہ پتہ نہیں کہ اس میں کس کا قصور ہے۔ مجھے ابھی آج گیارہ بجے ملے ہیں اسی وجہ سے میں..... حالانکہ سوالات کے لئے تیار ہونا چاہیے تھا definitely رحیم صاحب کے جواب میں بھی میں نے اسی وجہ سے کہا۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** ذمہ داری تو آپ کی ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** یہ تو میں بعد میں پوچھوں گا کہ کیوں مجھے لیکٹ ملا ہے اسکلی سے پوچھوں گا یا اپنے مجھے سے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** ذمہ داری تو آپ کی ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** آپ درست فرمائے ہیں کہ ذمہ داری متعلقہ وزیر کی ہے۔

**پنس موئی جان:** میرا ٹھنی سوال ہے وزیر موصوف سے آپ نے برآمدگی گاڑیاں all what

mean by this

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** ہاں نحیک ہے Nil: جس period کے دوران یہ پوچھا گیا ہے اس

period کی رپورٹ یہی ہے۔ کہ nil ہے برآمدگی گاڑیاں۔

**پرس موسیٰ جان:** اس میں میرا دوسری حنفی ہے کہ اپنی نیم و رست کی فورس کے قیام کے لئے ۲۰ نئی گاڑیاں اور ۱۰ اموڑ سائیکلیں فراہم کی گیں اور شہر کے اندر موبائل پیشہ و نگ مسلسل جو چوبیں گھنٹے آپ مجھے بتاتے ہیں کہ یہ جن کو آپ نے میں گاڑیاں دی ہیں اور اتنی موڑ سائیکلیں دی ہیں یہ جو چوبیں گھنٹے پھر رہے ہیں اس فورس کے اقدام کیا ہیں with in month کی اچیومنٹ کیا ہوئی ہے کیا انہوں نے کسی کو پکڑا ہے ایک کلاشکوف کا نمبر دے سکتے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** اگر آپ detail چاہیں تو اس فورس کی پوری detail آپ کو بتادوں گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے اس ایک ذریعہ مبنیے میں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کافی انہوں نے بھی کافی کیسز بھی پکڑے ہیں انہوں نے recoveries

**پرس موسیٰ جان:** کافی سے مرا دیکھا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے، اس میں میں سارا کچھ provide کروں گا۔

**پرس موسیٰ جان:** کیونکہ یہاں پر جناب آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے ایک دو، تین، چار، پانچ، چھوٹیں لگائے ہوئے ہیں اور کتنا خرچ اس پر آ رہا ہے میں شاید کا خرچ پولیس کا خرچ انہوں نے آج تک پکڑا کیا ہے میں نے تو جناب آج بھی روڈ پر دیکھا دو گاڑیاں جاری تھیں۔ ایک بہت important آدمی تھا میں نام لیا نہیں چاہوں گا کوئی دس کلاشکوف والے آدمی ان گاڑیوں میں بیٹھنے ہوئے تھے، نہ اگلی کوئی وردی تھی تو جناب یا آپ بتائیں گے کہ آپ نے اتنے چھین لگائے ہوئے جو بلوجستان پر ان کا بوجھ ہے جو پیسے دے رہے ہیں یہ مفت تو نہیں بیٹھنے ہوئے تو اگلی achievement کیا ہوئی ہے انہوں نے کیا پکڑا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** آپ نے ذریعہ مبنیے میں دیکھ لیا ہو گا کیا achievement ہوئی۔

**پرس موسیٰ جان:** میں نے کیا دیکھا میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** اگر آپ پوری تفصیل چاہتے ہیں تفصیل تو تین چار صفحات پر مشتمل ہے میں پڑھ کر سنادیا ہوں معزز رکن کو important تھوڑی ہے۔

**پرنس موسیٰ خان:** جناب اگر آپ کو وہ تفصیل اپنی ہے میں۔۔۔۔۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** آپ کاشکوف کی بات کر رہے ہیں وہ انتظامیہ کو ہم فری ہند دیا ہے اگر کوئی خسروں میں ملوث ہو گا پکڑا جائیگا۔ بڑا آدمی ملوث ہو گا پکڑا جائیگا definitely یہ ہے میں نے دیکھا ہے کہ کاشکوف لوگ care نہیں کرتے لیکن جہاں ہمارے ہاتھ آئے وہ نہیں چھوڑا جائیگا۔

**پرنس موسیٰ خان:** آپ کے ہاتھ کیا وہ آپ کے پیر کے نیچے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** نہیں نہیں۔

**جناب اپنیکر:** جناب آغاز موسیٰ جان صاحب آپ سوال پوچھ سکتے ہیں۔

**پرنس موسیٰ جان:** اس میں میرا آخری سوال ہے انہوں نے لکھا ہے کہ مٹکوں گاڑیاں چینگٹ کے لئے موبائل لیہاری جناب میرے نوٹس میں آیا ہے کہ ایک قصائی اس کو انہوں نے پکڑا موڑ سائیکل تھا جناب اس کا اور اس پر بڑا کیس یہ ہوا ہے تو جناب سوال یہ ہوا کہ یہ جو مٹکوں آپ مجھے ذرا جازت دیں میں پڑھ تو لوں جناب عالی انہوں نے کہا ہے کہ وہ جو لیہاری ہے سروہ لیہاری چیک کرتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ لیہاری غلط کام کر رہا ہے انہوں نے جو موڑ سائیکل کو پکڑا ہے۔

**جناب اپنیکر:** نہیں یہ تو سوال نہیں ہے آپ سوال پوچھ سکتے ہیں۔

**پرنس موسیٰ جان:** آپ تو چھوڑیں جناب بے ادبی معاف آپ خود نہیں سمجھ رہے ہیں تو آپ کو جواب دے رہا ہوں جناب عالی آپ مجھے چھوڑیں وہ ایک سے پوچھا گیا آپ کا نام کیا ہے بولا خدا اس کو مار پھایا گیا وہ بولا جناب بخش تو چھوڑ دیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** (پونک آف آرڈر) از-بل مبر آپ اچھے نہیں سے تعلق رکھتے ہیں جناب اپنیکر صاحب کو نہیں کہنا چاہیے تھا نہیں نہیں یہ قطعاً یہ اجازت نہیں

ہے اگر یوں نوش نہیں لیتے ہیں یہ بھی کبھی ایک روز میں ہے جیسے پر جو بینے ہوتے ہیں جو جیز کی عزت نہیں کر سکتے۔ تو اپنی بھی نہیں کر سکتے۔

**پرس موسی خان:** نہیں جی ہم جیسے کی بہت عزت کرتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپلائر:** آپ سوال پوچھ سکتے ہیں جناب بار بار پوچھ سکتے ہیں لیکن

**پرس موسی خان:** سر میں With due respect یہ کہہ رہا ہوں کہ جو موبائل ٹیم نے وہ موفر سائکل پکڑی اس کے کاغذات صحنے تھے سر کپنی نے لکھ دیا انہوں نے کہا کہ جی اس کو قفل پکڑا ہے تو یہ موبائل ٹیم جو انہوں نے کہا ہے اتنا پسہ خرچ ہو رہا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ غلط ہے جناب میں یہ اس کو نشانہ نہیں کرنا چاہرہ ہوں۔

جناب اپنیکر: یہ سوال نہیں ہے جناب۔

**پرس موسیٰ جان:** اچا جاتا اگر چوری کی موڑ سائکل پکڑی گئی اور وہ غلط ثابت ہوا کرنیں جی  
یہ میشن تھی دکان سے خریدی گئی تو وہ لیہاڑی کو جو مقرر کیا گیا ہے وہ غلط تھا You should  
کہ وہ غلط تھا آپ کہنیں میں وہ کاغذات ایف آئی آر وہ سب  
آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ میں غلط تھا وزیر موصوف غلط بول رہے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:** نہیں میں ایک چیز یہ بتاتا ہوں کہ اس طرح کا اگر کوئی کیس ہے وہ ازٹیل ممبر صاحب مجھے بتا دیں اس کی میں انکواری کراؤ گا ہوں پرانی موٹی جان۔ جناب میں وزیر موصوف سے کہہ رہا تھا وہ مجھے بات کرنے نہیں چھوڑا میں نے آپ سے بھی سبی ریکویٹ کی کہ آپ خدا بخش تھک مجھے چھوڑس تو وہ ناراض ہو گئے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:** نہیں نہیں میں تاراض دوسرے بات پر ہوا ہوں  
ہوئے لوگ یہ سنکھن وہ جو میں نے ان کا کہا تھا یہ اگر کوئی Particular case تادیں انکو اسی  
کراو سنگے اگر غلط ۔۔۔۔۔

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** اس میں جناب والا کام مردی بھی سمجھے تجویز بھی سمجھے وہ یہ ہے کہ

یہ جو آپ کے کمپیوٹر سینٹر زیں اس میں جو گازیاں پکڑی جاتی ہیں یہ رے لیٹ لوگوں کو دیتے ہیں جنہیں ثابت ہو جاتے ہیں اس کے باوجود وہ یعنی یہ کہس ہے یعنی جنہیں ثابت ہو گیا اپنے نائیم میں مناسب نائیم میں دیدیا کریں وہ باقاعدہ پڑے رہتے ہیں اور باقاعدہ لوگ دروازوں پر پھرتے ہیں اور مطالیے کرتے ہیں یعنی بہت سے کیسرایے ہیں اس کی آپ اصلاح کرے۔

**جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:** یہ ازبیل ممبر نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اس کو خود میں ابھی محسوس کیا بعض لوگ اس سلسلے میں میرے پاس بھی آئے کشم والے لازماً جن کے ساتھ ڈاکو منس وغیرہ یہ نہیں ہوتے ہیں یا جو ملکوں کو ہوتے ان کو پکڑا لیتے ہیں پھر بعد میں اور بچلنا کو منس طلب کرنے میں بھوں لگ جاتے ہیں اس کا میں نے کشم کلکٹر سے بات کی ہے کہ اس پر ویسجر کو ہم نہیں کرتے ہیں وہ کشم والے کرتے ہیں اپنے شعلی جو افغانی گازیوں کے سلسلے میں وہ پکڑا لیتے ہیں یہم لوگ تو پھر ان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جو کہ زیادہ تو یہ افغانی گازی ہو ان کو جو کشم کے حوالے کرتے ہیں چوری کی گازی ہو اس کا ہمارے کمپیوٹر کے اوپر جو نمبر ہوتا ہے وہ نہیں کر لیتے ہیں بقیا ہم رکھتے نہیں یہ ساتھ میں جو پرو اونٹ گورنمنٹ ہے یہ فیڈرل کی جو ایجنسی ہے کشم ان میں جتاب اپنیکر یہ واقعی جو ازبیل ممبر نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے یہ Flaw ہے کہ اس کی تصدیق میں مہینوں لگ جاتے ہیں اور لوگ اس کے پیچھے دفتروں کے چکر لگاتے ہیں اس کی میں نے کلکٹر کشم سے بات کی ہے دوبارہ بھی ان کو بدایت کر دیتے ہیں کہ اس پر ویسجر کو بیل کی جائے لوگوں کی سولت کے مطابق تاکہ انکو ازی کے لئے یادہ نام ہے اس میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور کم سے کم وقت میں یہ صیکل کی تصدیق ہو سکے کہ آیا یہ صیکل شدہ ہے یا چوری کی ہے یا پھر اس مالک کا اپنا ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جتاب یہی طریقہ صوبائی گورنمنٹ کے اس میں بھی یہ مسئلہ ہے یعنی وہ کشم کے علاوہ ہم آپ سے یہ ریکویٹ کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کرے اپنے محکمے میں یہ جو اس میں ذمیلے ہوتے ہیں اس میں مشکلات ہوتے ہیں وہ جلد از جلد نکالا کرے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** انشاء اللہ اپنے محکمے میں بھی اس کو ترجیح دیں گے۔

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ ۳۰ دنوں کے دوران صوبائی وارکھومت سے ۳۰ بچوں کو انعام کیا گیا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کل کتنے بچوں کو بازیاب کرایا گیا ہے انعام کے وارداتوں کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟  
وزیر داخلہ: جواب موصول نہیں ہوا۔  
جناب اپیکر: جواب تو پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

سردار اختر جان مینگل: جناب اپیکر لکھا ہی نہیں ہے تو پڑھا کیا۔

جناب اپیکر: تو میں ازتبل مشر سے ریکوئٹ کروں گا جو سوال کیا گیا ہے کہ تم دنوں کے دوران صوبائی وارکھومت سے تمیں بچوں کو انعام کیا گیا ہے اگر ان بچوں کے انعام میں ذرا اضافہ ہو تو وہ بھی ہمیں تفصیل دیدیں اگلے سیشن تک۔

شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ: ایک منٹ اگر آپ چاہیے میرے ساتھ اس کا جواب ہے جو اتنا زیادہ مختصر نہیں ہے تو سکھی یہ Mis conception ہے انعام کا آپ خود بھی پیغاف مشر اور پس ہوم مشر اس کے اکثر رہ پکے ہیں میرے ساتھ تو اس کا جواب ہے یہ سوال نمبر ہے 510 اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پڑھ کر کے آپ کو سنادیتا ہوں۔

سردار اختر جان مینگل: ازتبل میرا لگے سیشن تک اس کو پہچاہیں کیونکہ پھر احمد کلمنزی کے لئے کوئی تیاری کر یہ گے جواب موصول نہیں ہوا تھا اس لئے کلمنزی کا ہمیں کوئی چانسل نہیں ملا اگلے سیشن تک ڈیلفر کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ: بالکل۔

جناب اپیکر: تین دن پہلے جانا چاہیے تھا میکن چونکہ نہیں آیا ہے لہذا موخر کردیتے ہیں اس کو۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا اس میں پوچھت آف آرڈر میرا بھی ہے وہ یہ ہے کہ میر اسوال تھا ۱۳۸۰ اس میں وہ ڈیفر ہوا تھا تو اس کو بھی اپ ڈیٹ کر کے یعنی جب نے سیشن میں جواب ملے گا اب میر بانی کر کے اس کو اپ ٹوڈیٹ یعنی یہ ۹۶ تک میر اسوال تھا آپ ۹۸ کے موجودہ یعنی اکتوبر تک ان کا جواب دیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:** جناب اپنے کر صاحب آپ کے توصلت سے عینے سے بات کرو گا ان کی بھی کو تائی میرے خیال زیادہ ہو گئی اب کل مجھے بتایا گیا کہ لاءِ اینڈ آرڈر کے متعلق جو ڈیہیت ہو آج ہو رہی ہے اس کے متعلق اس بیل کی طرف سے ڈیپارٹمنٹ کو تحریری طور پر کچھ بھی نہیں کیا تھا انہوں نے ہمیں زبانی طور یہ اطلاع دیدی تھی کل دو پہر کو میں نے سیکرٹری صاحب کو نیل فون کیا کہ آپ لوگوں کی کیوں یہ کارروائی پھر وہ مینگ میں بیٹھے ہوئے تھے اپنے کر صاحب آپ سے بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن نہیں کر سکی میں نے کل رو یو مینگ کی تھی لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے میں اس میں کل دو بجے تک تو ہماری ڈیپارٹمنٹ کو بآضاب طور پر اس بیل کی طرف سے یہ لاءِ اینڈ آرڈر کے اوپر جو ڈیہیت ہے یا مختلف تین تحریک التواء جو آچکی ہیں از بیل میرزا کی طرف سے ان کی تحریری طور پر ڈیپارٹمنٹ کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی زبانی طور پر ہم نے یا چیف مفسر نے بتایا دیا تھا اس چیز کو اگر آپ چیک کریں اور یہ ابھی از بیل میر نے کہا کہ اپ ڈیٹ کریں اس کی بھی تحریری بطور پر آپ بچھوادیں کیونکہ ہمیں تسلی ہو جاتی ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا عرض یہ ہے کہ یہ فیصلہ ہاؤس میں ہوا لہذا ہاؤس میں کا بینڈ کے میران ہیں اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب خود تھے اور یہاں ان کے سیکرٹری نہیں حاضر ہونا چاہیے تاکہ انہیں معلوم ہو یعنی وہ لکھنے کے علاوہ بھی وہ اپنا نوٹ لے آئیں۔

**جناب اپنے کر:** اگر اسوال ایڈ سردار محمد اختر مینگ صاحب۔

**XII۵ سردار محمد اختر جان مینگ:**

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ میں گرینڈ کے اتنا ۲۰ کے کل کمقدار افسران الٹکاران کا تباہہ ہوا ہے۔ اور انہیں فی۔ اے۔ ذی۔ اے کی مد میں کل کمقدار رقم ادا کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ: جواب موصول نہیں ہوا۔

سردار اختر جان مینگل: سوال نمبر ۱۵ اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا ہے میرے خیال میں اس کو بھی ڈیفیر کریں اگلے سیشن کے لئے۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: میں حمایت کرتا ہوں کیونکہ ابھی تک جواب نہیں موصول ہوا اگلے سیشن کے لئے اشاء اللہ جواب دیں گے۔

سردار اختر جان مینگل: کیونکہ سوال ہے رانسپورٹ کے سلسلے میں ۲۹ جولائی تا حال جو اگلا سیشن ہو گا تک کیلئے وہ لست ہمیں ایک تاباہیں گرینڈ کرنے کے لئے رانسفر ہو چکے ہیں وہ دیے جائیں شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): میں اپنا بتا سکتا میں نے ایک ذی ایس پی ایس فریکا ہے جو آپ کا مقصد پونچھل کے ساتھ ہوتا ہے پانچ ایس پی رانسفر کے ہیں اپنا جواب بتا سکتا ہوں بقایا ڈیپارٹمنٹ۔

سردار محمد اختر مینگل: میں آپ کی ذات کی بات نہیں کر رہا ہوں آپ کی ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں You are reposable for your old department کاشیبل سے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: صرف آپ اس کے لئے Other wise آپ کا سوال ہے ا واضح ہے اس میں ہم پوری ڈیپلی۔

سعید احمد ہاشمی صوبائی وزیر: جناب اپنے کیریئر یہ جو سوالات مؤخر ہوئے ہیں اور ساتھیوں نے ازتہل مبرز نے کہا ہے کہ میں پھر آپ کو ذیت تفصیل چاہیے ہو گی اس دن تک تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے کیریئر کو ان سوالوں کو درست کر کے سمجھنا ہو گا متعلقہ اگلے کو۔

جناب اپنیکر نحیک ہے۔ رخصتی درخواست اگر کوئی ہو یک روزی اس بھلی پڑھیں۔

## X ۵۰۰ میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر آب پاشی و برقيات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸-۹۹ء کے دوران چار دین سیم شاخ ضلع جعفر آباد میں کن کن سیم شاخوں پر صفائی کا کام ہوا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کن کن سیم شاخوں پر کل کس قدر کلو میٹر صفائی کا کام ہوا ہے اگر یہ کام بذریعہ نجیکیدار ہوا ہے تو نجیکیدار کا نام نیز اگر ممکنہ متعلقہ اپنی مشینزی کے ذریعہ کام کروایا ہے۔ تو اس کام پر کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ کیا سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران بھی مزید سیم شاخوں پر صفائی کا کام ہو گا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کن کن سیم شاخوں پر کل کس قدر کلو میٹر کام ہو گا۔ اور کل مختص کردہ تخمینہ لگت کی تفصیل بھی دی جائے۔

## وزیر آب پاشی و برقيات:

یہ درست ہے کہ سال ۹۸-۹۹ء کے دوران محمد آب پاشی نے چار دین ڈرائیٹر سمی (۱) کے سیم شاخوں پر صفائی کا کام کیا ہے تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ چار دین کسریاری میں ڈرین۔

۲۔ اوچ برائچ ڈرین۔

۳۔ ۲Q اوچ برائچ ڈرین۔

۴۔ " " "

۵۔ بابو میر محمد سب ڈرین۔

۶۔ پٹ برائچ ڈرین۔

۷۔ پٹ سب ڈرین۔

(ب) چار دین ڈرائیٹر سمی کے سیم شاخوں پر مالی سال ۹۸-۹۹ء کے دوران کے گئے صفائی

کے کام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔	جیر دین سکریار مین ڈرین	۳۱۰۰۰ فٹ / ۹،۳۵ کلو میٹر
۲۔	اوج برائچ ڈرین	۵۲۰۰۰ فٹ / ۱۵،۸۵ کلو میٹر
۳۔	Q2 اوج برائچ ڈرین	۱۰،۰۰۰ فٹ / ۳،۰۵ کلو میٹر
۴۔	L اوج برائچ ڈرین	۲۲،۰۰۰ فٹ / ۶،۰۵ کلو میٹر
۵۔	بایویسٹر محمد سب ڈرین	۱۰،۰۰۰ فٹ / ۳،۰۵ کلو میٹر
۶۔	پٹ برائچ ڈرین	۳۲،۰۰۰ فٹ / ۷،۵۹ کلو میٹر
۷۔	پٹ سب ڈرین	۲۷،۰۰۰ فٹ / ۸،۲۳ کلو میٹر
کل نوٹ		۵۶،۳۹ کلو میٹر
کل نوٹ		۱۸۵،۰۰۰ فٹ

نیز سیم شاخوں کی بھالی کے لئے صفائی کا جتنا کام ہوا، وہ بذریعہ سرکاری مشینزی کیا گیا جس پر کل لاگت مبلغ ۱۶،۲۲۸۳۷ روپے ہے مذکورہ سیم شاخوں کی صفائی سے کل ۶۰۳۸۲۳ مکعب فٹ سیلکٹ / منی نکالی گئی۔ یہ درست ہے کہ سال ۹۹،۹۹ کے دوران بھی محکم آپاشی جیر دین ڈرین  
سمیٹ فیٹ ۱ کے مختلف سیم شاخوں کی صفائی کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	جیر دین مین ڈرین	۳۵،۰۰۰ فٹ / ۷،۰۰ کلو میٹر
۲۔	پٹ برائچ ڈرین	۳۰،۰۰۰ فٹ / ۱۲،۲۰ کلو میٹر
۳۔	جدوار سب ڈرین	۱۱،۰۰۰ فٹ / ۳،۲۵ کلو میٹر
۴۔	لاشاری سب ڈرین	۱۸۰۰۰ فٹ / ۵،۳۹ کلو میٹر
۵۔	IR اوج برائچ ڈرین	۱۲۰۰۰ فٹ / ۳،۶۶ کلو میٹر
۶۔	ماجنھوٹی سب ڈرین	۷۰۰۰ فٹ / ۲،۱۳ کلو میٹر
۷۔	پٹ سب ڈرین	۷۰۰۰ فٹ / ۱۸۵ کلو میٹر
۸۔	3L سب ڈرین آف	۳۵،۰۰۰ فٹ / ۷،۰۰ کلو میٹر

۱۷۔ سب ذرین آف / ۱۸،۰۰۰ افت ۵ کلو میٹر

ہیر دین میں ذرین

۱۸۔ دولت سب ذرین / ۱۲۰۰۰ افت ۸۸ کلو میٹر

۱۹۔ ذیر رث سب ذرین / ۲۳۰۰۰ افت ۱۱ کلو میٹر

کل کوئی ۲۳۲،۰۰۰ افت / ۲۷ کلو میٹر

مندرجہ بالا سیم شاخوں کی صفائی کا تجھیں لے لگت مشینری مبلغ ۲۶ لاکھ جبکہ اگر بھی کام بذریعہ تھیکیدار مکمل کیا جائے تو مبلغ ۲۶ لاکھ درکار ہو گئے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اس کے متعلق میرا ضمی سوال ہے کہ کیر تھر اور میں ذرین ایک ہی کینال ہے ایک جگہ پر کیر تھر ہوتا ہے اس کے بعد میں ہوتا ہے تو میں پر کام ہوتا ہے اس میں کیر تھر پر کہاں کام ہوا ہے اس کی کچھ وضاحت فرمائیں گے۔

بہرام خان اچکزی وزیر آپاشی: یہ کیر تھر آرڈی ۱۳۶۰ بھی ۱۲۰ کی تہہ کی صفائی کا کام شروع کرنا ہے موقع پر بھر صوبائی اسمبلی کو کام کی نوعیت دکھائی جاسکتی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب والا یہ تھیک ہے ہیر دین فریق کو اس سال میں آپ نے شامل کیا ہے اور اس کی صفائی کا کام اور سب ذرین کی صفائی کا بھی کیا اس سال اس کی آپ صفائی کرائیں گے۔

وزیر آپاشی: اس سال جو نہ مکمل کر اکے جائیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: اس میں ایک اور سوال ہے بہت اچھا ہے کہ چھلے سال کی بھی بجائے تھیکدار کے اپنی مشینری سے کام کرایا ہے اچھی بات ہے بچت ہوئی ہے تو میرا ضمی سوال ہے کہ اس سال بھی اپنی مشینری سے کام کرائیں گے بجائے یہ کمشینری کہیں اور شفت کریں۔

وزیر آپاشی: جی اس سال بھی جو کام ہے اپنی مشینری ہی سے کرائیں گے۔

**جناب اپنے کر:** جناب اس میں صفحہ سولہ پر جوانہوں نے جواب دیا ہے کہ مندرجہ ذیل بالاشکون کی صفائی کا تجھیہ لائگت مبلغ چھیس لاکھ بذریعہ سرکاری مشینزی اور اگر یہی کام بذریعہ نجیکدار اور مکمل کرایا جائے تو مبلغ ستائی لاکھ روپے درکار ہو گئی ہیں بات ہم اپر شیٹ کریں گے کہ سرکاری مشینزی سے کام کرایا جائے صحیح ہے ایکس اکٹا لیس لاکھ روپے کا فرق ہے۔

## ۵۰۱۴ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

کیا وزیر آب پاشی و برقيات از راہ کرم مطلع فرمیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت رواں مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء میں چند دین سیم شاخ فیز ॥ پر صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کس کس سیم شاخ پر کل کشیدر کلو میٹر کام ہو گا نیز اس کام کا کل تجھیہ لائگت کشیدر ہے۔ کیا مذکورہ کام بذریعہ نجیکدار یا سرکاری مشینزی انجام دیا جائیگا مکمل تفصیل دی جائے؟

## وزیر آب پاشی و برقيات:

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ آب پاشی رواں مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ کے دوران چند دین ڈریخ فیز ॥ کے سیم شاخوں کی صفائی کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) چند دین ڈریخ فیز ॥ کی سیم شاخوں پر بجزہ صفائی کے کام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے بشرطیکہ اگر رقم مہیا ہو۔

- ۱۔ ۱R سب ڈریں آف نصیر آباد میں ڈریں ۱۸،۵ کلو میٹر /۱۸،۵۰۰۰،۰۰۰ اف
- ۲۔ ۲R سب ڈریں آف نصیر آباد میں ڈریں ۱۵،۰۰۰ /۱۷،۵۰۰ کلو میٹر
- ۳۔ ۳R سب ڈریں آف نصیر آباد میں ڈریں ۱۵،۰۰۰ /۱۷،۵۰۰ کلو میٹر
- ۴۔ ۴R سب ڈریں آف نصیر آباد میں ڈریں ۱۷،۰۰۰ /۱۸،۵ کلو میٹر
- ۵۔ ۵R سب ڈریں آف نصیر آباد میں ڈریں ۱۷،۰۰۰ /۱۸،۵ کلو میٹر

۱R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۱۷،۰۰۰	/ ۱۸،۵ کلو میٹر
۲R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۱۵،۰۰۰	/ ۱۷،۵ کلو میٹر
۳R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۱۵،۰۰۰	/ ۱۷،۵ کلو میٹر
۴R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۲۲،۰۰۰	/ ۱۷،۶ کلو میٹر
۵R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۹،۰۰۰	/ ۱۷،۶ کلو میٹر
۶R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۹،۰۰۰	/ ۱۷،۶ کلو میٹر
۷R	سب ڈرین آف اوچ میں ڈرین	۳۰،۰۰۰	/ ۱۷،۹ کلو میٹر
		۶۰،۳۶	/ ۱۷،۹ کلو میٹر

مندرجہ ذیل بالاشاخوں پر صفائی کا تخمینہ لگتے ہوئے سرکاری مشینزی مبلغ ۲۰ لاکھ روپے ہے ورنہ اگر یہی کام بذریعہ محکیدار کر دیا جائے تو مبلغ ۵۰ لاکھ روپے درکار ہو گے۔

**جناب اسٹیکر:** سوال نمبر ۱۵ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جناب اس کے متعلق میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ پندرہ میں سال پہلے جیز دین ڈرین بنا تھا اور اس کو واپس آؤ دھے میں چھوڑ کر چلا گیا تھا بارہ کلو میٹر پچھلے سال اس پر کام مکمل ہوا ہے وہ سال پیشتر باقی آٹھ کلو میٹر باقی ہے مکمل نہیں ہے کیا اس سال باقی کام کو کرائیں گے۔

**بہرام خان اچکزئی وزیر آب پاشی:** جی ہاں! محکدار یکیہن نے تھا یا کام کو مکمل کرنے کے لئے ایکم میں شامل کیا ہے پیشل ڈریچ پروگرام میں شامل ہے جب حکومت سے منحوری آجائے گی اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** شکریہ۔

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** جناب اسی میں ایک بات ہے کہا گیا ہے کہ میں لاکھ روپے سرکاری مشینزی سے خرچ ہو گا۔ اور پچاس لاکھ محکیدار کے ذریعہ یعنی تمیں لاکھ کی بچت ہے یعنی اگر

اس کو ملایا جائے تو نوے کلو میٹر ہوتا ہے۔ یعنی سرکاری مشینری سے اتنا فائدہ ہے لیکن وہاں انہوں نے ایک ذکر کیا ہے بشرطیکہ اگر رقم مہیا ہو جاتا والا یہ الف اور ب میں ہے تو ہم خشن صاحب سے کہیں گے گورنمنٹ سے کہیں گے کہ آپ یہ رقم مہیا کریں۔

بہرام خان اچکزی وزیر: جناب سب کو پوچھا ہے کہ پچاس فی صد کٹ لگا ہے ہر محکمے پر اگر رقم مہیا ہوئی تو کام کر لیں گے اگر گورنمنٹ نے رقم مہیا کر دی تو کام ہو گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: نہیں گورنمنٹ آپ ہیں کوئی اور نہیں ہے یہ جو بیٹھے ہوئے ہیں آپ گورنمنٹ ہیں آپ کمنٹ کر لیں گے کہ رقم دیں گے اور کام ہو گا۔

بہرام خان اچکزی وزیر: کام کے لئے ہم نے تان ڈیوپمنٹ میں بحث دیا ہوا ہے وہ حکومت سے ملے گا تو کام کر لیں گے بعض چیز ہم نا ان ڈیوپمنٹ سے کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: وہ تو منظور ہوئی ہے اسیلی نے منظور کیا ہے آپ کو رقم الوکیٹ کر دی ہے مختص کر دی ہے۔

بہرام خان اچکزی وزیر: مختص تو بہت چیز ہیں آپ کو پوچھا ہے کہ ملازمین کی تنخوا ہیں بھی حکومت بمشکل پورا کرتی ہے تو جب پیسے آ جائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب والا یہ جواب تو تسلی مختص نہیں ہے کہ جب رقم آجائے گی مجھے علم ہے کہ ابھی آپ سینتیس لاکھ روپے مدرسون کے لئے مختص کر رہا ہے ہیں آجائے گی رلیز کر رہے ہیں ہر مدرسے کے لئے پانچ پانچ لاکھ روپے ہیں۔

بہرام خان اچکزی وزیر: نہیں وہ تو مرکز سے ہے زکوٰۃ فتنہ سے اور خیرات سے ہے اس کام پر کز سے تعلق ہے جو وہ رمضان میں زکوٰۃ کا نتے ہیں اس سے دیتے ہیں بلذوزر کے گھنٹوں اور ارکیوٹس کے لئے نہیں دیتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب والا آپ ایسے ائمہ پر یہ رقم خرچ کر رہے ہیں جو عوام کے لئے وہاں کام نہیں بنتا ہے اس لئے یہ رقم خرچ ہونی چاہیے۔

کیا وزیر آپاشی و بر قیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واپڈا (WAPDA) کے زیر انتظام ضلع جعفر آباد و ضلع نصیر آباد میں مختلف زمینداروں کی زیر ملکیت زرعی اراضی میں سیم شاخ اور مانسز کینال کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور سیم شاخ اور مانسز کینال کے زد میں آنے والی زرعی اراضی کے مالکان از مینداروں کو واپڈا بذریعہ ذمیٰ کشنز معاوضہ کی اور بھی کر رہا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۹۸-۹۷ اور ۹۹-۹۸ء کے دوران کن کن زرعی اراضی کے مالکان کو معاوضہ کی شکل میں کل کسر قدر رقم کی ادائیگی عمل میں لائی گئی ہے بروہ اضلاع کی علیحدہ تفصیل دی جائے۔

### وزیر آپاشی و بر قیات:

جواب خیتم ہے لہذا آسمبلی لا بحریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوہ:** جناب والا جن زمینداروں کی زمین سے سندھ شاخ نکالی ہے یا مانسز کینال نکالا ہے ان کو معاوضہ بھی ملا ہے وہ معاوضہ ہماری معلومات کے مطابق کچھ غبن بھی ہوا ہے یعنی کہ کسی کی زمین ہی نہیں گئی ان کو پیسہ ملا کچھ اس طرح ہے اور کسی نے اپنی زمین پتواری کے ذریعے زیادہ بتائی اور اس طرح سے کافی غبن ہو گیا ہے تو کیا اس کے متعلق وزیر موصوف انکو ازدی کرا میں گے تاکہ صحیح صورت حال سامنے آجائے۔

**جناب اپنیکر:** ان کے خیال کے مطابق اس میں غبن ہوتا ہے کیا تحقیقات کرائیں گے۔

**بہرام خان اچکزی و وزیر آپاشی:** یہ بات ان کی درست ہے گرانہوں نے پہلے کوئی نشان دی نہیں کی ہے کس قسم کا کہاں غبن ہوا ہے ہم نے توڑی سی کو دیے ہیں ہم تو اس کی انکو ازدی نہیں کریں گے اگر انہوں نے نشاندہی کی تو ہم گورنمنٹ کو لکھ دیں گے چیف سیکرٹری یا وزیر اعلیٰ کو کہہ اپنی اکو ازدی کریں ہم تو نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر: وہ نشان دہی کریں تو ہم حکومت کو لکھ دیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: یہ تباہی نہیں ہوا ہے وہ انکو ازدیقی سے واضح ہو جائیں گے اگر وہ انکو ازدیقی کرائیں تو ان کے ہاتھ میں ہے حکومت کا پیسہ ہے فتح جائے گا۔

بہرام خان اچکزئی وزیر: وہ خاص نشان دہی کریں تو نجیک ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب پھر مجھے اجازت دیں تو میں یہ نشان دہی کروں گا۔

بہرام خان اچکزئی وزیر: دوسرے اجلas جی ضرورت ہی نہیں اگر وہ ابھی نشان دہی کریں تو ہم دیکھ لیں گے۔

جناب اپنیکر: نجیک ہے اگر وہ بعد میں کوئی موشن لاتے ہیں سوال لاتے ہیں تو دیکھ لیں گے یہ ان کے اختیار میں ہے۔ اچھا اب وہ پہلے سے جو موخر شدہ سوالات تھے جو ہم نے پرسوں کا تھا وہ نہیں کئے ہوئے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ عبدالرحیم خان مندوخیل سوال دریافت فرمائیں۔

## X ۳۲۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء تا ۱۹۹۷-۹۸ء کے دوران مکمل صنعت و حرفت اور اسکے ماتحت مکملوں / اداروں میں منظور شدہ (Enlisted) ملکیتداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل فراہم کریں گے۔

(ب) مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران مکمل مذکورہ سے منسلک مکملوں / اداروں کے ملکیت پر دیئے گئے تمام کام / اسکیم / پروجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور انکی کل تجیہت لائگت بعثت نام ملکیتدار ار نیز ان ملکیتداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل بتائیں گے۔ وزیر صنعت و حرفت:

مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء کے دوران نظام صنعت و حرفت نے کسی ملکیتدار کو (Enlisted) نہیں کیا نظام صنعت و حرفت نے مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران کوئی کام اسکیم /

پراجیکٹ شروع نہیں کیا اور نہ کسی محکیدار کو اس دوران کوئی محکیدار گیا۔  
سمال انڈ سٹریز۔

(الف) محکمہ میں کوئی منظور شدہ (Enlisted) محکیدار نہیں ہے تھیراتی کام بخمانہ طور پر جگہ  
پلاٹی وغیرہ کا کام بذریعہ اپنے مینڈر کے جلتے ہیں۔

(ب) مالی سال ۱۹۹۲ء ۳۱۔۱۹۹۳ء میں ۱۹۹۸ء تک محکمہ میں پلاٹی کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

<u>مالي سال</u>	<u>نام اشیاء</u>	<u>نام پارٹی</u>	<u>مقدار</u>	<u>رقم</u>
۱۹۹۳ء_۹۲	کاشن یارن	اکرم انڈ سٹریز لاہور	2000kg = ۱۱۵۳۲۵	اروپے
۱۹۹۳ء_۹۳	ولن یارن	الائین وولن ملزکراچی	5500 " = ۵۷۷۹۹۰	"
۱۹۹۳ء_۹۵	ولن یارن	الائین وولن ملزکراچی	12000 " = ۵۰۰۸۰۰۰	"
۱۹۹۳ء_۹۵	کاشن یارن	اکرم انڈ سٹریز لاہور	2893 " = ۸۱۹۱۰۰/۳۵	"
۱۹۹۵ء_۹۶	کاشن یارن	اکرم انڈ سٹریز لاہور	1326 " = ۱۵۶۲۷۲	"
۱۹۹۵ء_۹۶	ولن یارن	الائین وولن ملزکراچی	2000 " = ۲۵۹۵۰۰	"
۱۹۹۶ء_۹۷	ولن یارن	الائین وولن ملزکراچی	6500 " = ۱۰۶۵۲۰۰	"
۱۹۹۶ء_۹۷	کاشن یارن	اکرم انڈ سٹریز لاہور	800 " = ۹۲۷۰۰	"
۱۹۹۷ء_۹۸	(i) کاشن یارن	اکرم انڈ سٹریز لاہور	1000 " = ۱۱۰۱۵۰	"
up to	(ii) ولن یارن	جاوید وولن سٹریلہ لاہور	102500 " = ۱۲۲۷۱۷/۵۰	"
	(iii) رنکائی	الاشاعت اسٹرپر اسٹرکراچی	50 " = ۲۱۲۵۰	"
(iv)	ولن یارن	الائین وولن کراچی	3000 " = ۵۷۰۰۳۸	"

محکمہ نظامت ترقیات معدنیات کوئند بلوچستان:

محکمہ ہذا کے فرائض مخصوصی میں معدنی ذخائر کو منڈی تک پہنچانے کے لئے کچھ سرکیس تعمیر کرنا  
بھی شامل ہے مائنیز کمپنی کے ممبران مائن اونر اور دیگر حکوموں کے منظور شدہ محکیداروں کے ذریعے یہ

نام اسکیم	ضلع	تجھینہ لائلگت ملین	خرچ شدہ رقم ملین	کیفیت ملین روپوں میں
۱۔ ہر باری طور غر کول ٹیلڈ کے لئے بھی سڑک (کی) تعمیر کی گئی۔	بی	۰،۵۰۰	۰،۵۰۰	بالی سال ۹۳-۱۹۹۳ میں طور غر کول ٹیلڈ سے کوئے کی تریخ (نوت)۔ یا اسکیم کیلئے ۶ کلومیٹر یعنی سڑک (کی) تعمیر کی گئی۔
۲۔ جیا لو جیکل سر و سے آف پاکستان کے تعادن سے بلو چیڑان دور اندازہ علاقوں میں معدن ذخیرہ کی اہمیتی علاش مطابق صلح غدران ہمچو ر (ترہت) کران وغیرہ حراف پاور پلانت کی تعمیب کے لئے Feasibility رپورٹ	بی	۱۰،۲۰۰	۰،۵۰۰	۱۹۸۸ء میں شروع ہوئی اس پر سالانہ خرچ کی گئی اس اسکیم کا مقصد یاضی میں نظر انداز کے گے اضلاع شہروں کی تفصیل ٹھانہ داران، تربت (کیج) چھوڑ اور کران میں مددیات کی حسب ذیل ہے۔ موہو روکی کا پیدا چڑا ہے اس اسکیم کے تحت مختلف مرطبوں میں حقیقتی کام ہوتے ہیں۔
۳۔ تقریباً ۲۵۶۰۰ مربع کلومیٹر رقبہ کے جیا لو جیکل نئے اسکیل پر تیار کئے گئے۔	بی	۰،۳۰۰	۰،۳۰۰=۱۹۸۸-۸۹	۱۹۸۸ء=۱۹۸۹-۹۰
۴۔ تقریباً ۲۰۰۰ مربع کلومیٹر رقبہ کے جیا لو جیکل نئے اسکیل پر تیار کئے گئے۔	بی	۰،۱۳۵	۰،۱۳۵=۱۹۹۱-۹۲	۱۹۹۱-۹۲ء میں معدن ذخیرہ کی اہمیتی علاش مطابق صلح غدران ہمچو ر (ترہت) کران وغیرہ حراف پاور پلانت کی تعمیب کے لئے Feasibility رپورٹ
۵۔ مختلف علاقوں کے چالیس ارشادی نئی نئی تیار کئے گئے ہیں۔	بی	۰،۰۳۹۹	۰،۰۳۹۹=۱۹۹۲-۹۳	۱۹۹۲-۹۳ء کول ٹیلڈ ورک اور ارشادی مطابق کے دوران تقریباً ۷۰ مختلف علاقوں میں ہوتا، چاندی، مرنکی، اشٹی میں، رینڈ زنگ، بیر ایسیف، سینکھیور اور کوہ ماہیت کے ذخیرہ ریافت ہوئے ہیں۔ ۳) تقریباً ۲۰۰۰ مربع معدن نئے مختلف علاقوں سے حاصل کئے گئے اور ان کے لمبارڑی نیست کمل کئے گئے۔
۶۔ چالیس جیا لو جیکل روپورٹ جیا لو جیکل سر و سے آف پاکستان نے شائع کروائی ہیں اور نمائیت بہاؤ کوارسال کے ہیں۔	بی	۰،۰۳۹۹	۰،۰۳۹۹=۱۹۹۳-۹۴	۱۹۹۳-۹۴ء مختلف علاقوں میں ہوتا، چاندی، مرنکی، اشٹی میں، رینڈ زنگ، بیر ایسیف، سینکھیور اور کوہ ماہیت کے ذخیرہ ریافت ہوئے ہیں۔ ۳) تقریباً ۲۰۰۰ مربع معدن نئے مختلف علاقوں سے حاصل کئے گئے اور ان کے لمبارڑی نیست کمل کئے گئے۔
۷۔ برائے بالی سال ۹۴-۱۹۹۵ء میں ارشادی وفاقی حکومت کی جانب سے کونکل کی پیداوار پر سارے لیکس لگائے اور صوبہ سندھ میں کونکل کے وافر ذخیرہ کی دریافت ہونے کی وجہ سے کونکل کے ذیماڑ میں کمی واقع ہوئی ہے جسکی وجہ سے بلوچستان میں ماکان ہائے کوکانی مشکلات کا سامنا ہے۔ لہذا اس سلسلہ کو منظور کئے ہوئے تکمیل پہاکول ڈیم ایسوی ائشن کے باہمی	بی	۰،۰۳۹۹	۰،۰۳۹۹=۱۹۹۵-۹۶	برائے بالی سال ۹۴-۱۹۹۵ء میں ارشادی وفاقی حکومت کی جانب سے کونکل کی پیداوار پر سارے لیکس لگائے اور صوبہ سندھ میں کونکل کے وافر ذخیرہ کی دریافت ہونے کی وجہ سے کونکل کے ذیماڑ میں کمی واقع ہوئی ہے جسکی وجہ سے بلوچستان میں ماکان ہائے کوکانی مشکلات کا سامنا ہے۔ لہذا اس سلسلہ کو منظور کئے ہوئے تکمیل پہاکول ڈیم ایسوی ائشن کے باہمی

<p>تعادن اور اتفاق سے کوکل کو اندر دن صوبہ استھان میں لانے کے پرے صوبہ میں کوکل سے پٹنے والے بدلی گھر کی تھیں کے لئے الجھنی کمپنی کی مدد سے Feasibility رپورٹ تیار کی گئی ہے جو کہ ماہرین کے ذریغہ فوری ہے۔</p> <p>ماں اونزہ خضرات کی بھولت کی خاطر بلوچستان کے دورافتادہ معدنی علاقوں میں معدنی پیداوار کو مندرجہ تجھے کے لئے باقی سال ۱۹۹۶ء کے دوران میں سڑکوں کی تعمیر و توسیع کے لئے دو ملین روپے کی رقم محضن کی گئی تھی اور یہ رقم ۱۹۹۷ء کے دوران مذکورہ مقصد کے لئے خرچ کی گئی ہے۔</p>	<p>۲۰۰۰ = ۱۹۹۶ء میں ملین      (۱) لوہی کھیڑا ضلع      (۲) پستہ بیہض بولان      (۳) ہیرا سالم      (۴) زیارت سے ۵۰ ملین      کل لامگ ۲۰۰۰ ملین      ضلع کاظم جہاں ایکم      واقع ہے</p>	<p>۲۰۰۰      ملین      (۱) لوہی کھیڑا ضلع      (۲) پستہ بیہض بولان      (۳) ہیرا سالم      (۴) زیارت سے ۵۰ ملین      کل لامگ ۲۰۰۰ ملین      ضلع کاظم جہاں ایکم      واقع ہے</p>	<p>معدنی      علاقوں میں بولان اور      سڑکوں کی ضلع کی      تعمیر و توسیع      مستوگ</p>
<p>تجھید اگٹ کیفیت</p> <p>(۱) ۱۹۹۵ء میں ضلع میں ۲۰ ملین روپے کی رقم خرچ اور ۱۹۹۶ء میں دو گاڑیوں کی خرچ اوری۔</p> <p>(۲) ۱۹۹۵ء میں ۲۰ ملین روپے سے موجود جیا لوچیکل لرزی پھوکی فراہمی۔</p> <p>(۳) ابریل فتوں کی مدد سے پراجیکٹ ایجاد کا معاون۔</p> <p>(۴) ضلع میں ۲۰ ملین روپے سے اضافی نظر ۲۵۰۰۰۰۰ روپے کی مدد سے اسکلپر تیار کر دیا گیا۔</p> <p>(۵) چھ مختلف مقامات پر کام کی Stratigraphic پیاس کی گئی۔</p> <p>(۶) دو جیا لوچیکل رپورٹ G.S.P نے شائع کیں اور نقاومت بنا کے پروگر کے قیمت اور رپورٹ تیار ہو چکے ہیں۔ اور D.M.D میں عموم کے</p>	<p>جیا لوچیکل سرو سے آف پاکستان کے اہم معدنیات کے خاتمی کھاٹش اور معدنیات کی اطلاع میں معدنیات کے ذخیر کی خاتمی بیرون جیا لوچیکل سرو سے آف پاکستان شامل ہے۔</p> <p>((i)) موئی خیل ۱۹۹۶ء      ((ii)) بارکھان ۱۹۹۷ء      ((iii)) کوہل ۱۹۹۸ء      ((iv)) ڈوب ۱۹۹۹ء</p>	<p>جیا لوچیکل سرو سے آف پاکستان کے اہم معدنیات کے خاتمی کھاٹش اور معدنیات کے ذخیر کی خاتمی بیرون جیا لوچیکل سرو سے آف پاکستان شامل ہے۔</p> <p>((i)) موئی خیل ۱۹۹۶ء      ((ii)) بارکھان ۱۹۹۷ء      ((iii)) کوہل ۱۹۹۸ء      ((iv)) ڈوب ۱۹۹۹ء</p>	<p>جیا لوچیکل سرو سے آف پاکستان کے اہم معدنیات کے خاتمی کھاٹش اور معدنیات کے ذخیر کی خاتمی بیرون جیا لوچیکل سرو سے آف پاکستان شامل ہے۔</p> <p>((i)) موئی خیل ۱۹۹۶ء      ((ii)) بارکھان ۱۹۹۷ء      ((iii)) کوہل ۱۹۹۸ء      ((iv)) ڈوب ۱۹۹۹ء</p>
<p>ملک ۱۹۹۶ء میں ملین      (۱) ۱۹۹۶ء میں ملین روپے سے اضافی نظر ۲۵۰۰۰۰۰ روپے کی مدد سے اسکلپر تیار کر دیا گیا۔</p> <p>(۲) چھ مختلف مقامات پر کام کی Stratigraphic پیاس کی گئی۔</p> <p>(۳) دو جیا لوچیکل رپورٹ G.S.P نے شائع کیں اور نقاومت بنا کے پروگر کے قیمت اور رپورٹ تیار ہو چکے ہیں۔ اور D.M.D میں عموم کے</p>	<p>ملک ۱۹۹۶ء میں ملین      (۱) ۱۹۹۶ء میں ملین روپے سے اضافی نظر ۲۵۰۰۰۰۰ روپے کی مدد سے اسکلپر تیار کر دیا گیا۔</p> <p>(۲) چھ مختلف مقامات پر کام کی Stratigraphic پیاس کی گئی۔</p> <p>(۳) دو جیا لوچیکل رپورٹ G.S.P نے شائع کیں اور نقاومت بنا کے پروگر کے قیمت اور رپورٹ تیار ہو چکے ہیں۔ اور D.M.D میں عموم کے</p>	<p>ملک ۱۹۹۶ء میں ملین      (۱) ۱۹۹۶ء میں ملین روپے سے اضافی نظر ۲۵۰۰۰۰۰ روپے کی مدد سے اسکلپر تیار کر دیا گیا۔</p> <p>(۲) چھ مختلف مقامات پر کام کی Stratigraphic پیاس کی گئی۔</p> <p>(۳) دو جیا لوچیکل رپورٹ G.S.P نے شائع کیں اور نقاومت بنا کے پروگر کے قیمت اور رپورٹ تیار ہو چکے ہیں۔ اور D.M.D میں عموم کے</p>	<p>ملک ۱۹۹۶ء میں ملین      (۱) ۱۹۹۶ء میں ملین روپے سے اضافی نظر ۲۵۰۰۰۰۰ روپے کی مدد سے اسکلپر تیار کر دیا گیا۔</p> <p>(۲) چھ مختلف مقامات پر کام کی Stratigraphic پیاس کی گئی۔</p> <p>(۳) دو جیا لوچیکل رپورٹ G.S.P نے شائع کیں اور نقاومت بنا کے پروگر کے قیمت اور رپورٹ تیار ہو چکے ہیں۔ اور D.M.D میں عموم کے</p>

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۳۲۹۔

- answer taken as read: سردار عبدالرحمن خان کھیتان

جناب اپنیکر: جواب پڑھا ہو تصور کیا جائے۔

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** جناب والا انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ کوئی ایکم ۹۲ یا ۹۳ سے

۹۸ تک نہیں کیا کوئی اسکیم پر اجیکٹ اس پے کام شروع نہیں کیا۔

جناب اپنیکر: نحیک۔

**عبد الرحمن خان مندوخیل:** تو اس میں میں ذرا یہ پوچھونا کہ آپ نے انڈر سٹریل ایریا جو

بستان کا تھایا انڈسٹریل ایریا ذیرہ مراد جمالی شاہید میں غلط نہیں ہوا۔

سردار عبدالرحمان خان <sup>کھیتر ان</sup>: صحیح کہہ رہا ہے آپ ذیرہ مراد جمالی کے ہیں۔  
عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ نے ان تمام اس میں کسی پکام نہیں کیا ہے۔  
جناب اپنیکر: نہیں کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں کیا ہے کیوں کیا ہے۔

جناب اپنیکر: سردار صاحب آپ نے کام کیوں نہیں کیا۔

سردار عبدالرحمان خان <sup>کھیتر ان</sup>: کیوں کا جواب میں دے رہا تھا ذیرہ مراد جمالی کا جو  
ہمارا انڈسٹریل ایریا ہے یا ہمارا QITE کوئے انڈسٹریل ٹریننگ اسٹیٹ اس میں پہنچ  
ہوا تھا اور کام کچھ ہوا تھا اس عرصے سے پہلے لیکن اس میں جو ٹھیکیدار قہا اس نے غبن کیا  
غلط کام تھا quality of work تو اس پر انکو اڑی چلتی رہی پچھلے دونوں جب میں فشر انڈسٹریل تھات تو ٹھیکیدار Qite نے اپنی بل  
کیا بڑی عجیب قسم کی آفریں بھی کرتا رہا میں نے اسٹیٹ والوں نے اسکو Reject  
کر دیا میں نے کہا جی آپ پر انکو اڑی ہے اور اے سی ایس ڈیوپمنٹ اور ٹکرڑی انڈسٹری یہ سارے  
کے سارے clear نہیں کریں گے آپ کو payment نہیں کریں جو سکتی تو جب ہم نے  
استغفار دیا تو اس درمیان میں بغیر کسی approval کے کسی ٹھیکیدار کو تقریباً کوئی لاکھ روپے  
ہمیخت کر دی گئی اور اس کا سلسلہ پھر چل پڑا حالانکہ اس کو اگر visit کیا جائے خاص کر ذیرہ مراد جمالی  
کا بند پڑا ہوا ہے اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے وہ same ٹھیکیدار تھا ذیرہ مراد جمالی میں بھی اور میں  
بھی تو interim period میں مطلب جب ہم یعنی گورنمنٹ نہیں بنی تھی اور ہم نے استغفار تو اس  
اسناد میں اس کو بغیر کسی approval کے ہمیخت کر دی گئی ہے اور میرا خیال میں آج بھی یہ معزرا  
ایون اس ایریا کا ملاحظہ کر سکتے ہے کہ وہاں کہ سڑکیں کس قسم کی ہوتی ہے drainage system  
سسٹم کس قسم کا ہے اور وہاں پر جو office بنایا گیا ہے کھڑکیاں نہیں ہیں پتہ نہیں عجیب سا بھوت

بیگنے کا منظر کر رہا ہے۔

جناب اپسیکر شکریہ جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو جناب والا میں تو یہی آپ سے پوچھ رہا ہوں آپ نے ذکر نہیں کیا یہ یعنی آپ کو لکھتا چاہیے تھا یہاں جواب میں آپ نے لکھا ہے نظام صنعت و حرفت نے مالی سال ۹۲-۹۳ میں کام اسکیسیں پر دیکٹ شروع نہیں کیا ہے نہ کسی محکیدار کو اس دوران کوئی محکیدار یا گیا ہے یعنی نہ معینٹ کی گئی ہے اور ادھر آپ فرمادے ہیں کہ کام کا اور کام میں ٹھیں ہوا پھر وہ جمیعت ہم نے روکی پھر وہ جمیعت ان کو ملا۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان: عرض ہے میں نے وضاحت کی ہے مندوخیل صاحب۔  
عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ چھا کیا آپ نے وضاحت کی لیکن ہے وضاحت کو یہاں لکھنا چاہیے تھا آپ کو۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان: عرض ہے تھوڑا سا آپ dates کو دیکھ لے ہم نے عرض کی کہ ۲۳ نارنگ تک آپ پڑھیں اس کو۔

جناب اپسیکر: ۲۱ میں تک نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۱۳ میں تک۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان: میں تک اس میں کوئی کام نہیں ہوا اسکی انکو ازی چل رہی تھی عرض ہے جناب اپسیکر صاحب یہ Interim period جولائی میں آتا ہے جون اور جولائی میں جب ہم نے استھادیے تھے یہ اس اثنامیں اس کو جمیٹ ہوئی ہے یہاں تک اس پر ہم نے جو جواب آپ کو دیا ہے ۱۳ میں تک کام نہیں ہوا کام بند پڑا اربا allocation ہوتی رہی فنڈ جو ہے مالی سال جب اختتام پزیر ہوتا تھا تو یہ فنڈ واپس چلے جاتے تھے ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ اس سال کی allocation میں نہیں ہمارے دور میں اس پر۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپسیکر یہ جواب جو ہے حقیقت میں اس کو aviod کرنا

بے ان سوال کا مذاق ازاتا ہے بے اولیٰ معاف سوال یہ ہے کہ کام تو اپنے کسی کو دیا تھا یہ ۳۱ مگر سے پہلے تھا کام ہوا لفظ ہوا یہ ۳۱ مگر سے پہلے تھا آپ نے ہمہ روکی یہ ۳۱ مگر سے پہلے کی یہ حقائق تو آپ نے رکھتے تھے۔

**جناب اسٹاکر:** ۳۱ کے بعد یہ سب کچھ ہوابے ۳۱ سے پہلے نہ تھیک دیا گیا ہے نہ ہمہ دی گئی ہیں نہ کچھ اور کیا گیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ یعنی ۳۱ کے بعد وہ تھیک ملا۔

**سردار عبدالرحمان خان گھیتر ان:** جناب والا میری عرض سنئے آپ سب کو سمجھنیں آرہی ہے مندو خیل صاحب ہے تھیک نہیں دیا گیا ہے یہ اس سے بھی پہلے دیا گیا ہے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** نہیں تو پھر آپ کو جواب دینے کی ضرورت کیا تھی یہ explanation کرنے کی ضرورت کیا تھی ۹۲:۹۳ آپ سے پوچھا گیا ہے۔

**سردار عبدالرحمان خان گھیتر ان:** جناب ہم نے ایک برائی کی نشاندہی کی اس معزز ایون کے سامنے ہم چاہتے کہ برائی ختم ہو تو اس برائی کا ہم نے اگر ذکر کیا تو ہم نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** جناب والا ہم تو کہہ رہے ہیں نہیں کیا ہے لکھ کر آپ نے جواب دینا تھا اس میں آپ نے نہیں کی۔

**سردار عبدالرحمان خان گھیتر ان:** اس میں آپ نے ۹۲:۹۳ سے پوچھا ہے ۹۲:۹۳ میں تھیک نہیں دیا گیا ہے ہم آپ کو کہتے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** یہ تو آپ اسٹاکر رو لنگ دے گا کہ اس کا جواب صحیح بتایا نہیں آپ سے request کروں گا۔

**جناب اسٹاکر:** دیکھئے میں رو لنگ تو دے رہا ہوں اس میں ایسی بات نہیں ہے وہ انہوں نے ذی ہے ایسی از خود والوں کو جہاں تک سوال اور جواب کا تعلق ہے دونوں کامل ہیں explanation نہیک ہے جی یہ انہوں نے از خود ایک explanation کی ہے کہ جی میں بتانا چاہتا ہوں کہ.....

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** جناب والا بڑے افسوس کی بات ہے with due respect ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا اپ کی روٹنگ کو لیکن جناب والا۔

**جناب اپسیکر:** سوال کا جواب جو آیا ہے نتیجہ ہوا ہے وہ درست ہے یہ وہ ۱۰:۸ سال پہلے کی بات کر رہے ہیں مجھے کا اس طریقے میں جو سوال آپ نے پوچھا ہے۔

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** اچھا میں یہ پوچھوں گا کہ کس تاریخ کو وہ صحیدہ ملا ہے ہے بے ادبی معاف اس کو sophism کہتے ہیں۔

**سردار عبدالرحمان کھیت ان:** جناب اپسیکر صاحب یہ fresh question ہے کہ Quite a specific ڈی ایم جمالی کی وہ تاریخ بتا دیں ہم جواب دیں گے۔

**جناب اپسیکر:** نہیں سردار صاحب دیکھئے آئیے تو اپنے آپ کو خود پھضایا ہے اسی بات تو نہیں ہے اگر آپ جواب دے سکتے تو بات فتحتی۔

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** جناب والا آپ نے اس کو ایسے ناجائز with due respect امداد کا ایک سوال ہے اندھر میں ایریا ہے خرچ ہوا ہے مجھے ہوئے آپ کہتے ایک طرف اس سے پہلے ۹۲:۹۳ اور ایک طرف مگی ۹۸ سے بعد اس لئے جو باتی درمیان میں مدت ہے اسکیں جو کام ہوا تھا اس میں غبن ہوا اس کا یہاں ذکر نہیں ہو ہے یا اگر آپ اس طرح چلا گئے تو میرے خیال سے نہ گورنمنٹ چل سکے گی تا اسکلی چل سکے گی میں یہ کہوں گا کہ یہ جواب تفصیل سے دے دیں ہمیں ہاؤں میں لکھ کر دے دیں۔

**سردار عبدالرحمان کھیت ان:** اس میں آپ کو کون سا جناب اپسیکر صاحب انکو کوئی چاہیے کہ ہماری حکومت بھی رک گئی ہیں ایوان میں اس question پر رک گیا۔

**جناب اپسیکر:** نہیں سردار صاحب آپ کو جواب جب تک محدود رہے تو صحیدہ ہے نہ ہی۔

**سردار عبدالرحمان کھیت ان:** جناب اپسیکر صاحب اپنے روٹنگ دے جواب مکمل ہے اس پر بحث اسی نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: نہیں نہیں جی آپ نے از خود فرمایا تھی۔

سردار عبدالرحمان کھیت ان: از خودو والے کاتو میں اس کو کہہ رہا ہوں کہ از خود جو میں نے۔

جناب اپنیکر: آئی کی بات کو appreciate کریں شدودہ۔

سردار عبدالرحمان کھیت ان: ان کو appreciate کرنا چاہیے کہ برائی کا میں نے ذکر کیا ہے اگر اس کی date چاہیے تو میں ان کو provide کروں گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: میں کہتا ہوں کہ آپ کو لکھ کر دینا چاہیے۔

جناب اپنیکر: دے دیں گے آپ کو سازی detail اس کیس کی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: یہ تو براہمیں شکر کرنا ہو گا کہ جناب دور رکعت نماز پڑھنی ہو گی یہ آپ کے طریقے with due Respect تو ایے چل تو نہ سکتے۔

سردار عبدالرحمان خان کھیت ان: چلوں بھانے سے نماز تو پڑھ رہا ہے شکر یہ۔

جناب اپنیکر: چلیں جی آگے thank you very much۔ عبدالرحیم خان مندو خیل بہت مہربانی۔ جی سردار اختر جان۔

جناب اپنیکر: سردار محمد اختر میں گل غنی سوال۔

سردار محمد اختر میں گل: جناب غنی سوال۔ یہ ملکیے کس بیانوں پر دے جاتے ہیں وہ فاصلہ کی بیانوں پر دے جاتے ہیں اس کے کرامے متعین کے جاتے ہیں یا خام مال کی یا وہ کس کی بیانوں پر دیتے ہیں وہ کائنات یار ہیں وہ ملک یار ہیں وہ ملک یار کی بات کر رہے ہیں وہ خاص کسی بات کا حوالہ دیں۔ سپلائی جو کائنات یار کی گئی ہے میں آپ سے تمام کے ریٹ جاتا چاہتا ہوں کوئی شکش میں اس کے لئے کوئی ریٹ تو فکر ہو گا۔ ٹرانسپورٹیشن اور سپلائی کیلئے کوئی ریٹ تو فکر ہو گا۔ تو اس ریٹ کی تفصیل کہاں یار Pr Kg (پر کے جی) کیا ریٹ ہیں۔ آپ کے وہ ملک یار کے پر کے جی کے کیا ریٹ ہے حکومت کی جو پالیسی کے مطابق فکر ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیت ان: وزیر: ساری Kg Pr پر کے جی ریٹ میرے پاس نہیں

**جناب اپسکر:** تو پھر اس سوال کوڈیغیر ہونا چاہیے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب آپ اس سوال کو کب تک ڈیغیر کریں گے میں نے کائن یارن کی پوری تفصیل ان سے نہیں مانگی۔ بطور وزیر ان کو معلوم ہونا چاہیے۔ باہم اس کو جواب دے گا۔

**جناب اپسکر:** اس میں ذمہ داری وزیر صاحب پر ہے اور اب میں دوبارہ ان کو کہہ رہا ہوں کہ وہ حاضری کا خیال رکھیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** کیا ان کو اخفاکر لائیں گے۔

**جناب اپسکر:** Thank you very much تشریف رکھیں۔

## X ۳۸۲ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر صنعت و حرفت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت صنعت و حرفت اور اس سے مسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر / بلڈوزرگ مشین موجود ہیں، نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی، صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایتادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ ذیل بالا گریڈر / بلڈوزر اڑیکٹر رگ مشینوں نے پیک / بھی شعبہ میں ماہانہ کل کس قدر رکھنے کا م کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ج) جزو (ب) میں نہ کوہہ مدت میں دوران نہ کوہہ مشینوں کے تمام صوبے میں اراضی و سڑک و دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد ایکٹر / اکلو میٹر / معکوف فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

## وزیر صنعت و حرفت:

(الف) محکم صنعت و حرفت کے مسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت کوئی بھی گریڈر بلڈوزر رگ مشین موجود نہیں ہیں۔

(ب) لسیلہ ائٹر میل اسٹینش ڈیوپمنٹ اتحارٹی کے پاس صرف ۲ ٹریکٹر موجود ہیں جو پیک یا

نجی شعبد کے لئے کام نہیں کرتے، بلکہ محدود صرف اپنی ضروریات کے لئے رکھے ہیں۔

**عبدالرحمان مندوخیل:** جناب وہی میرا سوال ہے جو پہلا سوال تھا اسی حوالے سے سوال ہے آپ نے انڈسٹریل اشیت پر کام کیا ہے لہذا آپ کو کوئی مشینری کی ضرورت ہے نہ کسی اور جیز کی۔ آپ مہربانی کریں ان انڈسٹریل ایریا ز کو بحال کریں اور ابھی ہمارے صوبے میں صنعت نہیں ہے اور سب سے پہلا بہانہ ان کا یہ ہے کہ انڈسٹریل فیکٹریوں کا روشن کاروں کا یہ بہانہ ہے بلکہ ہے یہ جائز ہے اور ہمارا انڈسٹریل فیکٹریوں نہیں ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ بحیثیت وزیر کمشنٹ دیں گے کہ آپ ان انڈسٹریل ایریا ز کو بحال کریں گے اور ان کو صحیح پوزیشن میں لا کیں گے تاکہ یہاں لوگ انوئیں نہیں کریں۔

**سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر):** جناب اسپیکر صاحب اس پر ہماری کافی بحث ہوئی ہے اس جیز پر ہم کام کر رہے ہیں ایکسپورٹ پروسنسگ زون ہم قائم کر رہے ہیں اس سلسلے میں ہماری وفاقی فنا میشنگیں ہوتی رہی ہیں مختلف ایمکار کے ساتھ۔ ایکسپورٹ پروسنسگ زون کا کام ہمارا آخری مرحلہ میں ہے ابتداء کے طور پر ہم جب اور کوئی میں یہ قائم کر رہے ہیں اور جب وہ قائم ہو گئیں تو وہ ہمارے انڈسٹریل ایریا ز میں یہ بوسٹ اپ ہونگے لوگ اس میں زیادہ دلچسپی لیں گے کیونکہ پلاٹ اٹ تو ہم کافی بیچے ہیں لیکن بلوچستان کے حوالے سے پیش رفت نہیں۔

**جناب اسپیکر:** operative

**سردار عبدالرحمان کھیتران:** انشاء اللہ۔

**سردار محمد اختر میٹنگل:** جناب میرا اس پر ایک ضمنی سوال ہے وزیر موصوف بتا دیں کہ ابھی زیڈ کا جوانہوں نے ذکر کیا ہے اسکیں کیا صوبائی حکومت سے انسنودے جائیں گے اور صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کو کیا انسنودی سفارش تھیجی ہے۔

**سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر):** جناب میرا اس حال میں ہمارے وزیر اعلیٰ اسلام آباد گئے اور انہوں نے اس سلسلے میں کئی میشنگیں کی ہیں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو پرانے تھے فیدرل

گورنمنٹ نے جو دئے تھے جب انڈسٹریل ایریا اتنا تھا تو ہم چاہتے ہیں اس بنیاد پر اور اس سے بہتر انسخوہ میں میں۔ کیونکہ انسخوہ کا زیادہ تر کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے اس میں بل وغیرہ ہیں چھوٹ گیس یا بجلی وغیرہ کی۔ تو صوبائی لیول پر ہم نے سردار صاحب کے دورہ میں اس کا سارث لیا تھا صوبائی لیول میں تو ہم اس کو زیادہ سے زیادہ آکڑا نے چھوٹ دے سکتے ہیں لیکن وہ سکینڈ فیز میں آتا ہے اور فرست فیز میں ہمارا رابطہ ہے وفاقی حکومت سے کہ میں زیادہ سے زیادہ بلوچستان کی پسمندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے سہولیات میں تاکہ ہم لوگوں کو زیادہ روزگار مہیا کر سکیں۔ ان انڈسٹریل ایریا میں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب والا ایک ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف نے کہا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ اسخو میں اور لوکل آکڑائے کا انبوں نے خود ذکر کیا ہے بطور صنعت کے وزیر اس وقت وہی جواب دے رہے ہیں خود وزیر صاحب تو موجود نہیں ہیں آیا حکومت کے پاس کوئی ایسی تجاویز ہیں کہ لوکل آکڑائے کو کم کر کے مقامی صنعت کا روشن کوبوست دیا جائے ایسی کوئی تجاویز نہیں جس پر عمل بھی کیا جائے گا۔

**سردار عبدالرحمن گھمیٹران (وزیر):** جی ہاں ہم اس پر کام کر رہے ہیں کیونکہ سردار صاحب کے دورہ میں ایک گیس ٹیک اپ ہوا تھا جب انڈسٹریل ایریا کا پائچی فیصد سے دونوں صد پر لانے کیلئے تو اس میں ہماری بھائی لیول پر میں گئیں سی ایم کیسا تھی بھی ہو میں جب میں منسرا انڈسٹری تھا سیکریٹری لوکل گورنمنٹ سیکریٹری انڈسٹری اور دیگر پر مشتمل ایک کمیٹی بھائی گئی تھی جو اس پر کام کر رہی تھی، تو اب بھی ہم یہ کر رہے ہیں کہ اگر ہم آکڑائے کم کرتے ہیں اس سے مقامی جو لوکل کو نسل ہو گی اس کا نقصان ہوگا، لیکن اس کے باوجود جیسے بچھے دوڑ میں کوئی دوسرا انڈسٹری یونٹ تھے جب کے وہ کم ہو کر اسی پر آگے 120 انڈسٹری مختلف حوالوں سے بند ہو گئیں تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ انڈسٹری دوبارہ کھل جائیں اور مقامی لوگوں کو روزگار ملے تو ہم اسکے لئے ایسے ورکنگ پیپر پر کام کر رہے ہیں جس سے مقامی کو نسل کو بھی نقصان نہ ہو اور جیسیں انڈسٹری ایریا میں پوست ملے یہ مسئلہ روزگار ہے کوشش

کر رہے ہیں۔

جناب اپسیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ مسئلہ ذیغور ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب س بارے میں میرا سوال یہ ہے کہ بولان یونکشاں مل دوں مل، ہر نائی اور حب والی مل کو چلانے کیلئے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر): جناب یہ تو ملوں پر آگے ہیں سوال تو گریدر اور ہلڈر وزر کا تھا تو ہر نائی دوں مل کا ہماری کوشش ہے کہ جو ہمارے بیان پر یونٹ ہیں انکو بحال کریں، اور جو ہر نائی دوں مل ہے اس کیلئے میں مولا ناصیب اللہ صاحب کو کہوں گا، کیونکہ وہ وہاں سے منتخب نہ اسندے ہیں، میرا ان کے ساتھ کافی میٹنگ ہوتی رہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ آپ کو پتہ ہے جو سرکاری طور پر جو یونٹ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ لوں میں چلے جاتے ہیں حکومت اس سلسلے میں کوشش ہیں جناب اپسیکر وہ کہہ رہے ہیں حکومت اس سلسلے میں کوشش کر رہی ہے کوشش ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا اسی میں وہ آکڑائے ریٹ میں فرقہ ذرا بتائیں گے، کراچی اور حب کے اندر سریل اشیاء پر آکڑائے میں کیا فرق ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر): جناب والا اس کیلئے وہ نیا سوال کریں آکڑائے کا مسئلہ دو منشوں کے ساتھ ہے لوکل گورنمنٹ اور اندر سریل کا فریش سوال انگلے اجلاس میں آپ لے آئیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا یہ اس کیلئے نے سوال کی ضرورت نہیں یہ اندر سری ہی سے متعلق ہے اسکے ذوبیحہ سے متعلق ہے یہ اسی میں ہی سب سوالات آتے ہیں وہ بتاویں اور اس کی ایک لست وہ نہیں دے دیں۔ انکا مجموعی فرقہ بتاویں۔

جناب اپسیکر: آپ ریٹ بعد میں معلوم کر کے انکو بتاویں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر): جناب میں انکو ریٹ بتا رہوں دو فیصد لوکل گورنمنٹ چارج کر رہی ہے اور حب و ندر میں وہاں پر ہمارے کچھ یونٹ کام کر رہے ہیں، اسکے لئے

ہم نے پچھلے دور میں ہم نے ریلیز کرنے کی کوشش کی کہ لوگوں کا نقصان نہ ہو، اس بیانار پر دو فیصد اور ایک اعشار یہ پائی فیصد مختلف جگہوں پر ہے، کراچی سے یہ رامنیگر میل آتا ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اور کراچی کے کیا ریٹ ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن ٹھیٹران: ان کے ریٹ مجھے معلوم نہیں۔

جناب اپیکر: شکریہ۔

## X-۳۵۶۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ماں سال ۹۸-۹۹ کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بحث سے مکہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور اس سے متعلق حکاموں اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر ایکمیوں پر اجیکٹ کی ضلع و تفصیل کیا ہے نیز ہر ایکم پر اجیکٹ کیلئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی فڈر زکی ایکم پر اجیکٹ و تفصیل کیا ہے۔

(ب) سیکم جولائی ۱۹۹۸ء کے دوران میں گورہ ہر ایکم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تھیکدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشرط تخلیق ایں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے، نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام ایکم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا جتنقد ر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجہات کیا ہیں۔

## وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جواب ختم ہے اسکی لابریٹری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۳۵۶ پڑھا ہوا تصویر کیا جائے کوئی سخنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اس کا وزیر صاحب نے جواب دیا ہے جسے میں سمجھ سکا ہوں یا اسکے سوالات کے مطابق اس میں بہت سے احتلاع ایسے ہیں جہاں اس وقت جو ریکارڈ دیا گیا ہے، ترقیاتی سے مراد ہم یہ ہیں نیا اور غیر ترقیاتی سے مراد ہو ہے جس پر پہلے سے کام ہوا ہے تو اس میں کچھ ضلع میں غیر ترقیاتی اور ترقیاتی میں جو ایکم ہے وہ آپ ذرا سخت میں دیکھیں جو غیر ترقیاتی ہیں۔ وہ

ایک سے 26 اور 26 سے 49 ترقیاتی اسکیم ہیں 1 سے تک خرچ ہوا اور ۹۸۔۷۶ اسکے مقابلے میں دوسرے اضلاع اکٹھیت کے اضلاع یا جو وہاں ترقیاتی کام ہیں اور بھی غیر ترقیاتی ایسے اضلاع ہیں جن میں ۹۸۔۷۶ ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا اور وہاں طاکر جو میں نے کم سے کم حساب کیا ہے اس پر اگرچہ ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن وہاں سے ایک علاقہ میں ایک کروڑ کا خرچ ہوا ہے اور باقی اضلاع ٹرودب ہے قلعہ سیف اللہ ہے پھر ہے اس میں ترقیاتی کام سرے سے نہیں یا ترقیاتی محدود ہیں وہ جو کام ہوا ہے اس پر کوئی خرچ تعمیر کا رہیں کا یا کوئی فنڈر نہیں وجہ اسکی وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ اتنا فرق کیوں ہے اسکی وجہ وزیر صاحب بتا سکیں گے۔

اسداللہ بلوچ وزیر: جناب اپنیکر، اس میں کوئی امتیازی سلوک نہیں ہے ضلع کچ بھی بلوچستان کا ضلع ہے جو ایم بی اے نے اپنے علاقے واٹر سپلائی رسیور کے لئے ہٹلایا تھا ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ انکو محیک کریں اگر جناب مندوخیں کے ایریا میں کچھ ہیں انہوں نے درخواست دی ہے تو ہم کوشش کریں گے۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: جناب والا اگر ہمیں معلوم ہوتا ان کے ایک سوت پن کیس ایک سال میں یعنی بس ایک خاص ضلع کے لئے اور اسکے علاوہ پھر غیر ترقیاتی مینیمیں جو ہے کل ملا کر جناب والا 37 لاکھ مینیمیں کے ہوئے ہیں، اندازہ ہے کہ ایک کروڑ ہیں تقریباً تو عرض یہ ہے کہ آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس وزیر کے پاس فنڈر آگئے وہ اپنے گھر لے جائیں گے، تو یہ جو آپ کی امانت ہے صوبے نے دیا ہے یعنی تمام باقی اضلاع کے ساتھ آپ نے زیادتی نہیں کی ہے۔

اسداللہ بلوچ وزیر: جناب اپنیکر! معزز ممبر کوشید معلوم ہے کہ کرمان میں فلڈ کی وجہ سے کچھ ایسے ضروریات تھیں۔ کہ اگر پانچ دس لاکھ ہم نے زیادہ لگا کیں ہیں وہ فلڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے تو اسی بات نہیں ہے کہ وہ ہم نے خرچ نہیں کئے ہیں۔ جناب اپنیکر کہتے ہیں کہ فلڈ اسلئے زیادہ خرچ نہیں کیا ہے۔

جناب اپنیکر: کہتے ہیں کہ فلڈ آیا اس لئے زیادہ خرچ ہو گیا۔ چلنے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا میں کہتا ہوں کہ آپ اس کا نوٹس لیں یہ سوال ہے کہ میرا اعتراض نہیں ہے کہ صرف ایک ضلع تمام رقم ایک ضلع میں ہے اور آپ ساری ادھر ہی خرچ کریں کیا دوسرے ضلع میں مینٹنیں دوسرے ضلع میں ضرورت نہیں تھی اور انہوں نے فرمایا کہ عبد الرحمن کے کیس پر کچھ ایسے ہیں جناب والا یہ ایک آدمی کا مسئلہ نہیں ہے فلاں یا فلاں کسی نے جرات ہی نہیں کی ہے کہ وزیر صاحب کو درخواست دے اور اپنا کام کرے اور تمام محکے کو اپنا ذمہ بانڈ دینا چاہئے تھا، نہیں کہ ہم یہاں ہیں اور ہمارا کام ہے کہ محکے کو دینا چاہئے۔

**جناب اپنیکر:** جو سوالات تھے کہ زیادہ خرچ کیوں ہوا اس کا جواب ہے کہ ناگہانی آفات ہوئی ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا یہ آفات کی بات نہیں کہ یہاں ایک سوت پن نئے کیس ہیں اور اسکے علاوہ اور آفات کی توسعہ میں یہ کہوں کہ اسکے لئے اور وہ نے پیے دیے سینٹل گورنمنٹ نے دیئے تھے، یہ تو ہماری پی اچھی ای کے اپنے بجھت میں ہے۔

**اسداللہ بلوچ وزیر:** جناب والا میں آپ کے حوالے سے عبد الرحمن خان مندوخیل سے پوچھنا چاہتا ہوں، آیا نہیں کوئی شک ہے کہ آیا ان دائر پلاٹی ایکیوں پر جو پیے خرچ کے گئے ہیں یہ بد نیتی پر ہیں، تو وہ پوائنٹ ثبوت کریں تو پھر کہیں بنا کیں گے وہ کہیں کا جیسے میرین رہے اور ممبر رہے، اگر ضرورت نہیں ہے تو بد نیتی پر ہے تو اس فلور پر کھیس گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا میں اس کو اس طرح بد نیتی پر سمجھوں گا کہ آپ نے پیے خرچ کے ہیں یا نہیں بات یہ ہے کہ دوسرے انتلاء کی رقم آپ نے لئے اور دوسرے کے مناسب ضروریات کو چھوڑ کر آپ نے ایک ضلع میں لگایا یہ دوسرا مسئلہ ہے یہ کہیں کے پرد کیا جائے، کیا یہ جو لوکیشن کی ہے جائز ہے۔

**اسداللہ بلوچ (وزیر):** جناب والا ضلع کے ایک ایم پی اے کی کنسٹھوئی نہیں ہے تم ممبر ہیں پر محمد علی رندہ، احسان شاہ، اسلم بلیدی، یہاں سات لاکھ سے زیادہ آبادی ہے اور یہاں دائیں پلاٹی تین

علاقوں کی ہیں ان کے ذہن میں ہے کہ ایک علاقے پر خرچ کئے ہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** کوئی کے چار کافی ٹوٹی ہیں پشین کے چار ہیں اس میں نہ رپر کی مد میں خرچ کیا ہے نہ اسکیوں پر کوئی خرچ کیا ہے ثروت کے دو کافی ٹوٹی ہیں تو اس طرح آپ نے خصوصی طور پر فرق کیا ہے اسپر انکو اڑی ہو جائے، کمیٹی بن جائے۔ اس مرحلے پر جناب ڈپی اپنیکر کری صدارت پر ممکن ہوئے۔

**اسداللہ بلوج:** جناب جہاں پشین کا تعلق ہے وہ پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں کہ کافی اس وقت واڑ سپلائی خراب ہے، وہ اپنے علاقے کے کچھ پوائنٹ نوٹ بھی کریں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا اسکے لئے جو پی اچ ای کی اس بیل کی کمیٹی ہے اس شینڈنگ کمیٹی کے پاس ریفر کریں یہ ہماری روکویٹ ہے۔

**جناب ڈپی اپنیکر:** وزیر موصوف نے قلات اور سوراب کے پاسپ لائن کا کہا کہ پچاس لاکھ پچاس ہزار روپے اور نادے اتحاد نوے میں سانچھا لاکھ پچاس ہزار روپے کیا اور وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ جو ضلع قلات کے کس علاقے میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں۔

**اسداللہ بلوج وزیر:** جناب اس سوال کا جواب تو آپ خود پڑھ رہے ہیں اور دے بھی رہے ہیں رقوم بھی خود بتا رہے ہیں۔

**پرس موسیٰ جان:** جناب یہ نہیں لکھا ہے کہ کہاں خرچ کئے ہیں قلات میں مرمت پاسپ لائن ۹۸-۸۷ء پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے اور ۸۹-۹۹ء میں سات لاکھ پچاس ہزار روپے یہ قلات سوراب ہے جناب میرا یہ سوال ہے کہ اگر قلات میں ہے کس جگہ پر خرچ ہوئے کس پاسپ لائن پر خرچ ہوئے ہیں۔

**اسداللہ بلوج وزیر:** قلات کی جتنی واٹر سپلائی ہیں اس کا تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے جس پر خرچ ہوئے ہیں آپ اپنے علاقے کے انکمیٹیں سے پوچھیں جہاں ہم نے خرچ کئے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم نے یہاں درج کئے ہیں اور خرچ نہیں ہوئے ہیں۔ یہ جناب خرچ ہوئے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: میں تو جناب کہہ رہا ہوں کہ آپ اس جگہ کا نام بتائیں میرے پاس تو بہت لوگ آئیں ہیں، وہاں تو نالی اور آپ کا نالکا ایک جگہ بہرہ ہے ہیں میں اچھیکر صاحب اور معزز مکبران کو دکھان سکتا ہوں کہ قلات میں تمیں ہزار آدمی رہتے ہیں آپ آ کر مجھے دکھائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسد اللہ صاحب وہ جگہ کا نام پوچھ رہے ہیں، یہاں آپ انکو بتائے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب آپ کی ایکسیم ناؤن سکیٹی میں دو جو ہیں خیل میں ہے اور ایک جو ہے گوان میں ہے ایک جو ہے گومیں ہے وہ بتائیں ان میں سے کن پر خرچ ہوا ہے۔

اسد اللہ بلوچ وزیر: جناب یہ مدد حاڑی میں خرچ ہوئے ہیں قلات ضلع کا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: یہ تو سوراب میں ہے قلات میں نہیں ہے واٹر سپلائی ایکسیم میں قلات میں خرچ شدہ رقم دس لاکھ ہے اور جوٹل اس کا چودہ لاکھ ہے اور اس میں لکھا ہے کہ منگوچ اور منگوچ میں آپ بتائیں کہ اس میں اور سوراب میں اور منگوچ واحد ایسا علاقہ ہے کہ جو جوٹل بجلی کے نیچے ہے اور ایک واٹر سپلائی ہے کو اکے علاقے میں ہے اور وہاں آٹھ مہینے سے ایک گھونٹ پانی نہیں پیا۔ آپ بتائیں یہ ڈیزیل کا خرچ دیا گیا ہے کس علاقے میں خرچ ہوا ہے۔

اسد اللہ بلوچ وزیر: جناب یہ پورے سال کے ہیں جتنے واٹر سپلائی ایکسیم تھی ان پر ہوا ہے پورے سال میں تمام پر ہوا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب یہ آپ نے لکھا ہے کہ تیل کی مدد میں تیل ہمارے علاقے میں کو ایک علاقہ ہے وہاں پر ایک آپ کا ڈیزیل مشین ہے جو پورے سال وہاں پر پانی نہیں گیا ہے وہ بھی اسپیکر صاحب جیسا کہ رحیم صاحب نے کہا کہ تحقیق کریں اور خود چیر میں بن جائے تو میں یہ کہتا ہوں یہ چیک کیا جائے یہ کافی بڑی رقم ہے اس کو چیک کریں۔

اسد اللہ بلوچ وزیر: میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اس کو چیک کریں گے۔

میر محمد اسلم چکنی: جناب والا ضلع آواران کے لئے جو رقم دی گئی تھی وہاں پر کوئی کام ہوا نہیں ہے ایک دفعہ نذر کئے گئے پھر کنسل ہوئے اور کچھ ابھی نیزد رہوئے ہیں اس کی وجہ بتائیں گے کہ کام

کیوں نہیں ہوا۔

اسد اللہ بلوچ: جناب اختر مینگل صاحب کے دور میں جوانہوں نے پی ایچ ای پر گٹ لگائے باسک کروڑا نہیں ہوئے آٹھ کروڑ پر محدود کیا اسی حوالے سے یہ ہے جب فنڈ میں گے کام کریں گے۔  
**X ۲۰۳۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوشیل:**

کیا وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ اور اس سے متعلق حکومی اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالات میں کل کس قدر گریڈر بلڈوزر رگ مشین موجود ہیں۔ نیز خراب مشینوں کی تعداد ادا مدت صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارچارج کی ضلع و تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے ۳۱ ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر بلڈوزر ریکٹر رگ مشینوں نے پیلک نجی شعبے میں ماہانہ کس قدر سکھنے کام کیا ہے، ضلع و تفصیل دی جائے۔

(ج) نمکورہ مدت کے دوران نمکورہ مشینوں کے تمام صوبوں میں اراضی و مریک و دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد ایکڑ کلومیٹر مکعب فٹ اور رقم وغیرہ ضلع و تفصیل دی جائے۔

**وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ:**

محکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ ای اینڈ ایم ڈویژن کے پاس کوئی گریڈر بلڈوزر موجود نہیں جبکہ محکمہ پی ایچ ای، ای اینڈ ایم ڈویژن کے پاس موجود رگ مشینوں کی کل تعداد آٹھ ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار:	نام رگ مشین	تعداد
۱۔	ٹونر رگ مشین	۵
۲۔	سینکور رگ مشین	۲
۳۔	پرکشن رگ مشین	۱
کل تعداد		۸

- مندرجہ بالا تمام رگ قابل استعمال حالت میں ہیں اور اس وقت مندرجہ ذیل علاقوں میں موجود ہیں۔
- ۱۔ ٹون رگ مشین نمبر افرست ضلع مستویگ کیس میں موجود ہیں۔
  - ۲۔ ٹون رگ مشین نمبر ۲ سینڈ منگوچے ضلع قلات میں موجود ہیں۔
  - ۳۔ ٹون رگ مشین نمبر ۳ تھڑہ ضلع ذیرہ بکٹی میں موجود ہیں۔
  - ۴۔ ٹون رگ مشین نمبر ۴ فورٹھ ضلع بولان میں موجود ہیں۔
  - ۵۔ ٹون رگ مشین نمبر ۵ فتحی ضلع مستویگ کیس میں موجود ہیں۔
  - ۶۔ سینکورگ نمبر افرست ضلع خضدار میں موجود ہیں۔
  - ۷۔ سینکورگ نمبر ۲ سینڈ ضلع تربت میں موجود ہیں۔
  - ۸۔ پکش رگ مشین نمبر ۳ تھڑہ ضلع اسپیلہ میں موجود ہیں۔

(ب) کم جوالی ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء تک مکمل پی اچ ۱۱۰ کی ایم ڈویژن نے حکومت کے  
محض کردہ فنڈز سے پانچ نیوب ولیں لگائے جن کی بحساب گھنٹہ ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شریدر	مقام جہاں نیوب ولیں لگایا	جتنے فٹ بور کیا	کام کی روزانہ راست کام پر جتنے گھنٹے	کام کی روزانہ راست	ضلع
۱۔ حاجی نیاز محمد بوراول	۷۵۰ فٹ	۱۲ گھنٹے	۲۲۳ گھنٹے	مستویگ	
۲۔ حاجی نیاز محمد بور دوئم	۱۰۰۰ فٹ	“	۷۸۳ گھنٹے	“	
۳۔ حاجی شفیع محمد بور	۷۰۰ فٹ	“	۶۸۶ گھنٹے	“	
۴۔ ہزارہ سرکی مبارک	۵۰۰ فٹ	“	۲۰۲ گھنٹے	ذیرہ بکٹی	
۵۔ بیگاری وڈھ	۲۵۰ فٹ	“	۲۹۲ گھنٹے	خضدار	

(ج) مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ رگ مشینوں نے تمام صوبہ میں ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل

۱۔ مستوگنگ ۳ (۱) ۰۷ فٹ نی فٹ = ۹۶۰ روپے = ۲۳،۵۲،۰۰۰ روپے

(۲) ۱۰۰، فٹ

(۳) ۲۷۵، فٹ

۲۔ ذیرہ بگنی ۱ ۵۰۰ فٹ = ۳،۸۰،۰۰۰ روپے

۳۔ خضدار ۱ ۲۵۰ فٹ = ۳،۳۲،۰۰۰ روپے

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۲۰۳ کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں صرف اتنا پوچھتا ہے کہ آپ کے پاس آٹھ رگ ہیں چار کام کر رہے تھے باقی بیکار کھڑے تھے۔

اسداللہ بلوچ وزیر: جناب ہم نے تفصیل سے جواب دیا ہے کہ مجھے کے پاس اس وقت آٹھ رگ ہیں۔ اور کچھ کام کر رہے ہیں اور ایک سو سانچھے نیوب ویلیں جو ورلد بینک کے حوالے سے ہیں اور ہم نے ہر ایک ایمپی اے کو تین تین دیے ہیں۔ ان کے جو پہنچے میں ہیں یہ کام کر رہے ہیں اس وقت ہم نے مچھپن نیوب ویلیں رکا کر اور ورلد بینک کے کندیشن کے مطابق ۲۰۰۰ تک ہم نے یہ مکمل کرنے ہیں جس وقت ہمیں فنڈ میں کمک کر لیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جب آپ فرماتے ہیں کہ یہ یعنی آپ کا جاری ہے اور نیوب ویلز کا اور کافی نیوب ویلز آپ کے پاس یعنی یہ چار رگ کے لئے آپ نے نیوب ویلز کی رقم نہیں نکلاوی ہے آپ کو رقم نہیں ملی یا آپ کی گورنمنٹ نے رقم نہیں دی، کیوں نہیں دی؟

وزیر پیک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ چونکہ ورلد بینک کے حوالے سے ۱۶۰ نیوب ویلیوں کے ہمیں پیسے ملنے تھے وہ ہمیں Complete میں گے ۲۰۰۰ تک وہ جو ہیں قطع و ارض رہے ہیں ہم یہ لگا رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی اس سال ہمارے پورے سال چار رگ بیکار کھڑے ہیں یہ صحیح ہے۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: جب تک کام نہیں ہو گا تو ویسے ہی کھڑے رہیں گے جیسا! پرانس موسیٰ جان: وزیر موصوف سے نہرا۔ نون رگ مشین ضلع مستونگ میں موجود ہے، اور نمبر ۵ ضلع مستونگ میں موجود ہے۔ کیا نسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ پرائیویٹلی (Privately) یا کام

کردے یا سرکاری مد میں کام کر رہے ہیں؟

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: آپ جناب یہ بتاسکتے ہیں خود کہ یہ اگر پرائیویٹ کردے ہیں کہ جس کے زمیندار کے پاس ہیں انکو تو گرفتار کرنا چاہئے یہاں یہ تو پیلک ہیلتھ کی مشین ہے، کوئی پرائیویٹ کام نہیں کردے ہیں جناب۔

پرانس موسیٰ جان: تو یہ سرکاری کام کر رہے ہیں؟

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: اگر وہاں کام کر رہے ہیں تو سرکاری کام کر رہے ہیں۔

پرانس موسیٰ جان: نہیں اگر کام مطلب کیا ہے؟ آپ نے تو یہاں صاف دیا ہوا ہے جناب۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: جی۔ وہ تو سرکاری کام ہی کر رہے ہیں۔

پرانس موسیٰ جان: ہاں تو ایک ضلع میں آپ نے دورگ دیئے ہوئے ہیں یہ زیادتی نہیں ہے جناب کہ قلات میں میرے جو تمیں ہزار لوگ رہتے ہیں دو داڑپلاٹی وہاں لگنے ہیں انکا کام اب تک بند ہے کیونکہ رگ موجود نہیں ہے۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: جناب یہ بھی ایسا ہوتا ہے کہ علاقے کے نہاد کے کوئی مشینزی ان کا خراب ہوتا ہے سر سیل اس کی وجہ سے ہم بھیجتے ہیں اگر آپ کے علاقے کوئی ضرورت ہے دو دفعہ ہم نے کہا ہے کہ جناب آپ اپنے یہ جو نیوب دلیل کا ہم لگانا چاہتے ہیں اس حوالے سے آپ ہمیں جگہ کی نشاندہی کریں آپ نے ابھی تک اپنی جگہ کی بھی نشاندہی نہیں کی ہے۔

پرانس موسیٰ جان: جناب میرے خیال میں آپکا wrong information یا الزرا ہے۔ وزیر موصوف صاحب، جگہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، اور زمین میں نے donate کی ہے لوگوں کو۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: جی لکھ کر نہیں دیا ہے آپ نے۔

**پرنس موسیٰ جان:** میں آپ کو بتاؤں ایک زمین مغل زمیں علاقے میں دیا گیا آپ کو جناب اور دوسری زمین جو ہے وہ آپ کو خیل میں دیا گیا ہے جہاں already وہ زمین جو ہے۔ it belongs to the .... It is a government property.

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** آپ تقریر کر رہے ہیں یا کہ کوئی ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

**پرنس موسیٰ جان:** جناب آپ مجھے نہیں کہہ سکتے ہیں تقریر کرنے کا آپ مجھے اپنا جواب دیدیں۔ تقریر میں کروں وہ اپنیکر مجھے کہیں گے آپ اپنی۔۔۔ بات کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سوال کیا ہے؟

**پرنس موسیٰ جان:** ایک ضلع میں آپ کے پاس دو ہیں اور دوسرے آپ ۔۔۔۔۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** ضرورت کے تحت جناب اسپیکر ہم نے دیے ہیں۔

**پرنس موسیٰ جان:** دو دیے ہیں جناب انہوں نے ایک ضلع میں بیک وقت۔ جو باقی جگہ میں ضرورت ہے اور دوسری بات یہ ہے جی نمبر ۲ ملک پر ضلع قلات میں موجود ہے یہ ذرا وہ وزیر موصوف بتائیں گے اسے متعلق کہ ملک پر میں جو لوگ رہا ہے کہ کوئی واٹر سپلائی ہے کیا ہے؟ کیونکہ میں اس علاقے کا ایم پی اے مجھے اس کا علم کوئی بھی نہیں ہے کہ یہ کس طرح لگ رہا ہے ذرا موصوف صاحب بتائیں گے؟ اور میں نے اسکے ذریعہ سے پہنچی کیا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں جی۔۔۔۔۔

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جناب ہماری جتنے رُگ مثیں ہیں وہ تو through Public Health لگتے ہیں۔ کبھی کبھی وہاں خراب ہوتے ہیں واٹر سپلائی کے اور جہاں وہ کام کر رہے ہیں وہ تو آپ کو معلوم ہوتا چاہئے کہ یہ جو کام کر رہا ہے پبلک ہیلتھ کے حوالے سے آپ کے علاقے میں آپ کو تفصیل معلوم ہونی چاہئے ہم تو یہی کہتے ہیں کہ قلات کے عوام کی مفاد کی خاطر وہ کام کر رہے ہیں۔

**پرنس موسیٰ جان:** نہیں جناب ملک پر ضلع میں جو وہ کام کر رہا ہے میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ آپ مجھے بتائیں ہاں کیونکہ مجھے تو کوئی علم بھی نہیں ہے اسکا M.P.A. اس کا مجھے تو پہنچی نہیں ہے

کہ یہ کام کر رہا ہے مگر ضلع آپ نے لکھا ہے متعدد ضلع میں کس جگہ پر؟ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، یہ کس پروگرام کے تحت لگ رہا ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ ضلع قلات میں ہے جناب۔

پنس موئی جان: ہاں جناب مجھے تو پہ ہے مگر ضلع قلات میں ہے۔ یہ مگر کے کس جگہ میں ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جد آپ کو بعد میں بتائیں گے جبکہ میں آئیں میں بتاؤں گا۔

پنس موئی جان: Thank you.

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۳۸۸ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

X-۳۸۸۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ اور اس سے منسلک حکوموں / اداروں کے پاس صحیح اور خراب حالت میں کس قدر گریڈر / بلڈوزر / ریگ میشن موجود ہیں، نیز خراب میشنوں کی تعداد مدت خرابی، صحیح اور خراب میشنوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کم جواہی ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء میں کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر / ریگ میشن / ریگ میشنوں نے پبلک / خجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ میشنوں کے تمام صوبے میں اراضی و سڑک اور دیگر عمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑا / کلو میٹر / مکعب فٹ اور قم وغیرہ) کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ:

وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ میں کوئی گریڈر / بلڈوزر / ریگ میشن وغیرہ موجود نہیں ہے۔

X-۳۷۰۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

تفصیل دی جائے؟  
وزیر اعلیٰ:

۱۳۔ اگست ۱۹۹۷ء سے تا حال وزیر اعلیٰ سیکریٹریت اور اسکے زیر انتظام فضلک ملکہ جات اور اداروں سے تبادلہ شدہ افسران / الیکاران کے نام، عہدہ، گرید، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے، نیز تبادلہ شدہ آفیسران / الیکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے،

فہرست بعد مظلومہ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار نام آفیسران / الیکار بمحضہ گردی موجودہ تعیناتی رہائشی ضلع عرصہ تعیناتی

۱۔	حسن احمد بادی پرنسپل سکریٹری (بی۔ ۹۱)	چانگی	مارچ ۹۷ء سے جنوری ۹۸ء	پلک سرہی کمیشن۔
۲۔	جان محمد شفیق پرنسپل سکریٹری (بی۔ ۹۰)	کچی	جنوری ۹۸ء سے اگست ۹۸ء	رخصت پر ہیں۔
۳۔	سید مارف سینا ایڈیشنل سکریٹری (بی۔ ۹۰)	کوئٹہ	ماਰچ ۹۸ء سے فروری ۹۸ء	افسر بکار خاص۔
۴۔	آتاب محمد جمال زین سکریٹری (بی۔ ۹۰)	کوئٹہ	اپریل ۹۷ء سے اگست ۹۸ء	ڈپنی سکریٹری ملکہ بلدیات۔
۵۔	محمد علی زین سکریٹری (بی۔ ۹۰)	کوئٹہ	اکتوبر ۹۸ء سے مئی ۹۸ء	ایڈیشنل کمشنر کوئٹہ۔
۶۔	محمد احمد شاکر زین سکریٹری (بی۔ ۹۰)	خضدار	جون ۹۷ء سے اگست ۹۸ء	حکوم متصوبہ بندی وزریuat۔
۷۔	سیال حسن احمد زین سکریٹری (بی۔ ۹۰)	کوئٹہ	فروری ۹۸ء تا ستمبر ۹۸ء	افسر بکار خاص۔
۸۔	دوستیں جمال الدین زین سکریٹری (بی۔ ۹۰)	چانگی	اپریل ۹۷ء تا اگست ۹۸ء	افسر بکار خاص۔
۹۔	زکی ہلوچ رانچورٹ افسر (بی۔ ۹۰)	قلات	جولائی ۹۳ء تا اگست ۹۸ء	(اینہاں) عارضی طاہر ملت ختم کر دی گئی
۱۰۔	محیوب الرحمن پرنسپل سکریٹری (بی۔ ۹۰)	بولان	ستمبر ۹۸ء	اسٹنٹ کمشنر کوئٹہ۔
۱۱۔	ڈاکٹر عبدالقدوس سناف آفیسر (بی۔ ۹۰)	چکور	ماہر ۹۷ء تا جولائی ۹۸ء	اسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر کمشنر بلدیات
۱۲۔	عبد السلام کرو پرنسپل سکریٹری (بی۔ ۹۰)	پچی	جنوری ۹۸ء تا اگست ۹۸ء	افسر بکار خاص۔



## X ۲۳۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۱ آگسٹ ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے مسلک مکمل جات اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) اگر جزو الف، کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء کے دوران میں مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک مکمل جات اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسر ان الیکاران کے نام و لدیت، گرید، عہدہ جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اختاری کا نام عہدہ بع بھرتی قانون و قواعد اور تشریف بھی دی جائے۔

وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن:

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے جاری کردہ مراسلمبر ۳۷۳۸، ۳۸۳۸، ۹۷-S&GAD/۲/۳۰۱ موری ۱۲ آگسٹ ۱۹۹۸ء کے تحت صوبائی حکاموں اور ان سے مسلک مکمل جات اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) دوران ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء مکمل ایکسائز اینڈ میکسیشن میں کوئی بھی بھرتی عمل میں نہیں لائی گئی، اور نہ ہی کسی بھی عہدہ بھرتی کیلئے تشریف کی گئی ہے۔

## X ۳۰۵ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بی، ذی، اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مکمل بی، ذی، اے اور اس سے مسلک اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کقدر گرید، بلڈوزر، رگ مشین موجود ہیں، نیز خراب مشینوں کی تعداد، مدت خرابی، صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) نیکم جولائی ۱۹۹۸ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گرید بلڈوزر، بریکسٹر اور دیگر مشینوں نے پیک، نجی شعبوں میں ماہانہ کقدر گھنٹے کام کیا ہے، ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جز (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبوں میں اراضی و مرکز اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد ایکڑ، کلو میٹر، فٹ، مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع و تفصیل دی جائے۔

وزیری بی۔ ذی۔ اے:

(الف) ادارہ ترقیات بلوچستان کے پاس حسب ذیل مشینی ہے۔

نام مشینی	تعداد	مکعب	ضلع	کام کی نوبت	کام کی نوبت	تعداد	نام مشینی
۱۔ رگز	سے عدد	۳ عدد	۳ عدد	۱۔ گراڈو ایکڑ و چین ہر کی روڑ کونک	۱۔ گراڈو ایکڑ و چین ہر کی روڑ کونک	۳ عدد	خراب حالت ایک عدد
۲۔ گریڈر	ا عدد	-	-	۲۔ الکوئی سکھ لور لائی	۲۔ الکوئی سکھ لور لائی	-	خراب حالت ایک عدد (وجہ ایستادی یا ہمی تازہ)

(ب) وچ) کیم جولائی ۱۹۹۸ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ ذیل کام ہوا ہے۔

۱۔ رگز:

نمبر شار نام سکم	ضلع	کام کی نوبت	کام کی نوبت	ضلع	کام کی نوبت	کام کی نوبت	نمبر شار نام سکم
۱۔ کل شادیہ	قلعہ عبداللہ	نوبت دلیل	۸۸۰	پیک سکھر	۳۰۸۵،۰۰۰	۴۰۷۰ پے	۱۔ کل شادیہ
۲۔ پیک ہری زبری	ضلعدار	نیت دلیل	۳۳۰	پیک سکھر	۳۰۰۰،۰۰۰	۴۰۷۰ پے	۲۔ پیک ہری زبری
۳۔ الکوئی سکھر	لور لائی	نوبت دلیل	۵۷۰	پیک سکھر	۲۵،۰۰۰،۰۰۰	۴۰۷۰ پے	۳۔ الکوئی سکھر

۴۔	بختیار آباد دشتمان	پلک سکھر	نیٹ ہول	۵۰۰	ستونگ	ستونگ	پلک سکھر	۹۸۰	نیٹ ہول	نیٹ ہول	۵۰۰	بختیار آباد دشتمان	پلک سکھر
۵۔	شہر آباد	پلک سکھر	نیٹ ہول	۹۸۰	ستونگ	ستونگ	پلک سکھر	۹۸۰	نیٹ ہول	نیٹ ہول	۹۸۰	شہر آباد	پلک سکھر
۶۔	زیری موئی خیل	موئی خیل	خوب دل	۳۶۰	موئی خیل	خوب دل	پلک سکھر	۳۶۰	خوب دل	خوب دل	۳۶۰	زیری موئی خیل	پلک سکھر
۷۔	چالدرن اسپتال	کوئے	خوب دل	۱۰۰۰	کوئے	خوب دل	پلک سکھر	۱۰۰۰	خوب دل	خوب دل	۱۰۰۰	چالدرن اسپتال	پلک سکھر

(الف) ادارہ ترقیات بلوچستان کے شعبہ کان کی میں صرف ایک گریدر ہے جو کو صحیح حالت میں ہے۔

(ب) نذکورہ گریدر نے کم جواہی تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء درج ذیل کام کیا ہے۔

نمبر شمار	جگہ اور وضع	ماہ	سخنچے	تفصیل	رقم وصول ہوئی
۱۔	دہند ضلع مستونگ	جولائی ۹۷	۶۸	ادارہ کے طور پر اجیث پر سرگوں کی مرمت کا کام کیا۔	-
۲۔	دہندین ضلع مستونگ	سپتبر ۹۷	۶۰	-	-
۳۔	ریکوڈ یک توکنڈی ضلع	نومبر ۹۷	۳۶	بی ایچ پی اور بی ذی اے کے سونے کی خاش کے مشترک مخصوصے پر سرگوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کا کام کیا۔	-
۴۔	ریکوڈ یک توکنڈی ضلع	دسمبر ۹۷	۳۱	بی ایچ پی اور بی ذی اے کے سونے کی خاش کے مشترک مخصوصے پر سرگوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کا کام کیا۔	۵۳،۹۰۰ روپے
۵۔	ریکوڈ یک توکنڈی ضلع	ستی ۹۷	۳۹	بی ایچ پی اور بی ذی اے کے سونے کی خاش کے مشترک مخصوصے پر سرگوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کا کام کیا۔	-

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۲۰۵ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اسپر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: جناب والا وہ بتا رہے ہیں کہ انکی کل رگ سات ہیں اور ان میں تین خراب ہیں کہ وہ بتائیں گے کہ وہ کتنے وقت سے اور انکو انہوں نے کیوں صحیح نہیں کیا ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): جناب والا یہ رکیں ۱۹۷۸ء میں آئی تھیں ان کی جوانافتحی وہ اپنی مکمل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک کے قوامی پر زے ہی نہیں ملتے ہیں جن کا رخانوں میں نہیں تھے وہاں بھی نہیں ملتے ہیں اس ملک میں بھی تو صرف دو کے سامان نکال کر ایک رگ کو اس سے بنایا

بے یا اس وجہ سے نہیں ہے یہ تو اپنی لاکف پوری کرچکی ہیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب والا جیسا کہ ہمارے معزز بھر فرماد ہے ہیں کہ تمن رگ خراب ہیں  
علم میں ہمارے آیا ہے کہ بیاڈ کا بھی محکمہ وزیر موصوف کے پاس ہے، اس کی کچھ مشینزی نیلام کی جاری  
ہے، جو دو دن پہلے اس کا شینڈر اخباروں میں آچکا ہے کیا ان خراب مشینوں کو درست کرنے کیلئے وہ  
پرزہ جات آپ کے کام میں نہیں آتے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑوزیر:** نہیں جناب وہ اسکے پرزے نہیں ہیں جو بیاڈ ہے وہ یورچین کیونٹی کے  
حصہ ہیں جنکا وہ نیلام کر رہے ہیں۔ انکا اپنا نمازندہ آئیگا وہ آئے بھی تھے کہاں کا آکشن ہو گا وہ خود  
اس میں نہیں گے وہ خود اسکو آکشن کریں گے کہ رگ بیاڈ والوں کے پاس ہیں اور وہ جو ۱۹۷۴ء میں  
ہمارے پاس بی۔ ذی۔ اے تھے انکے کارخانے مختلف ہیں ان سے کام لیا ہے۔ اور یہ رگ اپنی لاکف  
پوری کرچکی ہیں سوائے اسکے جسکو آکشن کر دیا جائے یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ محکمے کی غفلت ہے ہر  
رگ کی ایک لاکف ہوتی ہے وہ اپنی لاکف مکمل کر چکے ہیں اور کھڑے ہیں سوائے اس کے کہ نیلام کیا  
جائے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** آپ نے یہاں صحیح حالت میں دو عدد اور یہ کام جو کیا ہے۔ ان دو  
سے کیا ہوا ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑوزیر:** چار رگ ہمارے پاس صحیح حالت میں ہیں تمن خراب ہیں ان تمن میں  
سے بھی ایک صحیح حالت میں ہیں جو کھڑی ہے جس کے لئے دو کے پرزے نکال کر ہم صحیح کر رہے ہیں  
اور چار رگ کے کام دیکھیں تو وہ اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں وہ کوئی میں کام کر رہے ہیں عبدالرحیم خان  
مندوخیل جناب آپ نے کہاں دو ایسے کھڑے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ باہمی تازعہ جو ہے لور الائی میں  
ایک خضدار میں تازعہ کے کتنے وقت سے ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑوزیر:** ان دونوں تازعات کے تغیری ہو چکے ہیں کیونکہ یہ سوال کافی پہلے کا  
تحا ایک لوٹی میں تھا جب سردار طاہر اور حفیظ لوفی سیٹ کا جھگڑا ہوا اور اسکی وجہ سے انہوں نے کھڑا کر دیا

وہ رگ اپنا کام مکمل کر رہا ہے اور دوسرا رگ بھی دوسرے سائیڈ پر اپنا کام کر رہا ہے، یہ دونوں اب کام میں پچھلے دونوں کام کر رہے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** کیا جن کو کام دیا گیا تھا وہی کر رہے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ:** دونوں رگ اپنے سائیڈ پر ہیں اور کام کر رہے ہیں اب کوئی تنازع نہیں تنازع کام کر دیا اب وہ ختم ہو گیا۔ (مداخلت)

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب یہ دو ایم پی اے کا جھنڈا۔ اور یہ رگ سرکاری کھڑے ہیں کیا یہ آپ کے کنشروں میں ہیں کس کے کنشروں میں ہے ایم پی اے کے قبضے میں ہے وہ اپنا کام لے رہے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ:** یہ دونوں ایم پی اے تنازع میں تھے جب سردار طاہر خان لوئی اور سردار حفیظ لوئی کا ہوا ان کے تین تین ٹیوب و لیز تھے اور جو پچھلے وقت میں طاہر صاحب نے دیئے تھے پھر حفیظ لوئی صاحب نے کہا چونکہ میں ایم پی اے ہوں، اسکا یہ ہوا کہ وہ اب طاہر لوئی صاحب کا کام مکمل کر کے اب دوسرے سائیڈ پر ہیں وہ بار خان کی طرف جا رہے ہیں، یہ رگ اب ہمارے کنشروں میں ہے اور کام کر رہے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** کام کر رہے ہیں نحیک ہے۔

### رخصت کی درخواستیں

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نحیک ہے نحیک ہے، رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو سکریٹری صاحب پیش کریں۔

**سکریٹری اسمبلی:** میرا سردار اللہ زہری صوبائی وزیر نے اطلاع دی ہے کہ چونکہ وہ کوئی میں موجود نہیں ہے اسلئے وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک انواع بھی گیا رہ مجاہب ڈاکٹر نثارہ چندر حیم خان مندو خیل سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب ہی۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** جناب والا زیر و آور کارروائی تو دیکھیں ایسے مسائل ہیں جناب والا جن کو پیش کرتا ہے اگر اجلاس چاری رہتا تو ہمدردار دادی ٹھکل میں لے آتے اس لئے آپ میری بانی کریں اجازت دے دیں یہ بڑے اہم مسائل ہیں یا ایسا ہے کہ آپ ایکٹھیڈ کریں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** آزیبیل ممبر میں مخالفت نہیں کر دیگا کہ زیر و آور زندگی کا ناپڑے میں ریکویٹ کروں گا آزبیل ممبر سے اور آپ سے بھی اگر وہ انتیق زیر و آور پر خواجہ ایک گھنٹہ ڈریٹ گھنٹہ پھر آدھا گھنٹہ ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ڈریٹ گھنٹہ دو گھنٹے تک وہ لے جاتا ہے اگر وہ جزو ایجمنڈے پر ہم چلے تو میرے خیال میں آج بڑے مشکل سے اسکو بھی پورا کریں گے۔

**پرنس موسیٰ جان:** سروہ گھنٹہ ڈریٹ کی کیا بات ہے جناب وہ بیٹھ جائیں تو یہ اس بیلی جناب ان کو دوٹ اسی لئے دیا گیا ہے کہ وہ بیٹھنے کی پروانگی ہے۔ ہم سب جو بیٹھے ہیں تو حکومت والے بھی بیٹھ جائیں ذرا آرام کم کر لیں کم کھائیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں جائیں گے لیکن بہر حال کیونکہ کارروائی زیادہ ہے اسلئے آپ ناراض نہ ہویں اس وامان کا مسئلہ کافی اہمیت کا حامل ہے انتہائی تو خیال ہے آپکا۔

**سردار محمد اختر میمنگل:** غیر سرکاری کارروائی میں میرے خیال میں قرار دادیں آئیں گی لاست جو ڈریٹ ہو گی وہ لاست میں ہو گی ابھی آپ زیر و آور بھیں نیکسیشن جو چار بجے رکھیں گے اس میں جو تحریک انواع ہیں بحث کیلئے بحث ہو رہی تھی آپ موجود نہیں تھے ہماری یہ خواہش ہے کہ زیر و آور کیلئے کچھ ناممکن دیا جائے کیونکہ کچھ مسائل ایسے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ویسے تو جیسے آپ فرمائے ہے ہیں یقیناً زیر و آور ہماری اچھی روایت بھی چلی ہے مگر

آج چونکہ اجلاس کا آخری دن بھی ہے اور اس پرورک بھی ہونا چاہئے اور ساتھ ہی تو اہم مسائل دو دو  
گھنٹے کے بحث کیلئے بھی منظور ہوئے ہیں مطلب اگر دو گھنٹے بحث ہوتی ہے تو چار گھنٹے اس میں لگ  
جا سیں گے اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر ہاؤس کی سیٹس ہے یہ نہیں ارشاد فرماتا ہے تو مجھے کوئی  
اعتراف نہیں اگر آپ کہتے ہیں کہ زیر و آور ہو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر آپ کہتے ہیں کہ آج اگر  
اسکو بہتر سمجھتے ہیں کیونکہ میں یہ عرض کر دوں آپ سب صاحبان سے کلام ایڈنڈ آرڈر کی بات ہو گی اس  
پر اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے تو جس پر آپ زیر و آور پر بولنا چاہئے ہیں اس میں بات کر سکتے ہیں وہاں  
پر میری رائے ہے ہاؤس کو دیکھ لجھے گا نہیں میں گزارش کرتا ہوں آپ سے نہ دیسے ایس آپ نوادی  
ہاؤس سر میں عرض کر رہا ہوں اگر آپ کہا ہاؤس ہے آپ کی چیز ہے آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** اگر آزیبل ممبر ٹریس کرتے ہیں تو ہم لوگ  
بنیخیں گے ہم لوگوں پر ضل ادھر ہی ہمارے ساتھ بنیخیں۔

**جناب اپنیکر:** مندو خیل صاحب میرا مقصد یہ نہیں میرا مطلب ہے بالکل ہواں لئے میں عرض  
کر رہا تھا۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** میں نے کہا ہماری ابھی یہ حالت ہے کہ آنحضرت  
بنیخی ہوئے ہیں کمزوری ہماری ہے آپ لوگوں کی نہیں۔

**جناب اپنیکر:** تحریک التوادی۔

**سردار محمد اختر مینگل:** آپ کا حال دیکھ کر ہم آپ سے صرف ہمدردی کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں  
کر سکتے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** شکر یہ آپ کی ہمدردی کا حقیقت میں ہماری  
حالات تو تحریک نہیں ہے۔

**جناب اپنیکر:** تو چیزے آپ فرمائیں آپ کی چیز ہے آپ کا ہے آپ نے فیصلہ کرنا ہے  
ایزو ویشن بس آپ ہیں بسم اللہ جی مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو نادی زیر و آور اور

ہاں مسٹر اختر جان میتگل ان ایز رپیکس پلیز۔

### (زیر و آور)

سردار محمد اختر میتگل: جناب اپنے کارکردگی کے نہایت ہی اہم مسئلہ یہاں پر بلوچستان میں اکاؤنٹنگ جزل کے دفتر میں کچھ ملازمین ہیں جن کا تعلق بلوچستان سے ہے پہلے تو ان کو دور دراز علاقوں میں گردیا آئندہ کے ملازمین تھے یا گریدی گیارہ کے کسی کو کوئی سے جو ہے اسیلہ کی طرف یا خاران کی طرف اس طرف والبندین کی طرف ٹرانسفر کیا گیا کچھ کو جو ہے بلوچستان سے جو ہے پنجاب ٹرانسفر کیا گیا۔ ایک گیارہ گرینڈ کے آفیسر ٹرانسفر کے پنجاب بھیجا جائے اس سلسلے میں انہوں نے مختلف پویشیکل لیڈر ان یا حلقوں کے جو نمائندے تھے ان سے رابطہ کیا رابطے کے بعد جناب اپنے کارکردگی میں چلا گیا اس پر کافی بحث ہوئی اس کے نتیجے میں انکو شوکا زنوش دیا گیا کہ آپ نے کسی پویشیکل یا اپنے حلقوں کے ایم این اے سے کیوں رابطہ کیا۔ اور اسکے بعد باقاعدہ نوکری سے فارغ کیا گیا۔ چار کے قریب آدمی تھے، جناب اپنے کارکردگی میں انکا شوکا زنوش کے یا انکی کاپی ہے جو انکو مہیا کی گئی ہیں۔ اور اس شوکا زنوش میں یہ دیا گیا ہے۔ You have approved the Auditor General of Pakistan through Political Leader and try to Political expression influence in the respect of service matters in the terms

اس کی وہ دی ہیں آج کل جناب اپنے کارکردگی میں اس علاقے سے تعلق رکھنے والے سینفر کے پاس جا کر اپر وچ کر دیا اس کی بنیاد پر انکو ٹرانسفر کر کے لاہور بھجوادیا گیا شوکا زنوش دیا گیا شوکا زنا کا انہوں نے صحیح جواب دیا اسکے بدله میں انکو نوکری سے خارج کیا گیا اکاؤنٹنگ جزل بلوچستان انکو فارغ کرنے کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ میرے خیال میں اس مسئلے کے سلسلے میں ٹریڈری پیش سے کیونکہ انکا تعلق اس علاقے سے ہے بلوچستان سے ہے اور ویسے ہی مرکزی حکومت میں نوکریاں مل ہی نہیں

رہیں دیے کوئی تو اپنی جگہ ہم سے آج کل مرکزی حکومت کی طرف سے جو جھوٹ بھی بولا جا رہا ہے وہ بھی آجکل کوئے کے مطابق بولا جا رہا ہے بہر حال ان لوگوں کو جو ملازمت سے فارغ کیا گیا ہے اسی علاقے کے تعلق سے پہلے ہی ہم شارٹج مرکزی حکومت میں ہماری ملازمتوں کا مرکز قرضدار ہے اور ہماری ملازمتوں کے اب تک اور اس کے باوجود آج کل جو گیارہ گرینڈ کے آٹھ گرینڈ کے جو ملازم میں ہیں ان کو فارغ اس بیان پر کیا جا رہا ہے کہ آپ لاہور جائیں اگر وہ لاہور نہیں گئے تو انکو فارغ کیا اور انکی جگہ پر جناب اپسیکر ایک ایسا ملازم ہے جس کا تعلق بھی لاہور سے ہے ایک سال سے وہ غیر حاضر ہے۔ ایک سال کے بعد اس کو شوکاڑ دیا گیا ہے اور جن کا تعلق مقامی علاقے سے ہے ان کو صرف تین دن یا ایک نہتے کے نوش پر ان کو نوکری سے خارج کیا گیا ہے۔ تو یہ میں گورنمنٹ کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کہ اکاؤنٹنent جزیل بلوچستان سے رابطہ کریں، کیونکہ انہیں اپروچ پر لانے پر کوئی افسوس کی جگہ ان کو فارغ کیا گیا ممکن ہے ہم سے زیادہ سفارش انکی چل گئی اس سلسلے میں کوئی اقدامات کریں۔ صحیح یہ جناب اپسیکر۔

**جناب اپسیکر:** ان کے نام آپ بتا دیں صحیح ہے۔  
**حاجی علی محمد نو تیزی:** جناب اپسیکر میرا بھی مقصد اے جی سے تھا یہاں کا اے جی ہمیں گورنمنٹ والے کے آیا یہ انکے اختیار میں ہے یا فیڈرل گورنمنٹ کے اختیار میں ہے پہلے ہم اپنے گورنمنٹ والوں سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** ہے تو فیڈرل کا حکم ہے۔  
**حاجی علی محمد نو تیزی:** فیڈرل کا حکم ہے لیکن اختیار میں تو ان کے ہے ہماری صوبائی گورنمنٹ کے اختیار میں بھی ۱۹۹۸ء میں نے اپنے فیڈرل دیے ہیں ابھی تک میرے پیے ریلیز نہیں کر رہے ہیں۔ وجہ کیا ہے یہ وجہ تھا یہ باتی جو میں اختر جان میں گل کی بات کی تائید کرتا ہوں بالکل انہوں نے ظلم کیا ہے ملک عبد الغفار نظری ہے دوسرا محمد قاسم کروان، دونوں کو بالکل نوکری سے نکالا ہے اور ایک ہے نادر انکو کراچی بھجا ہے ایک ہے مشاقي احمد انکو لاہور بھیجا ہے ایک سرفراز الدین انکو

راولپنڈی تبدیل کیا ہے ایک ہے علی محمود سب گیارہ گرینڈ کے ہیں ابھی گیارہ گرینڈ کے آفسروں کو آپ بیہاں نکالتے ہیں پنڈی لاہور تو ہم بلوچستان میں کیا کریں، اور یہ ہیں بیہاں کے قویٰ تو بڑا ظلم ہے، ابھی بجائے فیڈرل ہمیں اور طلاز مدت سے ہمارے اپنے ملازموں کو نکال رہے ہیں یہ تو ظلم ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اے جی والوں سے بات ہو۔ ہماری گورنمنٹ ان سے بات کرے، ظلم کیوں کر رہے ہیں محیک ہے یہ ہمارے عزیز رشتہ دار ہیں ہمارے پاس نہیں آئیں گے، کس کے پاس جائیں گے کسی کا تباadol ہوتا ہے ضرور اپنے ایم پی اے کو بولتا ہے۔ اپنے فنڈر کو بولتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ جناب اپنے کر اس کے متعلق اقدام کریں، گورنمنٹ کے ان کو واپس اپنی جگہ لا میں اور جو ذہن میں ہوئے ہیں۔ ان کو واپس لگائیں تو کری پر۔

جناب اپنیکر: شکریہ جی۔ عبدالرحیم خان مندوخیل جی۔

**عبد الرحیم خان مندوخیل:** جناب اپنے کریہ ہماری بد قسمتی ہے یہ ہماری ایک روایت بن گئی ہے کہ جو حکومت میں آتے ہیں جو انکو امانت دیا جاتا ہے وہ اس امانت کا ایسا طریقہ اختیار کرتے ہیں وہ اپنے تقسیم کرتے ہیں اور سب کچھ لے جاتے ہیں ابھی جناب والا ہمارے صوبے میں کچھ سیٹ ہیں مشریل اشاف کے لئے یعنی اے سی اور دوسرا سے پہلوں پر پرہوش کیلئے مشریل اشاف اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بغیر کسی کمیٹی کے بغیر با قاعدہ جانچ پڑتاں کے لوگوں کو با قاعدہ اے سی بنایا گیا ہے، چند کو اپنے کردیکھنے بعد میں آئیں گی ان پر تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام یہ ہیں۔

نمبرا-حامد کریم نمبر۲- محبوب علی نمبر۳- سکیل علی نمبر۴- محمد طارق

اب یہ 20 اکتوبر کو لگائے گئے کوئی ستم نہیں ہے کہ لوگوں کے لئے جب مشریل اشاف کا اور انکے پر موشن کا یعنی انکو حق دیا گیا ہے وہ تو سینکڑوں نہیں ہے انکا پراپرائزروں نہیں ہے جب کام کیا تو انکو پر موشن ملنا چاہئے، سب لوگوں کو چھوڑ کر 20 اکتوبر کو آرڈر ہوئے ہیں بلوچستان سروز اینڈ انڈمنسٹریشن ڈیسیرٹمنٹ کے سیشن ون سے دو یا تین کے بارے میں وہ الفاظ یہ ہیں کہ:

U, Against one in future vacancy again in future vacancy.

سب کچھ کمیشن ایجنسٹ لے لیتے ہیں اور جو زمینہ اور ہوتے ہیں انکو کچھ نہیں ملتا ہے، ہمارا مطالبہ ہے اسکے لئے قانونی انتظام کیا جائے اور جو لوگ اس اصول کے خلاف کمیشن دس فیصد لیتے ہیں ان کو منع کر جائے، ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (مداخلت)

جناب اپنیکر: اس سے قبل یہاں زیر و آور کیلئے فیصلہ ہوا تھا کہ ایک ہی ممبر ایک مسئلہ اٹھائے گا، آپ کا یہ تیسرا نقطہ ہے آج آپ کو اجازت ہے آئندہ خیال رکھئے گا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: ایک اور مسئلہ محکمہ پیاؤ نے دس اکتوبر کو 24 اکتوبر کے لئے اپنے رگز اوز و دری مشینری کے نیلام کا اشتہار دیا تھا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے تیس کروڑ روپے کا میٹریل دہاں پڑا ہوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کا نقصان ہے مہربانی کر کے اسکو نیلام نہ کریں اگر کوئی ضروریات ہیں دوسرے محکموں کو پی اچ ای یا ای یکیش بے انکو دیا جائے یہ ہمارے لوگوں کا بڑا سرمایہ ہے اسکو ضائع نہ کیا جائے اسکے ساتھ جا ب والائی پر انگری ایجوکیشن کا جو خرچ دیتے تھے کتابیں مفت دیتے تھے وہ ۹۸-۹۹ میں فرق کیا گیا ہے اور وہ یہ کتابیں ابھی نہیں دے رہے ہیں اکثریت جو بے ہمارے غریب بچوں کی ہے اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ پر انگری ایجوکیشن کی جو کتابیں یہ بچوں کو دی جائیں۔ مہربانی۔

جناب اپنیکر: کسی اور صاحب نے بولنا ہے تو اجازت ہے۔ جی ہمگی صاحب۔

میر محمد اسلم چکنی: جناب آج زیر و آور کافم کہہ اٹھاتے ہوئے ہیں اس ایوان کے توسط سے یہ کہوں گا کہ ہمارے وزیر خوراک صاحب اپنے بیانوں میں ہمیشہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ کسی قسم کی یہاں راشن کی قلت نہیں ہے لیکن میں انکو یہ بتادیتا چاہتا ہوں کہ گویا کہ اخباروں میں 75 کروڑ کے لوگوں کو تھیکہ دیتے جاتے ہیں۔ جناب یہ حالات ہیں یہ ذا کونزان ٹو نہیں ہے یہاں سُم ہے قانون ہے اصول ہے رد اف لاء ہونا چاہئے، جناب والا اسکے ساتھ ہیڈ فشریئر کوئی نے ایک شخص عبدالحق ہیدا نجیم گریڈ سترہ میں اپنا آرڈر کر دیا اس کی کوئی ایڈورنائزرنگ نہ کوئی انترویون کوئی اور چیز اب یہ جو ہے جناب والا اس کے ساتھ 156 جو نجیمیر کی پوست ہیں کریت ہوئے ہیں پہلے تو کریت نہیں ہوئے

ابھی سکریئری نے ایک کمپنی بنائی ہے وہ سڑہ گریڈ کے پوسٹ کی ہیں کیوں نہ انکو پبلک سروس کمپنی  
میں دیا جائے۔ اس کے معنی ہیں کہ آپ بات رہے ہیں یعنی ایک تمہارا ول آپ نے رکھ لیا ہمارے  
صوبے کے بچ کو الیغا نہیں ہوں ان کو آپ کوئی حق نہیں دیتے اور آپ نے کمپنی بنالی اور پھر یہ تقسیم ہو گا  
جو اصطلاح ہے بندرا بانٹ ہوئی تو جناب والا ہم اسکو خست پر و نیست کرتے ہیں یہ سروس جو بغیر جائز  
پر ہال کے بغیر قاعدے اور قوانین کے حکم ہوئے ہیں ان کو منسوخ کرنا چاہئے، اور آئندہ کے لئے  
جو سروس ہیں ان کا جو بھی پر اپ طریقہ ہے سب سے پہلے پبلک سروس کمپنی ان کے بعد جو مردہ طریقے  
ہیں اور یہ آپ کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتے کہ آپ جو ہیں جس طرح آپ کو اختیار مل گیا اور امامت سے  
پیسے بھی لے جا رہے ہیں سروس بھی لے جا رہے ہیں یہ لوگوں کا اعتقاد ختم ہو گا اور پھر پر و نیست میں  
لوگوں کو کوئتھیں آتا ہو گا۔ اس کے ساتھ جناب والا یہاں سبزی منڈی میں جو کمپنی اجھت ہیں  
یہاں مارکیٹ کمپنی نے باقاعدہ قانون کے تحت فیصلہ کیا تھا اور تمام ملک میں ایسا ہے کہ پانچ فیصد کمپنی  
سبزی اور میوے پر پھل تین فیصد بیجا اس اور غل پر لیکن یہاں کے منڈی کے کمپنی اجھت دس فیصد  
لیتے ہیں یعنی ہمارے صوبے کی معیشت کی بنیاد بھی ہے آج کل کے باقی دوسریں کوئی روزگار دیتا نہیں  
صرف یہ ہمارے دور کا مسئلہ ہے، لیکن اس روزگار کو اس طرح کیا ہے کہ غریبوں تک نہیں پہنچتی ہے یہ  
راشن جو سبیدی گذشتہ دنوں میان کیا گیا کہ سانحکر کروڑ ہماری حکومت ادا کر رہی ہے لیکن اس کے  
باوجود غریب جو ہیں ایک ہزار سے زیادہ کی آئنے کی بوری خرید رہے ہیں اور وہ بھی نہیں مل رہا ہے  
خاص کریں اپنے حلتے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ۷۳۔۷۴ء میں خضدار اور آواران ایک ہی ڈسٹرکٹ  
تحا اس وقت کا کوئی کوئی جیسی ہزار بوری برائے ایک ماہ تھا اور اب جا کر سات ہزار آٹھ سو بوری دو دنوں  
املاع کیلئے منصوص کیا گیا ہے جناب اپنے صاحب آپ کو علم ہو گا کہ چھٹے دنوں جب اختر جان کی  
محکوم حکومت تھی یہ مسئلہ آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں کہ میرے حلے میں جو راشن کا نیزہ ہے اسکو  
بند کیا گیا ہے اور آج تک اسکو نہیں کھولا گیا ہے اور ماں راشن کی بہت تھنگی ہے، اسکے علاوہ دو دنوں اگر  
صلع کو دیکھا جائے تو ۷۳۔۷۴ء آج کی جو پاپولیشن ہے بہت فرق ہے ضروریات زندگی زیادہ ہوتی

ہے لوگ زیادہ ہو گئے ہیں سات ہزار کھاں اور چھیس ہزار کھاں وزیر موصوف بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومت کی طرف سے میں یہ موقع رکھوں گا کہ جو سینہ وہاں میرے حلقے میں بند ہے اسکو فرمی طور پر کھولا جائے، اور راشن کا کوئی خضدار اور آواران کیلئے بڑھایا جائے۔

**جواب اپنیکر:** شکریہ بھی کوئی اور صاحب بولنا چاہے تھی سردارِ مصطفیٰ خان ترین صاحب۔ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپنیکر میں ذرا گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلوادہ ہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب خود اخباری بیان بھی دیا ہوا ہے کہ ہر گھر کو واپڈا کی مدد میں ایک کروڑ میں لاکھ روپے میں گئیں جہاں ہم لوگ واپڈا والوں کے پاس جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایسی اسکیم نہیں ہے یہ وزیر اعلیٰ نے اپنی طرف سے بیان دیا ہے ابھی سارے لوگ ہمارے عوام ہمارے گھر پر بیٹھے ہوئے ہیں بھائی گورنمنٹ نے آپکو ایک کروڑ میں لاکھ روپے دیتے ہیں اور آپ ہمارے کام نہیں کر رہے ہیں، ادھر سے گورنمنٹ والے وزیر اعلیٰ خود بیان جاری کرتا ہے کہ لوگ اس پر کیوں یقین نہیں کریں ابھی یہ گورنمنٹ والے یہ بات واضح کریں کہ آیا واقعی انہوں نے یہ اسکیم دی ہوئی ہے یا نہیں۔ ایک تو یہ وضاحت میں گورنمنٹ والوں سے چاہتا ہوں جناب اعلیٰ دوسرا بات یہ ہے جناب والا کہ جیسے سردار اختر اور دسرود نے کہا کہ یہاں تو ہمارے صوبے میں یہ روزگاری اتنی بڑھ گئی ہے کہ کل ہمارا خیال اخبار میں آیا ہوا تھا کہ زراعت میں چودہ سینتوں کیلئے چھ ہزار لڑکوں نے درخواست دی تھی ابھی جناب والا یہاں جو ولڈ بینک یا دوسرے مجھے جو کام کر رہے ہیں این بھی اوز وغیرہ یہ جناب والا ہمارے صوبے سے سنائے ابھی وہاں پنجاب سے آدمی یہاں بیٹھ ج رہا ہے، اور یہاں کام کرنے کے لئے آیا ہمارے صوبے میں ایسے لوگ نہیں ہیں کہ وہ یہاں کام کریں، کہ وہ پنجاب سے یہاں بیٹھ ج رہا ہے اور یہاں جو ہمارے لوگ جو سارے یہ روزگار بیٹھیں ہوئے ہیں لیکن گورنمنٹ والے اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہے کہ پنجاب سے جو لوگ آرہے ہیں یہاں کوئی ہیں ہزار روپے تجوہ اے رہا ہے کوئی پچاس ہزار روپے تجوہ اے رہا ہے کوئی ایک لاکھ روپے تجوہ اے رہا ہے، اس پر گورنمنٹ نے کبھی سوچا ہے اگر نہیں سوچا ہے تو گورنمنٹ والے صحیح کہیں گے کہ بھائی کم سے کم اس صوبے کے اتنے یہ روزگار

لوگوں کیلئے یہاں تو جگہ ہے اگر پنجاب والے یہاں آتے ہیں یہاں روزگار کر سکتے ہیں تو ہمارے یہاں کہ چیزوں کو کیوں اس میں بھرتی نہیں کیا جا رہا ہے پھر وہی بات آتی ہے کہ بھائی اگر اس ایکم میں اگر ہم نے پنجاب والا نہیں بھرتی کیا پنجاب والا نہیں لیا تو یہ ایکم جو ہے وہ بند ہو جائیگی، جناب والا یہ کب تک چلے گا کہ پنجاب کی جو مرضی ہو گی وہی ایکم بھی چلے گی اور اگر پنجاب کی نہیں ہو گی ہم لوگ کہیں گے کہ یہ ہمارا حق بتا بے ہمارے صوبے کا حق بتا بے کہ یہاں ایک انجینئر جائے: مکونی ملازم جائے یا یہاں ایسی جگہ پر لیکن وہ کہتا ہے کہ نہیں جی یہ ایکم پ ہو گی پنجاب کی مرضی سے اگر یہ پنجاب کی مرضی سے ٹلتی ہیں جناب والا تو ہمیں یہ ایکمیں نہیں چاہئیں ایک تو انکی مرضی ہو گی کہ پنجاب تو جناب والا میرے یہ دونقطے ہیں کہ آیا گورنمنٹ اس دونقطے پر کیا کرنا چاہتی ہے جو پنجاب سے لوگ آرہے ہیں، اس کو اسی طرح چھوڑ دیں گے یا وہ اس کے خلاف کوئی قدم اٹھائیں گے اور جو واپسی کے وزیر اعلیٰ نے خود اعلان کیا ہوا ہے اس پر بھی وہ کیا کہنا چاہتا ہے شکریہ جناب اپسیکر۔

**جناب اپسیکر:** شکریہ جناب میں ہاؤسن سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ نہیں وہ ہو گئے جواب دیں گے آپ وہ تو ہو گئے اس کے بعد پھر جب چاہیں اجلاس بلایا جائے آپ بتائیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپسیکر میری تجویز ہے زیر و آور کو ابھی واسنڈ اپ کر لیں اور کچھ ریز دیش ہے انکو واسنڈ اپ کر لیں اور دوسرا جولاہ اینڈ آرڈر پر دوسری جو adjourn motion بحث ہو رہی ہے اس کیلئے آپ پہنچ کا ٹائم رکھے مناسب نہ ہو گا۔

**جناب اپسیکر:** up to the house صاحب کیا کہتے ہیں مولانا صاحب مولانا صاحب۔

**سردار عبدالرحمٰن حسیتان:** پانچ بجے رکھئے۔

**جناب اپسیکر:** نہیں پانچ بجے تو نہیں چار سو گھنٹے کی بحث ہوئی ہے چار نیمیک ہے مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): چار سو گھنٹے کی بحث ہو گئی جناب اپسیکر On point of Order

**جناب اپسیکر:** ابھی یہ جو باتیں آئی تھیں جی تارا چند صاحب On point of Order

**ڈاکٹر تارا چند:** شکریہ جناب اپنیکر معزز ارکان نے سیاسی نوعیت کے مسائل پیش کئے میں آئیں  
کے قلور کے حوالے سے۔

**جناب اپنیکر:** زیر و آور پر بول رہے ہیں آپ

**ڈاکٹر تارا چند:** جی جی زیر و آور پر

**جناب اپنیکر:** یہ تو ختم ہو چکا ہے آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے جناب۔

**ڈاکٹر تارا چند:** کبھی تو ایک ایک گھنٹہ۔

**جناب اپنیکر:** چلے آپ بولئے میں نے کہا آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** میں جو مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں اپنیکر صاحب وہ سیاسی نہیں ہے۔ بلکہ اخلاقی اور

مزہبی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پیش کروں۔

**جناب اپنیکر:** جی بولئے بولئے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب اپنیکر مقدس مذہب اسلام کی تبلیغ اور تعمیق کیلئے صوبے کے مختلف

اخبارات کے میں بیچ پر بیان درونی جمع پر آیات لکھی ہوتی ہوتی ہیں، تو جب لوگ اخبار پڑھتے ہیں تو

اسکے بعد وہ اخبار فارغ کر کے یا تور دی کی تو کری میں پھیلتے ہیں یا پھر بزرگی مارکیٹ یا گوشت مارکیٹ

یا اس سے ہٹ کر دو کافوں پر بیچ دیتے ہیں تو نتیجہ یہ لکھتا ہے کہ وہاں پر اخبارات دو کافے اس استعمال

کرتے ہیں اور وہ جو لوگ اخبارات میں وہ لوگ جو چیز خریدتے ہیں، تو یقیناً وہ اخبارات پھر پھینک

دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں آیات کی تو ہیں ہوتی ہے تو میرا حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس سلسلے کو اور اس

تو ہیں آمیز اسکورو کے کیلئے کوئی اقدامات کریں شکریہ جی۔

**جناب اپنیکر:** جی مولانا صاحب جواب آپ دیگے یا نماز کے بعد ابھی دے رہے ہیں، جی

بولئے بسم اللہ

**مولانا امیر زمان (پنسر وزیر):** جناب اپنیکر پہلے تو میں قول تارا چند صاحب غیر اسلامی

باتوں کے پھر اسکے بعد وہ جو اسلامی باتیں ہیں اس پر آؤ گا جی جناب اپنیکر جہاں تک اکاونٹ

جزل کی بات ہو گئی ملازمین کے جواخت صاحب نے تجویز دی ہے اس میں اتفاق کرتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ساتھ یقیناً زیادتی ہے جو بلوجہستان کے لوگ ہیں اور میں سمجھتا ہوں یہ سارہ انسانی ہے یہ ملازمین کسی ایمپلے اے کے بھائی بھی ہو سکتے ہیں بجائے یہ کہ اس میں کسی سے سفارش کرایا ہو یہ کسی کے بھائی بھی ہو سکتا ہے اپنے بھائی کی بھی سفارش نہ کروں اور اپنے مثلاً فرض کرو چاہزاد بھائی کے بھی سفارش نہ کروں تو میرے خیال میں یہ بہت زیادتی ہے اب وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں کے آپس میں جھگڑا ہوا ایک زور آور تھا ایک کم زور تو کمزور زمین کی طرف چلا گیا اور زور آور اوپر ہے، اب وہ جو نیچے ہے وہ رور ہے ہیں ابھی زور آور نے اسکو کہا تھا آپ نے رو ہا بھی نہیں ہے، خاموش رہنا ہے اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میں ان کو ہدایت دیتا ہوں کہ دو اے جی آفس کے ملازمین کو بحال کر دیں منشیں اساف کا جو کس ہے اسکے متعلق میں نے پہلے بات کی تھی کہا گیا کہ یہ روں کے مطابق کارروائی ہے اور روں سے ہٹ کر کوئی پرموشن نہیں ہوا ہے تو پھر کچھ لوگوں نے درخواستیں دیں اور پچھ لٹکایات آگئیں، جیسا رجیم صاحب نے کہا ہے تو اس کے متعلق جو ہمارا پرموشن کا پورہ ہے اب از سرنو اسکا جائزہ لے رہے ہیں تو از سرنو جائزے کے بعد جو رپورٹ آگئی وہ پھر سب ساتھیوں کے سامنے ہو گی، وہ دیکھ لیں گے اور اس میں کوئی خرابی ہوئی نکال دیجئے، اور جہاں تک یہ روزگار انجینئر کی بات ہوئی پیر روزگار انجینئر کے لئے جو باقاعدہ پوسٹس ہے بجت میں رکھی گئی ہیں پھر ان انجینئروں نے ہڑتال کیا تھا اور جلوں کا لاتھا آپ حضرات کو سب معلوم ہے اور وزیر اعلیٰ کے ساتھ اگلی ایک میلنگ ہو گئی اس میں میلنگ میں ہم نے ایک کمپنی بنائی تھی کہ کمپیشن ہم نے تکمیل دی جس میں ان پیر روزگار انجینئروں کے نمائندے بھی موجود تھے میرے خیال میں اس د صاحب کی سربراہی میں تھا اس صاحب کی سربراہی میں ایک وہ کمپیشن ہے اور ساتھ اس میں بے روزگار انجینئر کے نمائندے بھی ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ یہ آسامیاں پبلک سروس کمپیشن سے کرائیں گے۔ اور یا وہ لوگ اس کمپنی کے سامنے پیش ہونگے اور انہوں نے یہ لیں گے اب یا انکی مرضی پر ہے اب جیسے وہ کہیں گے انکی ہر رضی کے مطابق یہ کمپنی ہی جو فیصلہ کر دیگی وہ بتائیں گے کہ پبلک سروس کمپیشن سے پر کرتا ہے یا اس کمپنی نے خود پر

کرتا ہے میرے خیال میں ایک سو باون بے روزگار انجینئر ہیں۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: جناب والا پیک سروس کمپنی سب سے بہتر ہے وہ اس کیلئے ہو۔

مولانا امیر زمان (سینئر منستر): اور جناب والا جہاں تک پرانگری انجوکمپنی کی کتابیں ہیں اسے متعلق میں نے پہلے یقین دہائی کرادی ہے کہ وہ ہم دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اخبار میں آ گیا ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نہیں دے رہے ہیں۔ اور جہاں تک گندم کی بات ہے اس کے متعلق قرارداد بھی ہے اور میں نے اس فلور پر آخر صاحب کے دور میں یہ کہا تھا کہ گندم میں پچھا ایسے زور آور لوگ بھی ہیں جن کا مقابلہ کوئی جیسی کر سکتا ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں لیکن بہر حال جہاں تک گندم کا مسئلہ ہے اور اسکے متعلق کی بات ہو گئی، ٹھیک کل فسٹر نے اس فلور پر دیکھا ہے کہ ٹھیک ابھی تک کسی کوئی دیا گیا ہے لیکن پچھا لوگوں نے درخواستیں دی ہیں کہ ایک سو ہیز روپیت پر ہم پاسکو سے ہم آپ کو دیں گے اور وہ درخواستیں ابھی تک زیر غور ہیں اور جہاں تک پچھا ایسے اضلاع ہیں جہاں پر گندم کی کمی ہے اور یا آئے کی کمی ہے اس کے متعلق ہم نے پہلے بات کر دی ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان کو اپنی مرضی کے مطابق گندم اور آنانہیں مل رہا ہے پھر قرارداد میں ہم نے یہ ترمیم بھی کروائی کہ آئے کی بجائے گندم دی جائے اور جہاں تک اخبار میں آتا ہے کہ گندم کی کمی نہیں ہے فسٹر صاحب کا بیان ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ ہماری ضرورت کے مطابق دہائی سے جو کچھ گندم مل رہی ہے وہ گندم کے شاک بیہاں پر پڑے ہیں اگر خدا نخواست کوئی ایسے حالات آگئے تو وہ ہم پورا کر سکتے ہیں جیسے پچھلے سال آگئے اور واپسی کے تحت نہیں بلوچستان کو کچھ پہیہ دے رہے ہیں میرے خیال میں یہ آخر صاحب کو یاد ہوگا کہ ایک کی میٹنگ میں ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ یہ جو بھلی کی مد میں نہیں پیے دے رہے ہیں یہ وعدہ مرکزی حکومت نے کیا ہے لہذا اب مرکزی حکومت نے وہ قرضہ بھی دینا ہے اور اس میں ہم نے گاؤں میں بھلی لگانا ہے تو مرکزی حکومت سے انکار کر دیا یہ جو قرضہ ہے یہ صوبائی حکومت نے دینا ہے اور اس میں تقریباً پچھ سات آٹھ میٹنے چلا ہے اس کے بعد جب مرکزی اور صوبائی حکومت کا آپس میں فیصلہ ہو گیا تو اس فیصلے کی روشنی میں صوبائی حکومت نے ایک پالیسی بنائی ہے وہ پالیسی

اس طرح ہے کہ ایک ممبر چاہتے ہیں کہ میرے حلقے میں ایک کروڑ میں لاکھ کی اسکیمات دیدیں تب وہ اس کے متعلق تجویز دے سکتے ہیں، اس کی انکو اجازت ہے اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ جیسا کہ پہلے پالیسی تھی کہ چھٹاون اور بارہ نوب ویل اسکے متعلق چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق انہوں نے چلانا ہے تو شب بھی تھیک ہے یہ پالیسی صوبائی حکومت کی بن گئی ہے اور ہم نے واپڈا کو تصحیح دی ہے کل پرسوں واپڈا والے مجھے بتا رہے تھے کہ اس سلسلے میں کسلنت بھی تعینات ہو گئے اور ہمارے واپڈا والوں نے اپنے لیوں پر سروے بھی کیا ہے لیکن ان کسلنت نے انہیں دوبارہ سروے کرنہا ہے اور انہیں دیکھنا ہے جہاں تک کچھ میری معلومات ہیں کچھ تارو غیرہ دیہاں تک پہنچ گئے ہیں جہاں تک وزیر اعلیٰ نے بات کی ہے وہ اس کو نیت فندہ کی بات کر رہی ہیں ایک کروڑ میں لاکھ کی اسکیم ہے اور پنجاب کی جو بات ہے کی نے کہا کہ ہم پنجاب سے پروجیکٹ ڈائریکٹر نہیں لے رہے ہیں اور ضرورت کے مطابق میکنیکل لوگ لے رہے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی بے انصافی ہے اور ہمارے یہاں میکنیکل لوگ موجود ہیں، اور بے روزگار ہیں یہ میکنیکل لوگ جو ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری ضرورت پر ہے، اگر ضرورت پڑے تو مجبوری ہے باہر سے بھی لینا ہو گا، اور اگر دوسرے صوبے سے لے لیں تو وہ پاکستان کے لوگ ہیں بے شک لے لیں۔ اور جو اخبارات میں آیا ہے کہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی یہ مسئلہ ہم نے پہلے بھی یہاں اٹھایا ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ سبھوں کے کریث ہیں ان میں قرآنی آیات ہیں، کہ اسیں تبدیلی کی بجائے قرآنی آیات کے اس کامضیون لکھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی بے حرمتی ہے اور یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اخبارات کی جو بے حرمتی جو ہم نالیوں اور گلیوں میں ڈالتے ہیں یہ بھی اسکے وہی الفاظ موجود ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو اخبار ہے یا کاغذ ہے اس کا اپنی جگہ پر احترام ہے، یا قلم ہے اس کا اپنی جگہ پر احترام ہے اب یہ ضروری ہے کہ اخبار ہے قلم ہے اس کی ہم اپنی جگہ پر احترام کر لیں لیکن جہاں تک قرآنی آیات کا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہئے، اس کے ساتھ میں ایک اور بات کا اضافہ کرتا ہوں کہ انہی اخبارات میں نوش قلموں کے تصاویر آتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں تو اس کا ہمیں شرم آ جاتا ہے ان طرح عورت کے اور مرد کے نوش فونو ایک ساتھ ہے جس سمجھتا ہوں کہ ہمارا کوئی بھی

معاشرہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا ہے تو ساتھا اس پر بھی پابندی لازمی ہے اس پر پابندی ہونی چاہئے  
شکر یہ۔

جناب اپنیکر: شکر یہ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب یہ واپڈاوالے جو دہاں پیٹھے ہوئے ہیں وہ ایکم کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ نے جو ایکم پچھلے سال دیئے ہوئے تھے ہم اپر عمل کر رہے ہیں ہم کہتے ہیں اس نئی ایکم کے تحت کریں جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ہم جو ایکم دیں گے جہاں پائچھے کھبے کی ضرورت ہے یا ٹرانسفر مرکی ضرورت ہو لیکن وہ کہتے ہیں کہ جو ہم نے پرانتا ہے وہ کرو دیا ہے اسکے متعلق آپ کیا کہتے ہیں مولانا امیر زمان سینئر فسٹر اس کے متعلق میں نے کہہ دیا ہے ایک ایکم ہے جو مرکزی پی ایچ ڈی میں ہے، وہ پچھلے سال ہمیں پائچھے سو گاؤں بلوجتن کو بجلی کے لئے دے رہے تھے ہم نے دہاں ایکنگ کی مینگ میں یہ مسئلہ اٹھایا کہ پائچھے سوکی بجائے ہمیں ہزار دیا جائے تو یہ ہوا کہ نہ تو پائچھے سو ملے اور نہ ہزار ملے بات اس طرح ہو گئی۔

مولانا عبدالواسع وزیر: جو سردار صاحب کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے اس کے متعلق سی ایم نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایک کروڑ ہمیں لاکھ کویت فنڈ سے فی ایم پی اے کو ملے وہ پائچھے کھبے دیتے ہیں کوئی چار ٹرانسفر مددیتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے کام جو آپ دیتے ہیں اسکے متعلق اس وقت یہ فیصلہ ہوا لیکن اب واپڈاوالوں کو اب جبکہ نئی لست دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کوئی نئی لست لیتے نہیں ہے۔  
سردار صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ۔

مولانا امیر زمان سینئر فسٹر: میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ پچھلے سال جن لوگوں نے کویت فنڈ سے بجلی کے لئے تجاویز دی ہیں اگر کوئی ایم پی اے حضرات اپر اتفاق کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میری وہی تجاویز ٹھیک ہیں تو صحیح ہے میں نے یہ وضاحت کی ہے کہ کوئی ایم پی اے صاحب چاہتے ہیں کہ میں نے اس میں تبدیلی کرنا ہے میرے کسی جگہ وہ کھبے کی ضرورت ہے کسی جگہ دو ٹرانسفر مرکی ضرورت ہے۔ اس طرح کی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں وہ کر سکتے ہیں یہ صوبائی حکومت کی ایک پالیسی ہے

اگر واپڈا اولے نہیں مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں یہ نہیں ہے ہم بھجوار ہے ہیں اسکو وضاحت کر دیں گے کہ یہ صوبائی حکومت کی پالیسی ہے اسکے مطابق کریں۔ واپڈا کے پچھلے سال کے پیسے ہیں یہ صحیح ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** آپ یہ کہ دیں بعض مجرمان کو پوتہ ہی نہیں ہے کہ وہاں کام کے لئے کھبے وغیرہ پہنچ گئے۔ یہ مسئلہ ہے واپڈا اولے پہلے کے مطابق کر رہے ہیں اب واپڈا والوں کو کہہ دیں کہ متعلقہ مجرم سے آپ تجاویز لے لیں، چاہیں وہ ایکم پہلے والی دیتے ہیں یا نہ دیتے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** جناب والا میں اسکی وضاحت کروں گا جناب والا میری اپنی ایکمیں پندرہ دن پہلے چل گئیں، واپڈا والوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے اس کے متعلق کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی اور مولا نا صاحب نے بھی کہا ہے کہ اور سردار صاحب نے بھی پوائنٹ نوٹ کیا ہے اگوہدایت ہے کہ جو مجرم کوئی ایکم دینا چاہتا ہے تو ایک کروڑ میں لاکھ تک کے زمرے میں آتا ہے ابھی یہ میرا اپنا علاقے کا سروے پندرہ دن پہلے ہو گیا ہے ہم اگوہدہ بارہ ہدایت دے سکتے ہیں اگوہدایت کوئی پرانے کی پابندی نہیں ہے کوئی مجرم ابھی تھی ایکم دینا چاہتا ہے، دے سکتا ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب والا میں خود ان کے پاس تین دفعہ گیا ہوں آپ تو وزیر ہیں شاید انہوں نے آپ کی بات نہ مانی ہو گی، لیکن میں خود گیا ہوں انہوں نے انکار کیا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر):** نہیں ان کو ہدایت کر دیں گے کہ ایسی کوئی پابندی نہیں ہے وہ عمل کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی عبد الرحیم خان۔

**عبد الرحیم خان مندو خیل:** جناب عرض یہ ہے کہ جو انہوں نے فرمایا انجینئر کی پوسٹ کے بارے میں کہ کمیٹی ہنائی ہے کہ وہ پہلاں سروس کمیشن کے پاس بھجوایا جائے یا کیا کیا جائے کہ اس میں انجینئر کی بڑی تعداد میں ایسوی ایشن ہیں انجینئر ان کے مجرم ہیں میں وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ان انجینئر کو اس کمیٹی میں شامل کریں۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: اگر یکچھ انجیز ہیں وہ بھی شامل ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں کئی اور ایسوی ایش ہیں جو ان کی ساتھ نہیں ہیں۔ وہ اسکے ساتھ ملحق نہیں ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: یہ سب شامل کر لیں گے صحیح ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: صحیح ہے۔

جناب اپنیکر: اجلاس کی کارروائی چار بجے تک کیلئے متوجی کی جاتی ہے۔

اجلاس کی کارروائی دوبارہ چار بجے کرنے کا پیشہ منٹ پر زیر صدارت جناب اپنیکر میر عبدالجبار دوبارہ شروع ہوئی۔

جناب اپنیکر: اب عصر کی اذان ہو چکی ہے اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے متوجی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب اپنیکر چار بجکر جیپن منٹ پر دوبارہ شروع ہوئی۔)

جناب اپنیکر: مشترک تحریک ذا کمرٹ تارا چند۔ عبدالرحیم مندوخیل۔ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین ان میں سے کوئی ایک پیش کریں۔

## ڈاکٹر تارا چند: تحریک التو انبر ॥

میں درج ذیل فوری نویت کے حامی مسئلہ کا نوش دیتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ مورخ ۱۳! مئی روز نامہ جنگ اور دیگر اخبارات کے اشاعت کے ذریعے بلوچستان کے مقامی افراد نے محکمہ بہبود آبادی کے آسامی کے دیے گئے اشتہارات کے تحت اپنی درخواستیں بعد اسناد جمع کروا میں اور مقرر کردہ تاریخ میں سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہو کر انترو یو ڈے بعد میں چیزیں میں اور اراکین سلیکشن کمیٹی نے انترو یو میں کامیاب ہونے والے ۷۲ امیدواروں کو اپاٹنمنٹ آرڈر جاری کئے بعد ازاں ملازم میں محکمہ بہبود آبادی میں اپنی خدمات انجام دے کر تجوہ اپنی بھی وصول کرتے رہے جو ہی صوبائی حکومت کی تدبیلی و قوع پذیر ہوئی محکمہ بہبود آبادی کے آفیسر شاہی نے وفاتی سیکریٹری کی طلب

بھگت سے کسی نوٹس وجہ کے بتائے بغیر اپنی ایک جنپش قلم سے بھرتی شدہ ملاز میں کو فارغ کر دیا جس سے مقامی غریب ملاز میں بے روزگار ہونے کی وجہ سے معاشری پریشانی میں جلا ہو گئے اور یہ اقدام حکومت کی طرف سے معاشری قتل کے مترادف ہے لہذا اسلامی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے اور صوبائی حکومت غیر منصفانہ اقدام پر ۳۷ ملاز میں کی بھالی کی سفارش کرے۔

**جناب اپیکر:** ٹکریہ تحریک یہ ہے کہ مورخ ۱۳ امسی روز نامہ جنگ اور دیگر اخبارات کی اشاعت کے ذریعے بلوچستان کے مقامی افراد نے ملکہ بہبود آبادی میں دیئے گئے اشتہارات کے تحت اپنی درخواستیں ہمداہ اتنا و جمع کروائیں اور مقررہ تاریخ پر سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہو کر انٹرو یوڈینے کے بعد جیسا کہ میں سلیکشن کمیٹی نے انٹرو یوڈین کا میاپ ہونے والے ۱۳ امیدواروں کو اپوائیٹ منٹ آرڈر جاری کئے بعد ازاں ملاز میں متعدد ماہ تک ملکہ میں اپنی خدمات سرانجام دے کر اپنی تجوہیں بھی وصول کرتے رہے جو صوبائی حکومت کی تبدیلی وقوع پذیر ہوئی ملکہ بہبود آبادی کی افسرشاہی نے واقعی سیکریٹری کی ملی بھگت سے کسی نوٹس یا وجہ بتائے بغیر ایک ہی جنپش قلم سے ٹیکریام کے ذریعے بھرتی شدہ ملاز میں کو فارغ کر دیا جس سے مقامی غریب ملاز میں بے روزگار ہونے کی وجہ سے معاشری پریشانی میں جلا ہو گئے اور یہ اقدام حکومت کی طرف سے معاشری قتل کے مترادف ہے لہذا اسلامی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے اور صوبائی حکومت غیر منصفانہ اقدام پر ۳۷ ملاز میں کی بھالی کی سفارش کرے۔ اس تحریک کے محیکین میں عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین بھی شامل ہیں آپ اسکی ایڈیمیز بلڈنی پر بات کریں۔

**ڈاکٹر تارا چندر:** جناب اپیکر یہ ایک کثیف حقیقت ہے اور حق ہے کہ ملک کے حکمران طبقہ نے جب بھی موقع ان کو ملا پا کستان میں بننے والی اقلیتوں کیخلاف سازش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جدا گاند انتحابات طرز عمل اس ملک میں اس عمل کی ایک کڑی ہے۔

**سعید احمد ہاشمی:** جناب اپیکر پوائیٹ آف آرڈر جناب عالی اس کی ایڈیمیز بلڈنی پر بات ہوئی چاہئے یہ تو ڈیپٹ شروع ہو گئی ہے کیا آپ نے اجازت دے دی ہے۔

**جناب اپنیکر:** میں نے ان کو کہا ہے ایڈ میر بلٹی پر بات کریں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب میں اس کی ایڈ میر بلٹی پر آ رہا ہوں جلدی تو ہائی صاحب کو نہیں ہے جناب اپنیکر حکمران طبقہ کی جانب سے پرانے زخم ابھی نمیک ہی نہیں ہوئے تھے تو یور و کریسی اور حکمران طبقہ نے صوبے کے اقلیتی عوام پر ایک کاری ضرب لگائی اگلی حقوق پر مسئلہ یہ تھا کہ سابق صوبائی حکومت کے رخصت ہونے کے بعد ہی اسکے فوراً بعد عکسہ بہبود آبادی کے ۲۷ ملاز میں کو بر طرف کیا گیا، کسی وجہ بتائے، آج صوبے میں خصوصاً اور پورے ملک میں اقلیتی عوام اور اقلیتی افراد سوچنے پر مجبور ہیں کہ آیا اس قسم کی کارروائی اس قسم کا ناروا سلوک ہمارے ساتھ کیوں روکھا گیا میں سمجھتا ہوں کہ ان افراد کو نکالا گیا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** جناب اپنیکر مذہبی منافرت پھیلارہے ہیں آپ لوگوں کو حقوق اس ملک میں حاصل ہیں جو کسی اور ملک اور دین میں حاصل نہیں ہے یہ مذہبی منافرت پھیلارہے ہیں اپنے پوائنٹ پر بولے بے شک ہم اس پر کچھ نہیں کہتے ہیں مذہبی منافرت پر ہم نہیں سننا چاہتے ہیں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** مندو خیل صاحب آپ ذرا سین کسی ملک میں اقلیتوں پر کبھی ظلم نہیں ہوا ہے ہمیں لوگوں نے اسلئے نہیں بھیجا ہے کہ ہم بھاہ پر کرسیوں پر بیٹھ کر آپ سے بات کریں اور آپ کی تقریبیں نہیں ہم جج کی بات کریں گے کم از کم اتنا حوصلہ تو رکھیں کہ ہم آپ کو کیا کہد رہے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** جناب اپنیکر ج بو لیں مذہبی منافرت نہ پھیلائیں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** یہ مذہبی منافرت نہیں ہے مذہبی منافرت حکر انوں کی طرف سے پھیلائیں گے ہیں جبکہ اس کے ہمارے پاس ثبوت ہیں جناب میں بات کر رہا ہوں کبھی ہائی صاحب انتہے ہیں کبھی مندو خیل صاحب انتہے ہیں میں بیخوں گا سارا دن نہیں کھڑا رہوں گا جناب اپنیکر ان ملاز میں کو جو نکالا گیا ہے ان کا تعلق اقلیتی برادری سے تھا میں مانتا ہوں ان میں کچھی چھیس کا تعلق اقلیتی برادری سے تھا باقی مسلمان بھائی تھے وہ کوئی گریڈ کی پوسٹ پر نہیں تعینات تھے وہ چپراہی اور ذرا سیوری کی پوسٹوں پر تھے لیکن اس متعصب افسرشاہی نے اور حکمرانوں نے انکو ان چھوٹی پوسٹوں پر بھی برداشت نہیں کیا

ان کو کیا اس میں میں نے کوئی تعصب کی بات کی ہے یہ ایک حقیقت ہے فرق کہاں سے شروع ہوا تجزیب کہاں سے شروع ہوئی میری طرف سے تو نہ ہوئی، میں اسلامی میں یہ بیان کرتا ہوں وہ کوشاوزیر ہے سارے وزراء صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں کون اپنے حلے کے لوگوں کو پرائزی نہیں دیتا ہے خود مندوخیل صاحب نے سارے ژوب کے آدمی لگائے تھے ابھی میں آن دی ریکارڈ بات کر رہا ہوں اگر ہم نے یہ بچپس یا چھپس آدمی لگائے تو کونا ظلم کیا کونا ہم نے ملک کے خلاف سازش کی جناب اپنکے ایکہ میرے بیٹھی پر بات کریں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپنکے کو اس بات کا ہے کہ اقلیت اس ملک کے اتنے ہی وفادار ہیں اتنے ہی مغلص ہیں جتنے اس ملک کا عام شہری لیکن انہوں اس بات کا ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ اتنا فرق کیوں رکھا جاتا ہے اتنی تفریق کیوں رکھی جاتی ہے تاریخ گواہ ہے کہ جب سے اس ملک میں جدا گانہ طرز انتخاب راج ہوا تو ہم نے اسکی مخالفت کی ہم نے کہا ہمیں جدا گانہ انتخاب نہیں چاہئے ہم اس ملک کے شہری ہیں اگر ژوب سے اگر ایک ہندو اگر مندوخیل صاحب کو ووٹ دیتا ہے تو ہمیں خوشی ہو گی ہم نے کب کہا کہ ہمیں جدا گانہ طرز انتخاب کے تحت آپ ہمیں اسلامی میں بھیجیں ہم وہ لاچی لوگ نہیں ہیں کہ نہ ہمارے لوگ لاچی ہیں کہ ہمارے لوگوں نے تو فرق نہیں رکھا۔

جناب اپنکے: ڈاکٹر تارا چند صاحب آپ کی تحریک میں ہندو اور مسلمان کا لفظ نہیں ہے ۲۷ ملازمین کا لفظ ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: میں اسی طرف آ رہا ہوں کہ جناب اصل وجہ کیا تھی اگلی اصل وجہ یہ تھی کہ انکا تعلق ہندو برادری سے تھا۔

جناب اپنکے: تحریک میں نہ ہندو کانہ مسلمان کا لفظ ہے صرف ملازمین کا لفظ ہے بس اس پر اپنی بات کو رکھیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپنکے میں اسی کے متعلق بات کر رہا ہوں اور اسلامی قلعہ پر کہہ رہا ہوں کہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں اگر کوئی بھی یہ ثابت کر دے کہ یہ بھرتیاں قواعد و ضوابط بخلاف ہوئی ہیں میں اسلامی کی

اس رکنیت سے استعفی دیدوں گا باتی یہ سمجھ کر کہ ان کا تعلق اقیت سے تھا یہ ظلم ہے اور اس ظلم کے خلاف قومی اکسلی میں اپنی پارٹی کے توسط سے پارٹی ممبران کی طرف سے آواز انھائی ہے صدر صاحب سے ملاقات کی نواز شریف کو مراسلے بھیجے صوبائی حکومت سے آہ و پکار کی ریلیاں منعقد کیں لیکن اس ملک میں تو وہ کیا کہتے ہیں اندر ہر گزی چڑپت راج ہے کوئی سننے کو تیار نہیں ہے، ہم کس سے بولیں ہماری اس۔ اکسلی میں ایسی رکنیت کا کیا فائدہ۔

**جناب اپیکر:** شکریہ جی عبدالرحیم خان مندو خیل دوسرے محرك ہیں آپ اس کے متعلق بات کریں گے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** جناب ہم اسکے محرك ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی کے ساتھ کوئی امتیاز ہو ہمارے آئین میں ہے اور ہمارے آئین کے پرچل آف پالیسی میں ہے کہ اقلیتوں کی ساتھ ہم نے ایسا روایہ اختیار کرتا ہے کہ ہم انکو برادری پر لا میں اسکے ساتھ امتیازی سلوک ہوں میں یہاں عرض کر رہا ہوں کہ آنر سبل ممبر نے اپنے بھائیوں سے یہ گلہ کیا ہے کہاب ہم وہ ہیں متاثرہ لوگ بن گئے ہیں اب اس میں اگر ہمیں سروں مل گئی ہے تو ہمیں اسی خصوصی طور پر اس بنیاد پر کیوں ہمارے ان لوگوں کو سروں سے نکلا جا رہا ہے یعنی یہ ایک حق بجانب گلہ ہے اور حق بجانب احتجاج مطالبا ہے اس میں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اس میں فلاں تعصب ہے فلاں تعصب ہے بات صرف یہ ہے کہ ایک اہم مسئلے اسکو بحث کیلئے ایڈٹ کیا جائے۔

**جناب اپیکر:** شکریہ جی کون وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

**سعید احمد ہاشمی وزیر:** جناب میں اس کے متعلق یہ کہوں گا کہ یہ کوئی فوری اہمیت کا معاملہ نہیں ہے۔ ان کو پہلے ہی موقع پر اسکولا ناچاہئے تھا، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہ تحریک اتو آرڈر نہیں ہے، لیکن چونکہ اس پر اتنی بھی چوڑی تقریر ہوئی تو بہتر ہو گا کہ میں اس کی وضاحت کر دوں کہ اس میں اگر کوئی یا لمبی ان تقریریوں میں کیا تھا جناب اپیکر تینی میں کو یہ ایڈٹ رہنا 20 جون کو انترو یو لے لیکن جوانہوں نے کمپنی انڈر رول تکمیل دی تھی اس کمپنی نے صرف انکو رکو منڈ کرنا تھا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ان کا اپنا وزیر جناب بیٹھا ہوا ہے وہ خود اس کی وضاحت کرے کہ بات کیا ہے کہ مسئلہ کیا ہے باشی صاحب کا کام نہیں یا یہ محکمہ بھی وہ لے لیں۔ وہ خود بیٹھے ہوئے۔

جناب اسپیکر: یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔

سعید احمد ہاشمی وزیر: جناب میں اس پوائنٹ ہی کی طرف آرہا ہوں کہ یہ معاملہ اس وقت کا ہی نہیں ہے جب شوکت بشیر وزیر تھا۔

ڈاکٹر تارا چند: جب مشریق ہوئے ہیں وہ خوب بات کریں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: جناب اصل مسئلہ یہ ہے کہ خود وزیر صاحب نے کام کیا ہے وہ اس کو جھیٹا کریں کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

جناب اسپیکر: ان کو بات کرنے دیں پھر وزیر صاحب بات کر لیں گے۔

سعید احمد ہاشمی وزیر: تو جناب اسپیکر جب ایک کمیٹی انڈر رولز بنائی جاتی ہے وہ کمیٹی صرف ناموں کو رکنڈ کر سکتی ہے۔ کمیٹی اس میں پوائنٹ کرنے میں فیڈرل گورنمنٹ ہے فیڈرل مشری ہے کیونکہ پالپیشن ڈپارٹمنٹ کے سارے فنڈز وہاں سے آتے ہیں۔ کمیٹی اختاری وہ ہے ایکھی اس وقت یہ ہوئی کہ ہمارے پالپیشن کی صوبائی مشری سے کافیوں نے یہ نام فیڈرل گورنمنٹ کو نہیں بھیجے اور انہوں نے اپر نہیں کئے جب یہ ایک نوٹ میں لایا گیا جب انہوں نے سات جولائی کو ہمارے محرک جب وزیر نہیں تھے، تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ آرڈر نہیں ہے، تو وہ کاپی میرے پاس ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ

would to make the property of the house  
Irregular appointments made by pwd balochistan they

آتی ہے تو نا نہیں ہوئی کہ کئی محکموں میں ایسے ایکل کام ہوئے تو وہ تمام کے تمام اپاٹنمنٹس کو کیسل کیا گیا ایک کمیٹی بنائی گئی اور پھر یہ فیصلہ کیجئے نے کہ دوبارہ سے ان بچوں کو یا بچیوں کو موقع دیا جائے گا

ان انڑو یو میں آنے کا جگہ اب اشتہارات اخباروں میں آرہے ہیں اس کیس میں بھی 20 اکتوبر کا ان ویکنیوں کو دوبارہ مشغیر کیا گیا ہے جس میں انکے برادری کے بھی ہونگے ان کے بھی ہونگے شہر کے بھی ہونگے مسلمان ہندو کی بات نہیں ہو رہی ہے پھر وہ پچھے یا پچھاں جو انڑو یو میں پاس ہونگے انکے نام و فاقی حکومت کو بھیج جائیں گے اور کمپنٹ اتحارثی پھر اس کو اپروکر گیلی یا اس کی کہانی ہے یہ ہوا ہے۔

**پرنس موکی جان:** جناب وہ کہہ رہے ہیں کہ دوبارہ ان کمپنٹ کو بلا یا جایگا آیا اس حکومت میں وہ نام ہے کہ ایک پوسٹ کیلئے چھ ہزار آدمیوں نے نام دیئے تو یہ ہو گا کہ جو وہ چاہیں گے جناب یہاں یہ ہو رہا ہے کہ ایک اور سینئر کی جگہ ایکیں بھرتی ہو رہے ہیں میں نام آپ کو دے سکتا ہوں دو وزیروں نے بھی کئے ہیں مسلم گیا کے وزیروں نے کئے ہیں۔

**جناب اپنیکر:** پرنس صاحب آپ تشریف رکھئے۔ قواعد کے مطابق ہو گا بات ہو رہی ہے ایڈ مزبلیٹی کی اور کوئی بات اب اسوقت نہیں ہو رہی ہے۔ آپ نے اس سے باہر نہیں لکھنا ہے یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران وزیر:** جناب جیسا کہ یہ ملکہ نوٹی وفاقی حکومت کا ملکہ ہے اور اس کی تمام تر پوئیں یہ وفاقی حکومت ہی کرتی ہیں اور جتنا میں ثابت کر سکتا ہوں کہ جس وقت ڈاکٹر را چند مشرحتے انہوں نے ان کو بھرتی کیا اور انہی کے دور میں انکو فارغ کیا گیا۔ اس وقت خود یہ مشرحتے جب انکو فارغ کیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان میں بھی بھی اقلیتوں کی ساتھنا انصافی نہیں ہوئی ہے بہ نسبت دوسرے صوبوں کے بہ نسبت ایسی کوئی تفریق نہیں ہوئی ہے کہ ہماری اقلیتی برادری کو کوئی دکھ ہو، کوئی تکلیف یہ بھی نہیں ہوا اور ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ڈاکٹر صاحب سے جناب اپنیکر یہ جو کہہ رہے ہیں اقلیتوں کو بہتر کیا گیا آپ ڈاکٹر صاحب یہ ثابت کر دیں گے کہ میری کرپچن کیوںیں کا ایک بندہ بھرتی کیا آپ نے اپنی برادری کے بھرتی کے آپ نے مسلمان بھائیوں کو بھرتی کیا اس میں یہ ثابت کریں اور میں یہ بالکل آپ کو ثابت کرتا ہوں کہ آپ کے نام میں آپ نے بھرتی کے اور آپ کے نام میں یہ بندے فارغ ہوئے 17 جولائی کو یہ بندے فارغ ہوئے اس وقت

آپ خود مشرحتے۔

**جناب اپسیکر:** چنانے باسم اللہ خان کا کررہ۔

**بسم اللہ خان کا کررہ:** جناب یہ کہا گیا ہے کہ پریم گورٹ کے فیصلے کے مطابق 8 جنوری 1993ء ان کی تعیناتی وفاقی حکومت کر گئی اور انکی تعیناتی کے احکامات و فاقی سیکریٹری نے دیے تھے، تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر جب پریم گورٹ کا فیصلہ ہے یہاں پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی ہے اور انکی تعیناتی وہ کر سکتے ہیں اور صوبائی حکومت کا کوئی دش نہیں اور یہ پریم گورٹ کا فیصلہ ہے۔

**جناب اپسیکر:** یہ پریم گورٹ کا فیصلہ ہے۔ شیخ جعفر خان مندو خیل۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر):** جناب یہ اس طرح ہو گا کہ جس طرح ایک پلک سروں کمیشن ایک امتحان لیتا ہے وہ خود ہی اپاٹمنٹ آرڈر شروع کرے یہ تو ہونیں سکتا اپاٹمنٹ اتحاری گورنمنٹ ہوتی ہے یہ رکنڈنگ اتحاری ہوتی ہے جو امتحان وہ لیتے ہیں وہ گورنمنٹ کو فٹ اپ کرتے ہیں آرڈر گورنمنٹ شو کرتی ہے ان کا بھی ہے کہ اسکے لئے ایک کمیٹی بنی تھی وہ رکنڈنگ اتحاری ہوتی ہے اور اس کی اپاٹمنٹ اتحاری وفاقی سیکریٹری اور وفاقی حکومت ہوتی ہے۔ وہ کیس فیڈرل سیکریٹری تک گیا نہیں انہوں نے خود ہی اسکو یہاں نوینقائی یہ فیصلہ سرے سے ہی عاطل تھا یہ کوئی اپاٹمنٹ میں نہیں تھی اگر میں کل کسی کو کہہ دوں کہ کل سے تم وزیر ہو یا کوئی افسرا اپنا اختیار سے بالآخر گا وہ وہی اسکو چیخ کرے گا۔

**جناب اپسیکر:** شکریہ آپ اپر بولنا چاہتے ہیں بولئے۔

**پرس موسیٰ جان:** جناب مشری صاحب نے کہا کہ کوئی فیڈرل گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے جناب اس کا ایک شو پسلے آیا یہاں پر وفاق کا معاملہ تھا تو مشری صاحب نے کہا کہ یہ وفاق کا معاملہ ہے تو ہمارے وزیر صاحب جناب یہاں کے وزیر پچاس تک پن ہزار روپے میں کا لے رہے ہیں گا زی میں بیشتر ہوئے ہیں پھر ان کو ہٹاؤ پھر ان کا کیا مقصد ہے۔ انہوں نے کمل کہا کہ یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے تو انکا وزراء کا کیا فائدہ ہے۔

**جناب اسپیکر:** انہوں نے کہا کہ یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے اور میرے پاس اس کا ایک بیپر بھی پڑا ہوا ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں تو میں آپ کو شاہکار ہوں یہ مرکزی حکومت آپ کی صوبائی حکومت کو آیا ہے اس کی کاپی ہے، میرے پاس اس کا عنوان ہے۔ "Irregular appointments made by pwd Balochistan." اس کی کاپی آپ سب کے پاس ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ اپنکی طریقہ کار کے مطابق نہیں گی کیونکہ اور آپ انہوں پاٹھکوں کرتے اور اس کی منظوری مرکز سے لے لیتے کیونکہ یہ مرکز کا محمد تھا خود آپ اس کو پاٹھک کرتے اور منظوری لے لیتے اور یہ بات آپ لوگوں سے رہ گئی اور اگر اس وقت اس کو آپ ریکووکر کرتے تو اس طریقہ کا رکاو اقتیار کر لیتے۔

**ڈاکٹر تاراچند:** جناب جوبات سعید احمد باشی صاحب نے یا مندوخیل صاحب نے کی جناب اس میں کوئی صداقت نہیں ہے میں اس کا جواب ہوت کے ساتھ دے سکتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنکی اخراجی وفاقی حکومت ہے۔ فیڈرل سینکریٹری ہے تو مجھے یہ ثبوت دکھائیں کہ مجھ سے پہلے جو مفسر صاحبان گزرے سردار چاکر خان ڈوکی، جام اکبر صاحب یا اس سے پہلے سردار کھیڑہ ان صاحب انہوں نے کس فیڈرل سینکریٹری سے اسکی اپرالی تھی کوئی نہیں لی تھی، دوسری بات یہ ہے کہ ہماری حکومت نے کیا ہے جناب اسپیکر اگر آپ کے پاس اس کا ثبوت ہے تو لائیں دیکھیں گے۔

**ڈاکٹر تاراچند:** جناب میرے پاس اس کے ثبوت ہیں میں ہاؤس کی پر اپرنی ہنار ہا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** آپ اسکے لئے طریقہ کار ہو ہے اس کے مطابق لا کیں۔

**ڈاکٹر تاراچند:** جناب یہ الزام نکار ہے ہیں اگر میں نے کوئی قباط اپاٹھ کئے ہیں، تو میں اسکی لیکنیت سے استعفی دوں گا۔

**جناب اسپیکر:** ریکووکری ہوئی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ جب آپ وزیر تھے اس وقت انکو ختم کر دیا گیا تھا۔

**ڈاکٹر تاراچند:** ریکووکری نہیں ہوئی یہاں متعلق ہے یہ سینکل جواب ہے میں اس کا جواب دے

ربا ہوں جب ہماری حکومت تھی سردار اختر مینگل چیف نسٹر تھے جب اپنگٹ لیٹر لے گئے تو آڑت والوں نے کہا کہ ہم پر ریڈنگز نہیں کر سکتے پھر انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت نے کوئی بینڈ نہیں ہے اور یہ لیٹر ہے 16 جولائی کا یہ میرے پاس ہے یہ میں آپ کو حوالے کر رہا ہوں پھر 18 جولائی کو ہمارے صوبائی سکریٹری کو کیا خواب میں نیند میں خیال آیا کہ انہوں نے اچانک تمام اپنگٹ آرڈر کیسل کر دیئے، وہ ایک سکریٹری تمام خزانہ آفسر کو حکم جاری کرتا ہے کہ آپ انکو تنخواہ دیں۔ اور پھر وہی سکریٹری بعد میں 8 جولائی کو کہتا ہے کہ اپنگٹ کیسل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو یہ تقریباً ہوئی ہیں وہ محروم منظور شدہ کمپنی کی جانب سے ہوئی ہیں میں نے اپنی جانب سے یہ کوئی کمپنی مقرر نہیں کی ہے اپنی طرف سے نہیں، بھائی ہے اُری یونیٹ کرتے کہ میں نے اپنی طرف سے بخافی ہے تو میں قصور و اوارہوں یہ زیادتی ہے جناب ہم اس باوس میں اپنا احتجاج ریکارڈ کرتے ہیں اور سب دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں کیا ہو رہا ہے اپنے نظام تباہ ہو رہا ہے اور اقلیتوں کے حقوق کو ملیا میٹ کر رہے ہیں۔

### رولنگ

**جناب اسپیکر:** میں اپنی بات سننے کے بعد اور محکمہ کی یہ بات سننے کے بعد اور ریکارڈ کیختے کے بعد یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے میں اس کو صوبائی اسمبلی کے قاعدہ کے تحت خلاف ضابطہ فرما دیتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** تحریک انوامبر بارہ کوئی ایک پیش کریں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** تحریک انوامبر بارہ۔ ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کا رکن کے قاعدہ ۲۷ کے تحت تحریک انوامبیں کرتے ہیں کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی اہمیت کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے بلوچستان کے ساحلی علاقے میں فوکس کی جانب پھیل کے شکار کرنے کی اجازت دی گئی اس معاملہ کے کوفوری طور پر منسون کیا جائے اس سے مقامی ماہی گیروں میں تشویش پائی جا رہی ہے۔

**جناب اسپیکر:** شریعت تحریک انوامبیں ہوئی فیصلہ۔ اس پر میر افیصلہ یہ ہے کہ اس اہم مسئلہ پر چھپیں

تاریخ کو یہ حاصل بحث کر چکے ہیں اور اس کے متعلق قرارداد بھی پاس کر چکے ہیں میری محکمین سے گزارش ہے کہ وہ اس تحریک پر زور نہ دیں اور وہ پس لے یہیں تو بہتر ہے گا محکمین نے زور نہ دیا تحریک سقط بھوئی۔

### ۳۔ غیر سرکاری کارروائی۔ قرارداد یں

(۱) قرارداد نمبر ۵۶۔ من جانب میر ظہور حسین خان گھوسمہ ہرگاہ کہ پٹ فیدر دل کینال کی توسعی کے بعد اندر وہن صنع جعفر آباد اور صنع نصیر آباد کی زرعی اراضی کیلئے فصل خریف و ربيع کے دوران وافر مقدار میں پانی مہیا کیا جا رہا ہے جس سے وہاں کی صد فی صد اراضیات زیر کاشت آچکی ہیں چونکہ فصل ربيع کے دوران ہی شرودت سے زیادہ پانی چھوڑا جاتا ہے جو نہ صرف دائز کو وہن کے ذریعے یہم شاخ میں چلا جاتا ہے بلکہ پانی کی ایک وافر مقدار ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ زرعی اراضیات کو بھی خراب کر دیتی ہے وہ سری جانب محمد ایکیشن بلوجستان کو موسم ربيع میں دریائے سندھ سے اپنے مقبرہ کوئے بھے کم مقدار میں پانی لینے پر مجبور ہونا پڑتا ہے جبکہ یہ وہن پٹ فیدر کینال ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی خشک اور غیر آباد پڑتی ہے اور وہاں کے چھوٹے چھوٹے زمینداروں کا شکار غربت اور مغلی کا شکار ہیں تاہم یہ وہن پٹ فیدر زمینات کو آباد کرنے کیلئے تقریباً دس بااثر زمینداروں کو حکومت نے لفت پہنس لگائی ایجادت دے رکھی ہے اسکے علاوہ کچھ قبائل نے ہی تقریباً پچاس لفت پہنس زبردستی لگا رکھے ہیں ایسی صورت میں پانی کی وافر دستیابی کے باوجود چھوٹے زمینداروں کو لفت پہنس لگانے کی اجازت نہ دینا سراسر نا انصافی ہو گی لہذا ایہ اعلان صوبائی حکومت سے مشارش گرتا ہے کہ اس عمومی منڈل اور صوبے کی خوشحالی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ وہن پٹ فیدر کے تمام چھوٹے زمینداروں اور کاشکاروں کو بھی فصل ربيع کے دوران زرعی مقاصد کے استعمال کیلئے لفت پہنس نصب کرنے کی اجازت دے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 56 پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: میں محکم سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے اس قرارداد کے بارے میں ارشاد

میر ظہور حسین خان کھوسہ، جانب اپنکے صاحب تقریباً آنحضرت روپے خرچ ہونے کے بعد اس پروجیکٹ کے اوپر تقریباً ڈھائی ہزار کیوںکے پانی بہہ رہا تھا اور آنحضرت روپے خرچ ہونے کے بعد اسکا ڈائیزائی ڈیچارج چھ ہزار سات سو کیوںکے کا ہو گیا ہے پانی وافر ہو چکا ہے۔ دو سال سے قریب تقریباً تقریباً ۱۰۰ فیصد جو ہے وہاں کی زمینیں زیر کاشت ہے اور باقی زمین پچھی ہی نہیں ہے کہ خریف میں ہی آباد کیا جائے کیونکہ زیادہ تر خریف ہی میں آباد ہو جاتے ہیں اور تھوڑا بہت جو نیچے جاتا ہے وہ ریخ کے پانی ہمارا بہت براحت دریائے سندھ میں شیئر ہے تو وہ تھوڑا اس پانی نیچے جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جوورہ بتا ہے وہاں ریخ کے نئے کافی ہوتا ہے۔ ہمارے ایسے ٹکیشیں اور پارکھت مجبوہ ہوتے ہیں کہ اس پانی کو استعمال نہ کریں وہ پانی دریائے سندھ میں چلا جاتا ہے اور اسی طرح تھوڑا بہت پانی اگر آبھی جاتا ہے تو وہ ضرورت نہیں ہوتی ہے، وہ واٹر کورس کے ذریعے زمینداروں کے وہ سیم شاخ ہے وہاں جو گندے پانی کے نالے ہیں اس میں چلے جاتے ہیں وہ جا کر قبولہ کہ باٹھ زد وہاں ایک دور سندھ کے بارڈر پر پانی جمع ہو جاتا ہے اور پانی کو ضائع کرتے ہیں اگر تھوڑا پانی ہم پٹ فیڈر میں چلا کیں تو اس میں ایک اور ٹکنیکل مسئلہ ہے کہ سیکٹ آپ بھی ہوتا جا رہا ہے، ہمارے پٹ فیڈر میں اگر آپ زیادہ تعداد کی صورت میں پانی کو چلا کیں گے جس میں ولائی ہو گی تو وہ سیکٹ بھی لکھتا جائیگا، مطلب افت پہنس کے ذریعے یاداٹر پورٹس کے ذریعے ان زمینوں میں آئندہ ہمارے اوپر بڑا بوجھ بنے گا اگر ہم اس پانی کو صحیح طریقے سے اور اپنی پوری رفتار سے اگر نہیں چلا کیں گے تو یہ سیکٹ ہو کر آپ یہ پھر چار سال کے بعد آنحضرت کے بعد وہی پوزیشن ہو گی کہ ہم دو ہزار یا ڈھائی ہزار کیوںکے پانی پر مشکل لیں گے جبکہ اسی پٹ فیڈر کے اوپر بچھا سامنہ زمیندار جو با اثر ہے انہوں نے اپنے افت پہنس لگائے ہوئے ہیں دوسری سائیڈ جو اپنے ریخ کے وقت گندم کرتے ہیں اور صوبے کے خوشحالی کے لئے اور اسی طرح صوبائی حکومت کی طرف سے بھی اجازت ہے دس بارہ زمیندار کو وہ افت پہنس کے ذریعے یہ دون سائیڈ کو بھی ریخ گندم کی صورت میں کاشت کرتے ہیں اور وہاں فصلات اگاتے

ہیں گندم کی تو اسکے علاوہ بڑی بات یہ ہے کہ ایریکیشن محکمہ کی اجازت سے پیر ون پٹ فینڈر ۳۲ کے قریب واٹر پورٹس بھی زمینداروں کو اجازت دی ہوئی ہے اور کروڑوں روپے کے خرچے سے انہوں نے بنایا ہوا کہ وہ بے شک ریج کا پانی استعمال کرے، اپنے پیر ون کی زمین آباد کرے باقی جو کمزور لوگ ہیں غریب لوگ ہیں، چھوٹے لوگ ہیں بااثر نہیں ہیں، ان کو اجازت نہیں ہے، کہ وہ پیر ون پر اپنا پانی لیجائے اور اپنی زمینوں کو آباد کرے، وہ ملکت پٹ فینڈر کے بالکل ساتھ ساتھ ہے ہزاروں ایکڑ زمین آباد ہو گئی اور خریف کا ہمیں پہلے ہی قلت ہے صوبے کو پناب کا روناروتے ہیں سندھ کا رونا روتے ہیں ہمیں وہاں گندم نہیں ملتا آنہیں ملتا۔ اس سے ہزاروں ایکڑ زمین جو ہماری وافر پانی موجود ہے جو کہ دریائے سندھ میں خال ہو کر چلا جاتا ہے دوسری طرف ہم روتے ہیں کہ کچھی کینال بنایا جائے دوسرے کینال بنایا جائے اور ہمارا پانی گیارہ ہزار بارہ ہزار کیوں سک مزید ہے تو دوسری طرف ہم نے یک طرف پالیسی رکھی ہوئی ہے کسی کو اجازت ہے کوئی زور سے پانی پی رہا ہے ۳۲ قبائل بااثر ہے، لکھنی قبائل ہے ان کو باقاعدہ ۳۳ واٹر کورٹس اور تقریباً دو ڈھانی سو کیوں سک پانی بھی دیا ہوا ہے تو باقی جو اس کے ساتھ ساتھ زمینیں پڑی ہوئی ہیں انکو بھی کیوں نہ اجازت دی جائے میں اسمبلی کے تمام ممبران سے انتہا کروں گا کہ اس قرار داد کو منظور کرے اور باقی جو پھیس ایکڑ ہے کسی کے سوا ایکڑ ہے کسی کو دوسرا ایکڑ کسی کے تین سوا ایکڑ ہے بھی اپنی زمینوں کو آباد کریں اور اس صوبے کی خوشحالی میں کوشش ہوں اور ملک کے لئے بھی کوشش ہوں تو میں امید کروں گا کہ میرے تمام دوست بھی سے اتفاق کر یہ گلے اور اس قرار داد کو پاس کر یہ گلے صوبے کی خوشحالی کیلئے اس میں کوئی خرچہ بھی نہیں آیا گورنمنٹ کا ہر ایک لفت پھیس اپنے خرچے سے نصب کریگا اور لفت پھیس کے ذریعے اپنی زمینوں کو آباد کریگا جبکہ وہاں پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔

جناب اپنیکر کوئی اور معزز رکن نے بولنا ہے اس قرار داد پر۔

حاجی بہرام خان اچکزی (وزیر محکمہ برقيات و آبپاشی) جناب اپنیکر کا اس سلے پر گھوسر صاحب سے بات بولنی تھی، تم نے ان کو مطمئن بھی کیا تھا کہ قرار داد نے کی کوئی

ضرورت نہیں اس کیمیے صوبائی گورنمنٹ نے باقاعدہ ریج کے نام سے ایک منصوبہ بنایا ہوا ہے۔ (PC-1) بنایا اور انکی approval کیلئے مرزی گورنمنٹ بھجوایا ہے جب بھی اس کی approval آجائے اور وزیر اعظم صاحب کو بھی ہم نے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے انکو موہوت دی ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ جب بھی پیسے ہمیں مل جائے تو میں خود اس کی افتتاح کیلئے آؤں گا۔ تو کل میں نے معزز درکن کو مطمین بھی کیا اور یہ جو چھوٹے چھوٹے کاشنکاروں کی بات کر رہے ہے ہیں باقاعدہ جواب کے شکل پر ہم نے انکی قرارداد کی جواب بنانے ہوئے ہیں یہاں یہ درست ہے کہ پٹ فیدر کینال کی توسیع سے بعد اندر وون ضلع جعفر آباد اور ضلع نصیر آباد کی زرعی اراضی کیلئے فصل ریج اور فصل خریف کے دوران ضرورت سے اضافی پانی استعمال کرنے کیلئے صوبائی حکومت آپاشی نے یہ وون پٹ فیدر کے چھوٹے زمینداروں اور چھوٹے کاشنکاروں کے زرعی اراضیات کو وزیر آب کرنے کیلئے ایک ریج کینال کی تجویز تیار کی ہے جس کی تھیل کے بعد فصل ریج کے دوران یہ وون پٹ فیدر کے اراضیات زیر کاشت آ جائیگے دیگر حکومت آپاشی نے ابھی تک افٹ پپ لگانے کی کسی کو باقاعدہ طور پر اجازت نہیں دی ہے۔ یہ جو پچاس کی بات کر رہے ہیں کہ پچاس لوگوں نے زبردست لگا گیس ہیں یہ کینال تقریباً ایک سو بارہ ہکو میٹر پر پچاس پپ لگانا چوری کی تو اتنا زیادہ چیز بھی نہیں ہے۔ چوری سے لوگ رات کو لگاسکتے ہیں اور صبح وقت اٹھاسکتے ہیں۔

جناب اپیکر: وہ کہتے ہیں کہ وس کی اجازت دی جوئی ہے۔

حاجی بہرام خان اچکزی: باقاعدہ اجازت نہیں دی گئی ہے۔

جناب اپیکر: وس کو اجازت دی گئی ہے اور پچاس ویسے کر رہے ہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزی: وس کا وہ کہہ رہا ہے کہ باقاعدہ منظوری دی گئی ہے۔ وہ ہم نے منسوخ کیا ہے اور ابھی ان کیلئے زیر تجویز ہے۔ سحری میرے پاس آئی ہوئی ہے۔ کہ میں ہزار روپے فی پپ کی منظوری کا پیس دیا جائے اور ان کو لگانے کی اجازت دی جائے یہ زیر غور ہے۔ مگر اس قرارداد کی جسمی الحال ہمایت نہیں کرتے۔ انشاء اللہ ان کا مستحل کروائیں گے۔ مگر قرارداد کی جمایت اس

لے جیس کرتے کہ وہ اپنا شوق پورا کرنے کیلئے قرارداد لائی ہے باقی یہ مسئلے جو کہہ رہے ہیں کہ غربیوں کی ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے۔ یہ بھی انہی غربیوں میں شامل ہے جو کہہ رہے ہیں کہ پہچاں نے زبردستی لگائے ہیں اس میں ان کے بھائی شامل ہے۔ اس کا ثبوت ہم پیش کر سکتے ہیں۔

جناب اپنے کیر: آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قرارداد پاس نہ کیا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اپنے کیر اس میں تھوڑی سی مزید دعاحت کروں گا۔ کہ آپ نے ۳۲۳ واڑ کو رس پیرون میں خود بنا کر دیا ہے آپ کے محلہ ایریگیٹھن نے وہ کیوں بنا کر دیا ہے۔ اور پھر آپ اوپر دیکھ رہے ہیں مرکز کی طرف وزیرِ اعظم آپ کو کب پیسہ دیتے ہیں اس اڑبوں روپے کا خرچ آیا گا۔ تو وہ سال کے بعد دیتے ہیں پانچ سال کے بعد بے شک وہ منظوری آجائی ہے اور اس کے بعد بے شک لفت پہنچ کر دیے میں عرض کر رہا ہوں کہ پہلے سے ہم جیچ رہے ہیں کہ ہمارے صوبے میں صنعتیں بناوں مرکز نہیں بنا رہے اور ہم لوگ خود اس کی مخالفت کر رہے ہیں کہ ہمارے ہزاروں کاشکار اس سے مستفید ہوں فائدہ لوگوں کو پہنچ گا۔ گندم اسکے لیے اور خود مانتے ہیں کہ ۹۵ فیصد پانی موجود ہے اور ہمارا وہ پانی دریا یہ سندھ میں چلا جا رہا ہے۔ یعنی اس پانی کو ہم نہیں لے رہے ہیں اگر وہ تھوڑا بہت آ جاتا ہے۔ تو وہ نہروں میں چلا کر۔

حاجی بہرام خان اچکزی: جناب اپنے کیر اس بات کی تقدیم کی ہے کہ سو فیصد اراضیات زیر کاشت ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اپنے کیر صاحب مجھے افسوس ہے کہ ایک مفاد عام کی چیز ہے جس سے ہمیں کچھ ملتا ہے جس سے آپ کا کوئی خرچ ہونا نہیں ہے اس سے آپ کو یوں نیوٹلے گا اس سے آپ کو ہایلے ملے گا آہیانہ ملے گا اور اس کا آپ فیس رکھیں گے اور لوگوں میں تھوڑا بہت جو پیروزگاری ہے وہ روزگاری آئیں رہیں تھوڑی بہت آباد ہوگی آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا پانی دریا سندھ میں چلا جائے اس میں آپ خوش ہے اور وہ جو سیم نالہ ہے اس میں پانی چلا جائے اس سے آپ خوش ہے جو زبردستی پانی چلا رہے ہیں آپ اس پر خوش ہے جن کو آپ نے اجازت دیا ہوا ہے۔

جناب اپسیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کیسل کر دیئے ہیں سارے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: وہ انہوں نے کیسل کیا تھیں واڑ کوں انہوں نے کروڑوں روپے کے خود بنائے دیا ہے جب آپ ایک کو اجازت دیتے ہیں اور دوسرے کو بند کر دیتے آپ کا نقصان ہے کیا مجھے یہ بتائے آپ کو روپوں ملے گا آپ کو آیانہ ملے گا اگر آپ مشین لگانا چاہتے ہو آپ اس کے اوپر فیس رکھے پانی اوپر ہے اور ایک غیر آباد بیس سے لے کر ذریہ مراد کے درمیان غیر آباد زمین بخوبی ہوئی ہے کجی کیساں آپ نہیں بنائے آپ مرکز کو دیکھ رہے ہیں وہ پیسہ آپ نہیں دے رہا ہے زمیندار خود لفٹ پپ لگانا چاہتے ہیں تو اس صورت میں آپ کیوں اجازت نہیں دیتے بیٹک آپ فیس لگائے جو مناسب فیس ہے وہ لگا کے ان کو اجازت دیدیں بیروزگاری بھی ختم ہو گی چھوٹے زمینداروں کی زمینیں بھی آباد ہو گئی اور پانی بھی وافر ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ٹریز ری ٹیکنیک والے یہ اس طرح کی بات ثابت بات کو کیوں نہیں مانتے ہیں جس میں صوبے کا فائدہ ہے اور دوسری طرف وہ بولتے ہیں کہ مرکز ہمیں کچھ نہیں دے رہا ہے اور ہم خود اپنے لئے اپنے چیزوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔

جناب اپسیکر: آپ فرماتے ہیں کہ پانی بھی وافر ہے وہ اتنا ہے کہ ہم سے نکل کے دریائے سندھ میں جا رہا ہے ہم استعمال نہیں کر رہے ہیں اس کو یا پھر سیم نالوں میں جا رہا ہے تھیک جی آپ چاہتے ہیں کہ اس کو استعمال کرنے کیلئے آپ کو اجازت دی جائے زمینداروں کو اجازت دی جائے کہ وہ پس لگوائے یہ کہتے ہیں کہ آپ تو وہ پپ لگانے کا طریقہ کار کیا ہو گا۔

بسم اللہ خان کا کڑھو بائی وزیر: جناب اپسیکر صاحب ایسا لگتا ہے کہ آپ بھی اس کے حق میں بات کر رہے ہیں آپ جس طرح بات کر رہے تھے جیسا آپ کسی قرارداد کے حق میں کوئی تقریر کر رہے تھے۔

جناب اپسیکر: میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔

سردار محمد اختر مینگل: پرانٹ آف آرڈر جناب اپسیکر بسم اللہ صاحب آپ کو بھی ہمارا حصہ

بچھتے ہیں۔

جناب اپنے کام میں نے سمجھا نہیں کہ وہ کیا بول رہا تھا۔

سردار محمد اختر یمنگل: یہ تو اپنے کام کا اتحاق محرور ہوا ہے ہم تو اس پر تحریک اتحاق لائیں گے۔ سردار محمد اختر یمنگل: اللہ صاحب۔

جناب اپنے کام میں نے سمجھا نہیں کہ بولا کیا وہ۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: وہ کہتے ہیں کہ آپ جو بے اپنے ساتھی کی مدد کر رہے ہیں تو آپ کے اپنے کام کا اتحاق جو بے اپنے ساتھی کی مدد کر رہے تھے لمبا۔

جناب اپنے کام کا اتحاق عبد الرحیم خان صاحب نہیں میں سمجھتا چاہتا تھا کہ وہ کیوں زور لگا رہے ہیں وہ اس لئے کہ پانی زیادہ ہے یہی بات کہہ رہے ہیں وہ میرے خیال میں تو یہی میں کہہ رہا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی ایسا طریقہ ہے آپ کے پاس کوئی۔

بسم اللہ خان کا کڑھ صوبائی وزیر: جناب اپنے کام کا اتحاق وہاں پر کہا گیا کہ باقاعدہ حکومت خود چاہتی ہے اور اس وقت جو حکومت ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب ہے خود اس ایریا سے تعلق رہتے ہیں ایک سری Move ہوئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک معین رقم کر کے بلا تمیز وہ سری صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب آئینے مغلقہ وزیر صاحب نے بھی کہا کہ سب لوگوں کو ایک طریقہ کار کے مطابق اجازت دی جائیں گی ان کو یہی کہا تھا کہ کل بھی ان سے بات ہوئی تھی کہ بجائے قرارداد کے گورنمنٹ خود اس چیز کیلئے سب کیفیت کی یہ بات واضح ہو چکی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میں بھی جناب اپنے کام کا اتحاق یہ چاہتا ہوں کہ جب۔

جناب اپنے کام میں نہیں وہ فرماتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس سلسلے میں آپ کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا تے ہوئے تقریباً ایک طریقہ کار واضح کر رہے ہیں اسکے تحت پانی استعمال کرنے کی اجازت دی گئی آپ کو۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اپنے کام کا اتحاق میری وزیر اعلیٰ صاحب سے کوئی اس طرح

کی مینگ نہیں ہوئی ہے نہ کوئی اس طرح کی بات ہوئی ہے۔

حاجی بہرام خان اچکزی صوبائی وزیر: جناب ذپیارثمنت کی اسی دن مینگ ہوئی تھی اس بات پر اور کل بھی ہم لوگوں نے ان کو مطمئن کر دیا۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اپنیکر صاحب میری بات ان کے گھر پر ہوئے انہوں نے کہا کہ بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے فیس لگا سینگھ میں کالفت پپ کا تیس ہزار روپے اور تم سب کو اجازت دیں گے اور ہم تکی چاہتے ہیں یہ بھراں کے نیچے والوں نے کوئی اور راستہ لکھا دیا ہے بعد میں حقیقتاً یہی بات ہے سامنے ہے۔

حاجی بہرام اچکزی صوبائی وزیر: اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی میرے یکریزی نے ان کو مطمئن کیا تھا کل تو قرارداد لانے کی پھر کیا ضرورت ہے ہم اس پر ایگر بھی بے سری ہم نے چیف منسٹر کو بھجوایا ان کو اجازت دی جائے ابھی تک ان کے یہ تیس ہزار تھیں نہیں ہوئے یہ کہ تیس ہزار ہے یا تیس ہزار ہے یا دس ہزار ہے تو اس لئے تو کامیابی کا کام ہے لیکن تو ہم خود بخونہیں لگا سکتے کامیابی کی منظوری سے لینا پڑتا ہے قرارداد کی شکل پر تو ہم اسکو منظور نہیں کرتے ہیں۔

سعید احمد ہاشمی صوبائی وزیر: جناب اپنیکر صاحب جیسے اریکیشن غیر نے وضاحت کی دو حصے ہیں اس کی وہ پہنچ اور پروپوزل بھی اندر کنیڈریشن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ذپیارثمنت یہ سوق رہا ہو گا کہ پھر اسے تحریک آؤتیزیز کیسے کنٹرول کیا جائے لیکن یہ چلی بات انہوں نے چیل کی کی ہے کہ ربیع کے لئے چیل نکالا جائے اس میں ذپیارثمنل مشینزی استعمال کرتے ہوئے اتنا پہنچ نہیں لگے گا اسیکت میرا خیال کوئی ایک میں کا ہے وہ کام گورنمنٹ سوق رہی ہے کہ بہت جلدی شروع کر دیا جائے، اسی ایک کا انتظار ہے ایک سری اریکیشن ذپیارثمنٹ سے آئی ہے تو میں سمجھتا ہوں اس میں یہ مسئلہ حل ہو جائیگا اور پہنچ کی ضرورت نہیں رہے گی اگر یہ چیل پر کام شروع ہو جائے اور اس کا اتنا زیادہ اسٹریٹس نہیں ہے۔

میر محمد اسلم پچکی: جناب اپنیکر صاحب سب وزیر صاحبان جو ہے یقین دہانی کر رہے ہیں کہ ہم

اسکے مقابلہ میں ہے یہ سمجھ ہے ہم کر رہے ہیں اگر قرار داد کو وہ منظور کرے تو اس میں کی حرث ہے۔

**سردار اختر جان مینگل:** جناب اپنیکر صاحب جیسا کہ منشی اریکیشن نے اور ہائی صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ زیر غور ہے مطلب گورنمنٹ بھی اس کے Fever میں ہیں اگر Fever میں ہے تو قرار داد سے نہ اس کا پانی گھنے گا نہ اس کی فیس ہڑے گی تو اس قرار داد کی حمایت کیوں نہ کرے اس میں اگر حرج ہوتا ہے کیا اس سے قانونی ہیچیدگیاں زیادہ ہے تو منشی صاحب اس کی وضاحت کرے اس کو قرار داد کے آنے سے رولز کی ایکیشن ہوتی ہے اس کی وضاحت کرے فیروز سب کر رہے ہیں اس کو کہ جی کیجئے میں بھی اس کو منظور کیا ہے تو آج اسلامی میں تمام ممبران موجود ہے ان کی ایک Recomandation ہے کہ وہ کام ہوتا چاہے تو اس پر اعتراض کیوں ہے ان کو۔

**مولانا عبدالواسع صوبائی وزیر:** میرے خیال میں تو منشی صاحب جو فرمارہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم باقاعدہ حکومتی سطح پر ان کے لئے پورا وہاں جتنے بھی لوگ ہے ان کیلئے ہم نے سسری اور منصوبہ بنارکھا ہے تو یہ اپنے طور پر وہ لگاتا چاہتے ہیں کہ اگر کس کا دس ہواں کے بس کے ہو تو لگایا ہوا نہ ہو تو غریب لوگوں کو پھر بھی فائدہ نہیں ملے گا میرے خیال میں گورنمنٹ جو غریب لوگوں کے لئے وہ کر رہی ہے پر وہ پوزل کو آگے چھوڑ دیں میرے خیال میں پھر کام ہو جائیگا کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔

**جناب اپنیکر:** مجھے آپ کی قرار داد کو ہاؤس میں پیش کرنے دیجئے اب ہاؤس کیا کہتا ہے جس طرح کہتا ہے جی دیکھ لیتے ہیں کیا کرے تو پھر ہاؤس کا طریقہ کار تو یہی ہے جناب۔

**عبدالرحمٰن خان مندوخیل:** آز-ہبل ممبر صاحب اس سے متفق ہو جائے کہ وہ جوان کی یقین دہانی ہے اس کو اکسپٹ کر لیں قرار داد جب آپ پیش کریں گے پھر ایک اتفاق رائے پناکے متفقہ منظور کر لے ورنہ دکرنے کا فائدہ کیا ہے۔

**جناب اپنیکر:** قرار داد کو ڈسپلے کرنے ہے آپ نے۔

**عبدالرحمٰن خان مندوخیل:** نہیں ہے تو پھر تو آز-ہبل ممبر صاحب سے میں یہ رکونیت کروں گا کہ جائے رجیکت کرنے کی گورنمنٹ سے بات ہو جائے گورنمنٹ کی پارٹیاں متفق ہو جائے اور

متعلقہ قرارداد منظور کرے جیسے اپوزیشن آئندہ اور اگر وہ خاص اپنے بات اڑے ہوئے ہیں تو پھر آپ جو ہے اس کو تجھکت نہ کروائے یہی یقین دہانی وہ کر دے اور اس کو تسلیم کرے۔

جناب اچکزیکر: محرک پر ہے جی محرک کیا کہتے ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اچکزیکر صاحب اگر وہ یقین دہانی کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کا ستم بارہ ہے ہیں اور جلد اسکو حل کر دیجئے ہمیں تو مسئلہ حل کر دیکا ہے۔ اس میں تحوزہ اسلامام گئے گا، اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ منظور ہو جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کو فائدہ پہنچ جائے اس کے کہ رد ہو۔

حاجی بہرام اچکزی صوبائی وزیر: کل جو قرارداد اس نے مجھے دکھائی اس میں بعض ایسے غایط الفاظ اس نے استعمال کی جو بے بنیاد الزامات ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پچاس کی منظوری دی ہوئی ہے اور پچاس بغیر منظوری لوگوں نے لکایا اور یہ مسکینوں اور غریبوں کی حق تلفی ہو رہی ہے اور سرمایہ داروں کو دے رہے ہیں ایسے بے بنیاد الزامات کی وجہ سے ہم اس کی حمایت نہیں کرتے اس کو تجھکت کرتے ہیں باقی جو اس کا مسئلہ ہے وہ ذیر غور ہے۔

جناب اچکزیکر: جو اس کے خلاف ہے وہ ہاتھ کھڑا کریں لہذا چونکہ قرارداد نامنظور کرنے والا زیادہ ہے نامنظور ہوئی آگے چلے جی اب آگے چلیں۔ جی ڈاکٹر تارا چند کی قرارداد ہے ۷۵ نمبر ڈاکٹر تارا چند صاحب پڑھئے گا۔

ڈاکٹر تارا چند: قرارداد نمبر ۷۵ پیش کی۔

### قرارداد نمبر ۷۵

چونکہ صوبہ بلوچستان میں مختلف اقوام کے ساتھ اقیمتی برادری خاص طور پر ہندو گکھ پاری، بھائی اور عیسائی برادری کی ایک بڑی تعداد صدیوں سے آباد ہے۔ مگر صوبے کے پروفیشنل تعلیمی اداروں میں اقیمتی برادری کیلئے ضلعی سطح پر کوئی مختص نہ ہونے کی وجہ سے اقیمتی تعلیم یا نوجوان مزید تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جانے کی بنا پر صوبے کی اعلیٰ ملازمتوں پر فائز ہو کر صوبے اور ملک کے خدمت کرنے سے قادر ہتے ہیں لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اس دیرینہ

اس جائز مطالبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کیسے ضلعی سطح پر تمام پروفیشنل تعلیمی اداروں میں مشترک کرنے والی خصوصی کے جائیں۔

**جناب اپنیکر:** قرارداد یہ ہے چونکہ صوبہ بلوچستان میں مختلف اقوام کے ساتھ اقلیتی برادری اور خاص طور پر بندوں کے چاری بھائی اور عیسائی برادری کے ایک بڑی تعداد صدیوں سے آباد ہے مگر صوبے کے پروفیشنل تعلیمی اداروں میں اقلیتی برادری کے لئے ضلعی سطح پر کوئی خصوصی نہ ہونے کی وجہ سے اقلیتی تعلیم یافت نوجوان مزید تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور اس بنا پر صوبے کی اعلیٰ ملازمت پر فائز ہو کر صوبے کی خدمت سے قاصر رہتے ہیں۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اقلیتی برادری کے اس دریں جائز مطالبے کو مد نظر رکھتے ہوئے اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے لئے ضلعی سطح پر تمام پروفیشنل تعلیمی اداروں میں مشترک کرنے والی خصوصی کی جائیں۔

جی جناب فرمائیں جی ڈاکٹر صاحب۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب اپنیکر شکریہ جناب اپنیکر یہ جو میں نے آج قرارداد پیش کی ہے یہ ملک میں کوئی نئی بات نہیں ہے ملک کے دوسرے صوبوں میں خصوصاً سندھ میں اس طرح کا اقلیتی برادری کیلئے ضلعی سطح پر کوئی ستم رانج ہے کیونکہ صوبہ بلوچستان میں یہ تمام برادریاں صدیوں سے آباد ہیں اور ان کو کوئی کے حوالے سے نمائندگی نہ ملنے پر تعلیمی اداروں میں وہ اکثر جو ہے اعلیٰ تعلیم اداروں میں داخلہ لینے سے رہ جاتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ صوبے کی برادری میں اس صوبے کی سرزی میں اور ملک کی ہر حوالے سے ہر وقت ہر شکل وقت میں خدمت کی ہے وہ طب کا شعبہ ہو، تجارت ہو، صحفت ہو، قانون ہو، سیاست ہو، اور میں سمجھتا ہوں جو بلوچستان کی شاندار ماضی کی روایات رہی ہیں وہ ان اقلیتوں کے حوالے سے بہت اچھی اور خوش آئند رہی ہے چونکہ ایوان میں جمیعت العلماء اسلام کے ارکان بھی مجھے ہوئے ہیں اور مسلم لیگ کے ارکان بھی اسلام کے حوالے سے مجھے فخر ہے کہ اس مقدس مذہب پر کہ اسلام میں ہر وقت اقلیتوں کے بارے میں اچھے خیالات ظاہر کئے اور ان پر جہاں پر صحیح اسلامی حکومتیں ہیں وہاں پر عمل کر کے دکھایا گیا۔ جناب اپنیکر ایک مشہور جنگ کا واقعہ میں شاتا چلوں

جب ایک جنگ کے دوران غیر مسلم لوگوں کو جب قید کیا گیا تو لوگوں کو خدا کے نبی ﷺ نے دہان پر یہ فرمایا کہ یہ جو غیر مسلم قید کئے گئے ہیں انکو سزا دینے کی بجائے اگر ان میں کوئی بشر صدیق یا تعلیم یافتہ ہے ان کا واس بات پر آزاد کیا جائے کہ وہ دہان پر مسلم نوجوانوں وہ بہتر اور حسیم دیکھنے تو ان کی سزا معاف ہو سکتی ہیں۔ دوسرے حوالے سے اگر آپ اسلام کی تاریخ دہرائے اس کو آپ مطاعنہ کریں تو واضح اقلیتوں کے بارے میں ان کے حقوق کے بارے میں احکامات دیئے گئے ہیں جہاں تک مسلم یہ کی بات ہے میاں نواز شریف صاحب پچھلے دنوں جب نیو یارک کے دورے پر گئے تھے تو دہان پر اقلیتوں کے بیچہ وفادنے دہان پر ملاقات کیا میاں صاحب سے تو انہوں نے دہان پر بھی یہ بات کی کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق واضح طور پر ہے اور اقلیتوں کے حقوق دیئے جا رہے ہیں تو اس حوالے سے جو دوسری جماعتیں بیٹھی ہوئی ہیں ماشاء اللہ قوم پرست بھی ہے جمہوریت پسند بھی ہے پچھے پارٹی والے معزز رکن بھی بیٹھے ہوئے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقلیتی برادری کا جائز مطالبہ ہے اس سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی اور اگر اس قرارداد کے حق میں معزز ارکان تمام حمایت کریں گے تو یہ صوبے کے اعلیٰ روابیات قائم ہو جائیں گے لہر کریں۔

**جناب اپنیکر:** یہ جناب کسی اور صاحب نے بولنا ہے جناب جعفر خان مندوخیل صاحب۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ہمارے معزز ممبر صاحب نے یہ قرارداد لائی ہے یہ تو یہ قرارداد ہے اسکلی ایک ذریعہ اشتہار بن گئی ہے ذریعہ ضرورت تو کم ہو گئی ہے ذریعہ اشتہار زیادہ ہو گئی ہے ابھی معزز رکن خود ہی فرماد ہے تھے کہ مسلمانوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے یہ حکر انہوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے ہم کو الگ شتیں دی ہیں تو ہماری بھی سب میں ہونے چاہیے تھی آج میں کہتا ہوں اگر انکو اسی بحث میں دیکھا جائے تو یہ الگ کیوں مانگ رہا ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے بھی کوئی مخصوص کوڈ تو نہیں ہے نہ کر پھر کے لئے ہے نہ ہندو ہوں کے لئے ہے نہ دوسرے کے لئے ہے سب کو برابر حقوق ہے ہر سیاست پر Compitade کرنے لئے اس میں وہ اقلیت اس طریقے سے میں سمجھتا ہوں امتیازی سلوک ان کے ساتھ ہو ہر جگہ جب کہ اسلام نے بھی ان کو برابر حقوق دیے ہیں

ہمارے قبائل معاشرے میں بھی ان کو برادر حقوق دینے گئے ہیں کوئی امتیازی اس طرح تو ہم نے انکے ساتھ ایسا نہیں کیا کسی بھی اقلیت کے ساتھ کہ اس کو ہم نے انتہا پر یوں سے روکا گیا ہے اس کو ہم نے امتحان دینے سے روکا گیا ہے اس کو ہم نے تو کری میں جانے سے روکا گیا ہے میری خود یہ خواہش ہے کہ وہ ذیادہ آجائے لیکن وہ اپنی پہلی تقریر کی خود ہی نفی کر رہے ہے ادھر پہلے کہہ رہے تھے کہ جدا گانہ انتخاب جو ہے وہ صحیح نہیں ہے وہ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہے ابھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے لیے الگ کوئی مقرر کرو الگ کیا ضرورت ہے سب کو وہی حقوق حاصل ہوں جیسے ہم مسلمان کو ہیں ہندوؤں کو ہیں عیسائی کو ہیں تمام اقلیتوں کو ہیں میں سمجھتا ہوں اس سب کو ایک انصاف ملنا چاہیے اور ایک میراث پر سب کو آنا چاہیے۔

جناب اپنے کریم جناب جس کا نام اللہ خان۔

بسم اللہ خان کا کڑا: شکریہ جناب اپنے کریم جناب اپنے کریم میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے دوست ڈاکٹر تارا چند صاحب اپنے تحریک التوا پر کچھ اور کہہ رہے تھے اپنی فرازداد میں اس کے اکثر مختلف جارہے ہیں بلوجستان میں کم از کم یہ ہے اگر کسی ضلع میں ہمارے میں تو اقلیت نہیں کہونگا ہمارے مثلاً ہندو، سکھ یا پارسی بھائی اگر پانچ لاکے بھی ایک ضلع میں میراث پر آجائے تو ایک ضلع کے پانچوں سیٹ اس کے پاس جا سکتے ہیں یہاں پر ایسی کوئی وہ نہیں ہے کہ کسی بھی پروفیشن کالج میں نسل یا مذہب یا زبان کے حوالے سے ہو ہمارے چمن کے اکٹریٹس اور لورالائی کی سٹیشن نیشن ٹولون Speaking جو بھی دہاں سیٹل ہے ذو مسائل ہے میراث پر آجائے ہے یہاں پر کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اور پھر انہوں نے ضلع وار میں یہ بھی میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ضلع کی سطح پر سینئوں کی تخصیص کا یہ بھی بالکل وہ ہے یا اگر یہ کہتے ہے کہ بلوجستان میں ہمارے جو غیر مسلم بھائی ہے جو وہ نہیں ہے ان کے آبادی کے تناسب سے تب بھی کوئی بات تھی کہ بھائی ہمارے جو ہمارے یہاں پر آبادی ہے اس کے تناسب سے نہیں دیا جائے یہ واحد وہ ہے تو یہاں پر جیسے جدا گانہ طرز انتخاب کے ہم مختلف تھے ان کو حق ہے یہاں یہ بھی کسی بھی ضلع میں چاہے دہاں ایک گھر بھی رہتا ہو اگر اس کے پنج نے ایف ایس سی پاس کیا ہے یا پروفیشن کالج کے

لئے میرٹ پر جا سکتا ہے ان کو اجازت ہے یہ بالکل ایک اپنے سوچ فکر اور سیاست کی اور جن جماعتوں کا انہوں نے حوالہ دیا انہی کی سیاست کے لفظی کرتے ہیں اپنی پارٹی کی سیاست کے لفظی کرتے ہیں اپنے سوچ کے مجھے امید ہے کہ وہ اپنی اس قرارداد پر مدد نہ خود کچھ بولیں گے نہ کسی اور کو مجبور کریں گے کہ وہ اس پر کچھ بولے شکر یہ۔

جناب اپنیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ مسئلہ یہاں اقیمت کے لوگوں کا جس کا یہاں ذکر ڈاکٹر تارا چند صاحب نے کیا ہے اس میں جو انہوں نے اصولی بات کی ہے وہ مجموعی طور پر اس کے متعلق ہمارے آئین میں بھی یہ ہے کہ جو لوگ پسمندہ ہوں ایسے طبقے ہوں یا علاقے ہوں اس کیلئے پہل آف پالیسی آئین کی آڑیکل ۲۷ میں ذکر ہے کہ ایسے حالات ہیں جن کو زیر غور لانا چاہئے، اس میں ہے

The state shall (a) promote with special care the educational and economic interest of backward classes

or یعنی مختلف ممالک میں مختلف حالات ہوتے ہیں اقیمتیں جو ہیں ہمیں ماننا پڑے گا یہاں پر پسمندہ ہیں اور ہمارے سوسائٹی میں انکو حقوق نہیں دیے گئے ہیں اور وہ عام طور پر میرٹ پر مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں یہ جو انتخابات جدا گانہ کا مسئلہ ہے یہ بھی انہوں نے تحریک کہا ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ مخلوط انتخابات میں کامل حصہ لینا چاہئے اور چونکہ وہ پسمندہ ہیں انکے لئے وہ جزل سیٹ میں حصہ لیں اور کچھ سیٹوں کیلئے مخصوص نشستیں ہوں مثلاً خواتین کیلئے نشستیں ہوں آج بھی یہ مسئلہ ہے کہ آئین میں ترمیم کی جائیگی کہ خواتین کیلئے چونکہ وہ بالخصوص پسمندہ ہیں ان کے لئے ریزرو سیٹ ہوئی چاہیں یعنی خاتون وہ جزل سیٹ پر بھی مقابلہ کر سکیں گے اور کچھ وقت کیلئے ان کے تحفظ کیلئے ان کے ریزرو سیٹ بھی ہونگے یہ اسی طرح آپ جانتے ہیں ہمارے بی ڈی یا الکل کوٹل کے ستم میں آپ نے دیکھا ہے مزدوروں کیلئے علیحدہ سیٹ ہے کسان کیلئے علیحدہ سیٹ ہے اقلیتوں کیلئے علیحدہ سیٹ ہے اسکے ساتھ وہ جزل سیٹ پر بھی مقابلہ کر سکتے ہیں یعنی ایک مزدور ایک جزل سیٹ پر بھی مقابلہ کر سکتا

بے اس کے ساتھ وہ اور سیٹ پر بھی اسی طرح کسان۔ اسی طرح میں کہوں گا سینٹ میں لیکنو کریٹ کی سیٹ ہے کوئی لیکنو کریٹ ماہر جزل سیٹ پر بھی مقابلہ کر سکتا ہے لیکن پھر اس کیلئے خصوصی رعایت ہے کہ وہ لیکنو کریٹ کی سیٹ پر بھی آئے یعنی تارا چند صاحب نے جوبات کی ہے وہ بالکل حق بجانب ہے کہ مجموعی طور پر ان کو جزل سیٹ پر مقابلہ کرنا چاہئے اور ساتھ ہی ان کے لئے ریز رویشن ہونا چاہئے اسی طرح یہاں سیٹوں میں چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ استھان شدہ لوگ ہیں تو اس میں ان کے لئے صوبے کی بنیاد پر کچھ سینٹ مخصوص کر کے ہم اُنکے لئے رکھ سکتے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** which you have quoated that is class one  
secondly I request you to read class c of the said artical  
the state shall make technical and professional education  
general available and higher education equally  
excessable to all on the bases of merit.

**عبدالرحمٰن خان مندوخیل:** نجیک ہے جی یہ ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہیں۔

**جناب اپسیکر:** اجلاس مغرب کی نماز کیلئے پندرہ منٹ کیلئے متوی کیا جاتا ہے۔ (اجلاس کی کارروائی چھ بجے شام مغرب کی نماز کیلئے متوی ہوئی اور دوبارہ زیر صدارت جناب اپسیکر میر عبدالجبار چھ بجکر تین منٹ پر شروع ہوئی۔)

**جناب اپسیکر:** عبد الرحمن خان مندوخیل۔

**عبدالرحمٰن خان مندوخیل:** جناب والا میں اسکے متعلق یہ کہوں گا کہ اس میں ترمیم کر کے جو محترم تارا چند صاحب نے تحریک پیش کی ہے وہ ترمیم اس طرح ہو کہ پروفیشل کالجز میں سینٹ میں بڑھادی جائیں اور صوبے میں کچھ سینٹ ریزور کی جائیں اقلیتوں کے لئے باقی سیٹوں میں تمام اضلاع میں وہ اپنا میراث پر مقابلہ کر سکیں یہ صوبائی سلسلہ پر ہو۔ یہ میں ترمیم پیش کرتا ہوں۔

**جناب اپسیکر:** شکریہ باہم لفٹگلو۔ جناب سردار اختر جان میسٹنگل۔

سردار محمد اختر مینگل: شکریہ جناب اپنیکر۔ جناب اپنیکر ہمارے محترم مجرم جوڑا کھڑتا را چند صاحب کی قرارداد آئی ہے کہ اقلیت سے تعلق رکھنے والے طلباء کیلئے سیٹوں میں اضافہ کیا جائے دوسری جانب سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ پہلے تو تحریک التوا پر انہوں نے، عکس بات کی تھی اور اب جوان کی تقریر ہے وہ بالکل بر عکسی ہے جناب اپنیکر میں ان مجرمان سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ پورا سسٹم تبدیل کریں تو شاید تمیں ان چھوٹی چیزوں کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ اوپر سے ایک سسٹم بنایا ہوا ہے جہاں پر اقلیتوں کیلئے الگ نمائندگی ہے ان کیلئے ایکشن کا طریقہ کار الگ ہے وہ کیونکہ ہمارے حکمرانوں کی ضرورت ہے اور یہاں پر جہاں ان لوگوں کی اپنی ضرورت ہے اس کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو پروفیشنل کا الجزو کیلئے سیٹوں چاہئے اجیسٹر نگ ہو میڈیا یکل ہو یادو مرے مد میں وہ اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی اپنی ضرورت ہے تو اس کو نظر انداز کیا جاتا ہے جہاں تک حکمرانوں کی اپنی ضرورت ہے ووٹ میں انکو اقلیت کے سیٹ کی ضرورت ہوتی ہے اس کیلئے وہ کہتے ہیں کہ بالکل ان کی سیٹیں الگ ہوں کسی انتخاب کے ذریعہ ہو تو مولا ناصاحب بھی اقلیت سے امیدوار کھڑا کرتے ہیں اور سیکولر جماعتیں بھی اقلیت سے امیدوار کھڑا کرتے ہیں پہلی پارٹی بھی اقلیت سے امیدوار کھڑے کے گھے ہیں مسلم ایگ بھی اقلیت سے امیدوار کھڑے کے گھے ہیں کیونکہ وہ انکی ضرورت ہے ان کو اقتدار میں لانے کیلئے اس اقلیت کے ووٹ کی ضرورت ہے اس سے وہ اقتدار میں پہنچتے ہیں مگر ہم اقلیت والوں کی اس ضرورت کو کیوں نہیں دیکھتے ہیں ہاں پورا سسٹم ختم کیا جائے یہاں پر جداگانہ طرز انتخابات ختم کے جامیں تو ہم ایسی قرارداد نہیں لا سمجھتے تو جب تک وہ سسٹم ہے تو اسی سسٹم کے تحت ہم قرارداد ادا رہے ہیں دوسری جوبات ہے میراث یہ دیکھا جائے کہ اس طک میں میراث ہے اس صوبے میں میراث ہے جوزور آور ہے اسی کا سب کچھ ہے اقلیت والوں کو چھوڑیں ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں میڈیا یکل کی سیٹیں نہیں ملتی ہیں تو رہی ہے چارے تارا چند صاحب کی بات۔ اس کو تو بات کرنے کا جناب اپنیکر موقع نہیں دیا جا رہا ہے اس وقت تارا چند کے اتحاقاً کی فکر سید احسان شاہ کو نہیں تھی جس وقت ایک بے چارہ بول رہا تھا تو وہاں سے اس پر دو دو برس پڑے۔ تو انکو میراث کہاں

سے دی جائیگی۔ اس پر ایوان میں اس کو میراث بولنے پر نہیں دی جاتی ہے اس اقلیت کے وہ مسکنی برادری سے ہو سکھ برادری سے ہو انکو کیا دیا جائیگا تو اگر تمام کام تام ستم بدل دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس ستم کی بنیاد رکھنے والے کون لوگ ہیں پچھا سی سے جدا گانہ طرز انتخابات شروع ہوئے اس وقت حکمران کون تھے اس حکومت میں شامل کون تھے ہم میں سے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس میں شامل نہیں تھے چاہے اسی سے ترا نیم پاس کی گئیں چاہے بیٹھل اسی سے بل پاس کے یا سینٹ سے بل پیش کے گئے پاس کے گئے تو وہی اب افتدار والے ان کی قبروں پر آج جا کر دعا کیں فاتح اور مقتول مانتے ہیں تو جناب اپنے ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ یا تو پورا ستم تبدیل ہوا ر حقیقت کے طور پر جو اس ملک میں میراث آئے تو ہو اس ملک میں اقلیتوں کے حقوق ہیں انکا بھی تحفظ ہو گا اگر ستم تبدیل ہوا تو نہ جدا گانہ طرز انتخاب ہو نگے نہیں اسی قرارداد میں لانے کی ضرورت ہو گی۔ شکریہ

جناب اپنے: شکریہ مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع: شکریہ جناب اپنے جناب اپنے جناب اس طرف سے جو اس تحریک پر بحث ہو رہی ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر تارا چند اقلیتوں کے حقوق سلب کرنے سے متعلق یا انکے حقوق کیلئے کام کر رہا ہے اس پر سردار اختر جان میں نگل جو ایک سیاستدان ہیں انہوں نے اس پر بات کر دیا اور وہ کہتے ہیں کہ اس کو حق دیا جائے اور اب تک جو ہمارے صوبے میں ہے وہ بتا گئیں کہ کس بنیاد پر وہ یہ تحریک لارہا ہے یعنی اب تک کون سے ہندو یا سکھ یا مسیحی برادری کا جو آدمی ہے اس کو کس اوارے سے یا کس ملازمت سے یا کس انترویو سے انکو روکا گیا ہے کیا آپ اس بنیاد پر یہاں نہیں آ سکتے ہیں چونکہ آپ ہندو برادری سے تعلق رکھتے ہیں یا مسیحی برادری سے تعلق رکھتا ہے یا سکھ برادری سے تعلق رکھتا ہے اب تک اس بنیاد پر کسی کو رو نہیں کیا گیا ہے جب نہیں کیا گیا ہے تو جب یہ اپنے میراث میں یہ لوگ آتے ہیں بلکہ یہ لوگ اکثر شہروں میں رہتے ہیں اور قلعیم بھی ان لوگوں کی زیادہ ہے اور میراث پر یہ لوگ زیادہ آ سکتے ہیں لیکن رہی یہ بات جیسے سردار اختر میں نگل صاحب نے فرمایا ہے کہ اس ملک میں میراث ہے

نہیں۔ یہ تو تحریک ہے جیسے عام غرب مسلمان کیلئے بھی نہیں ہے جیسے کچھ با اثر لوگ با اثر افراد اس صوبے پر قابض ہیں جو ہم سارے غریب یہاں رو رہے ہیں کہ یہاں ایک طبقاتی نظام ہے اس کو ختم کیا جائے ایک اوپن نظام اس کیلئے جاری کیا جائے تاکہ ہر غریب کو یہ حق مل جائے لیکن عام جیسے غریب مسلمان رو رہا ہے تو اس طرح اگر انکے ساتھ انصاف نہیں ہے تو یہ ہم لوگوں کی ساتھ بھی ہے ان غریب لوگوں کی ساتھ بھی ہے یہ تو ایک طبقہ ہے وہ چاہے ہندو سے تعلق رکھتا ہے چاہے مسلمان سے تعلق رکھتا ہے چاہے دوسری برادری سے تعلق رکھتا ہے با اثر ایک طبقہ ہے وہ نہ صرف ظلم ہندو یا اقلیتوں کی ساتھ ہوتا ہے بلکہ مسلمان بے چاروں کی ساتھ بھی اسی طرح ظلم ہوتا ہے لہذا اس بنیاد پر انکی یہ تحریک لانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقلیتوں کے حقوق سلب کرنے کی تحریک ہے جناب جب اپوزیشن میں جب کوئی لوگ جائے تو اس کا دماغ بھی کام چھوڑ دیتے ہیں جس طرح پشتوں خواہ کے بھائیوں نے پچھلے دنوں ایک تحریک چلائی تو یہ مردم شماری کے حوالے سے تو انہوں نے پشتوں کو حق دلانے کی غرض سے اب جناب انہوں نے ان کو اقلیت میں تبدیل کر دیا اب وہ اختر مینگل اور رحیم مند و خیل ایک ہی کرسی اور ایک ہی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے پشتوں کو دوستی کی بنیاد پر حق سے محروم کر دیا تو جناب اپسیکر میں تارا چند صاحب سے یہ گزارش کروزگا کہ یہ کام چھوڑ دے اقلیتوں کو انکا حق مل گیا ہوا ہے شکریہ جناب اپسیکر۔

جناب اپسیکر: شکریہ جی جناب بشیر مسح صاحب۔

بشیر مسح: جناب اپسیکر میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے اقلیتوں کے مفاد میں ہے لہذا میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ تحسین آفرین۔ شکریہ جناب اپسیکر۔ سردار عبدالرحمن خان ٹھیٹران: میں قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں اسکی وجہ ہے کہ اگر اقلیتوں کو بھیثیت پاکستان تسلیم نہیں کیا گیا تو پھر انکے لیے ضروری ہے کہ اقلیتی برادری کے لیے ضلعی طبع پر یا صوبائی طبع پر یا ذو ویژن کی سطح پر سیاسی ہونی چاہیے جب ہم سب ایک پاکستان میں رہنے والے شہری ہے اسی پاکستانی شہرت کے عامل ہے میرے خیال میں اقلیتی برادری پاکستانی شہری کہلاتی

ہیں ہندوستان کی شہری امریکہ کی شہری یا کسی U.S country کی شہری تو نہیں کہلاتے تو یہ قرارداد کو صرف یہ اپوزیشن اخبارات میں اپنے جو ہے وہ جو ایک گزارش ہے کہ اگر یہ اتنی قرارداد کی تو ضرورت نہیں تھی ڈاکٹر تارا چند کی یہ خود سابقہ حکومت میں یہ خدا ایک حصہ تھا اس حکومت کا تو اگر یہ اتنے اس وقت میراث پر بھی بات کی گئی مرکز پر بھی بات کی گئی تو اگر ان کو اس چیز کا احساس تھا تو کم از کم تو وہ اپنے ڈیرہ سالہ دور میں یہ قرارداد کی ضرورت ہی نہیں تھی یہ اقلیتی برادری کے لئے مخصوص نشستیں کر دیتے اور میں اس کی بھروسہ پر مخالفت کرتا ہوں جی۔

جناب اپیکر: شکریہ جناب سردار سترام سنگھ صاحب۔

سردار سترام سنگھ: میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں یہ ہمارا جائز مطالبہ ہے میں آپ کے تو سط سے ایوان سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب اپیکر: شکریہ جناب۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں جو کہ صوبائی اسمبلی کے لئے بھی انکے لئے مخصوص کو دے بیشکل اسمبلی میں بھی مخصوص کو دے ہے بلدیات میں بھی مخصوص کو دے ہے تو یہاں پر بھی ان کا حق بتتا ہے کہ ضلع کے اندر یا جہاں جہاں پر بھی میراث ہو تو ان کا بھی کوئی مقرر کیا جائے باقی دوستوں نے اس پر بھروسہ لائی دیئے ہیں۔

جناب اپیکر: شکریہ جی سردار مصطفیٰ ترین صاحب آپ تو بول چکے ہے سردار مصطفیٰ ترین صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں کیا۔

سردار سترام سنگھ: جناب اپیکر صاحب نقطہ اعتراض۔

جناب اپیکر: ہاں جناب نقطہ اعتراض۔

سردار سترام سنگھ: جناب اپیکر سردار کی تحریک اپنے سیٹ پر نہیں بیٹھے ہے ان کو ہدایت کریں اپنے ہی Chair پر بیٹھے۔

جناب اپنیکر: اچھا نمیکہ بے جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ کے خیال سے مولانا عبدالواسع صاحب کے اعتراضات یعنی وہ یہ قابل ہے کہ میں اس کیوضاحت کروں۔

جناب اپنیکر: سردار صاحب اپنی جگہ پہ جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جو اعتراضات انہوں نے کے ہیں وہ اس قابل ہے کہ میںوضاحت کروں۔

جناب اپنیکر: نہیں نہیں چھوڑیں اتنا ہی کافی ہے بس یہی کافی ہے سردار مصطفیٰ خان ترین۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپنیکر صاحب اقلیت کے لئے جو تحریک لائی گئی ان قرارداد کی ہم لوگ حمایت کرتے ہیں جناب والا یہ حقیقت ہے کہ یہاں زور آور لوگ بہت ہیں جی اور جس کے پاس زور ہو گا وہی سیٹ بھی لے جائیگا ملازمت بھی وہ لے جائے گا میں اس مجرم صاحبان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے فوج میں جو کوئہ دیا گیا ہے فوجیوں کی جوانہوں نے سیٹ دیا گیا ہے وہ کیوں دیا گیا ہے آپ کے جوزور آور لوگ ہیں اس پر تو کوئی بات نہیں کر سکتا ہے کہ فوج یا کرنل اسکو منصوص سیٹیں دی گئی ہیں ان کے پچھے قد رہیں کرتے ہے کسی وزیر کے اگر گھر میں کوئی اقلیت بھی جائے تو وہ ان سے سیدھی بات نہیں کریں گے وہ ان کو اپنے پاس نہیں چھوڑے گا جناب والا یہ حقیقت ہے اگر اسکے لئے جیسا رحیم صاحب نے کہا ذویرین یہاں پر یا صوبے کے یہاں پر اس کے لئے خاص کوئہ رکھا جائے ضلع یہاں پر وہ اپنا مقابلہ کریں ایسا نہیں ہے جناب والا جیسا لوگ کہتے ہیں کہ پشتوں کو اقلیت میں تبدیل کیا گیا پشتوں کو جمعیت اس وقت اقلیت میں تبدیل کیا جب ان کے مجرم نے یہاں پشتو کی آبادی کو کانا گیا یہ ایسی بات نہیں ہے جناب والا پشتو نخواہ تو اس وقت بھی یہی کہدرہ تھا کہ یہاں کے جو مجرم تھے انہوں نے یہ ۲۵ ہزار نفری کا ناگیا کہ یہ کڈوں وال لوگ آئے ہوئے ہیں اس وقت انہوں نے پشتوں کو اقلیت میں تبدیل کیا گیا اور پشتو نخواہ آج بھی یہی بات کہیں گے کہ پشتوں اس صوبے کا برابر ہے کل بھی وہی بات ہے آج بھی یہی بات ہے ایسی بات نہیں ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اختر ہمارا ساتھ ایک معاهدہ

اس صوبے کے لئے ہوا ہے یہ ہم آپ کے ساتھ بھی کر سکتے ہے ہم جمہوریت ملن پارنی کے ساتھ بھی کر سکتا ہے ہم مسلم گیگ کے ساتھ بھی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ پشون کے حقوق تعلیم کریں جمعیت والے تو کہتے ہے کہ پشون پشون تو اپنے اقلیت میں تبدیل کیا ہے پشوخواہ نہیں کیا ہے۔

جناب اپنیکر: سردار صاحب بات اقلیت کی ہو رہی ہے۔

سردار غلامِ مصطفیٰ خان ترین: تو اقلیت کے ہمارے بھی ہے جناب والا کہ ان کو سینیس دیا جائے شکریہ ہی۔

جناب اپنیکر: شکریہ ہی مہربانی جی اور کسی صاحب نے بولنا ہے نہیں بولنا ہے تو میں قرارداد پیش کرتا ہوں ہاؤں آپ بولیں گے مولانا صاحب آپ وضاحت فرمائیے بحثیت وزیر آپ ہے نہ جی تو آپ بولیں گا۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اپنیکر قرارداد تو ڈاکٹر تارا چند صاحب نے پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں اس قرارداد کی کوئی میرے ذہن کے مطابق کوئی حیثیت نہیں ہے اس بنیاد پر کہ اگر ہم اقلیت کے لئے کوئی مخصوص کوہ ضلع کے سطح پر رکھتے ہے تو پھر میرے خیال میں یہ جو اپنی میراث ہے اور سب لوگ جاسکتے ہے اور انہر و یوں دے سکتے ہے اس وقت بھی ہندو ڈاکٹر بھی ہے اور فارسی بھی ڈاکٹر ہے اور N.C.I ہے انجینئر ہے اسے کی ہے سب کوچھ ہے ایسا نہیں ہے کہ وہ نہیں ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ کس طرح آگئے اگر ان کے خیال میں یہ ہے کہ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے اور جہاں تک حقوق کی بات ہے اور انہوں نے اشارہ بھی کیا کہ جمعیت والا بھی موجود ہے اور وہ اسلام کے حوالے سے یہ ہے اور وہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو ستم ہے اور جو نظام ہے جو طریقہ کار ہے وہ ایک حقیقت ہے کہ ہم اقلیت میں ہے تارا چند اقلیت میں نہیں ہے اگر نظام کے حوالے سے دیکھا جائے چونکہ جس مقصد کے لئے ہمارا وجود اس دنیا میں آیا ہے اور جس مقصد کے لئے ہم نے ملک بنایا تھا آج تک تو وہ مقاصد ہم تو اس ملک میں نہیں دیکھ رہا ہے تو مقصد یہ ہے آپ لیبر دیپارٹمنٹ کے وہ لے لیں آج بھی وہ آیات آپ کے سامنے ہیں 1921 کے

تو انہیں آج آپ کے لیبرٹی پارٹی میں لیبر کے لئے موجود ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ جس وقت  
محمد ہندوستان تھا وہ تو انہیں آج بھی ہمارے کو ملا ہوا ہے جب ہمارے ملک کے اندر ۱۹۴۷ کے تو انہیں  
موجود ہے تو میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ یہاں باقی مذہب اقلیت میں ہیں اور ہم اکثریت میں ہیں  
اور اکثریت اس وقت ہو گا جب میرے عقیدے کے مطابق میری فطرت کے مطابق میرے نبی ﷺ  
اور میرے قرآن کے مطابق نظام یہ کہا جائے تو پھر اس وقت میری اکثریت ہے پھر اس وقت میں  
بتا سکتا ہوں کہ اب ہندو کے تحفظ میں نے کرنا ہے یا کسی اور نے کرنا ہے اب پارسی کا تحفظ اس نظام  
نے کرنا ہے یا کس نے کرنا ہے ان میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ اسلامی روایات کے مطابق تاریخ  
کا خون اور مسلمان کا خون برابر ہوتا را چند کی عزت اور مسلمان کی عزت برابر ہو اسی طرح باقی مسائل  
میں تاریخ دا اور مسلمان ہر ایسا ہے اب یہ تفرقہ درمیان میں ڈالنا سکے لئے کوئی مخصوص شستیں ہم مخصوص  
کر دیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ پہلے والے اپنے ہاتوں کی نفع کرتے ہیں تو انہوں نے خود کہا تھا تو میں  
سمجھتا ہوں کہ ایک حقیقت یہ ہے کہ اقیت کے نشیں مخصوص کرتا پھر یوں یہ ان گزارش یہ کرنا ہے  
جناب اپنیکر کچھ اخلاص ہیں مثلاً کچھ ضلع آپ لے لیں اس میں اقلیت کے لوگ ہیں اب جن اخلاص  
میں اقلیت کے ایک آدمی بھی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سیٹ پھر خالی جائیگی اور یا پھر اس  
اقیت کے سیٹ پر تو مسلمان آیا گا تو کیوں ہم مسلمان کی بھی تو ہیں کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ بھی  
زیادتی کرتے ہیں جیسے کہ آج کل ہم دیکھتے ہیں سوچر کی پوسٹ پر مسلمان بھرتی ہے یہ تو زیادتی ہے یہ  
غلطی ہے تو پھر کل اس طرح ہندو کی سیٹ پر مسلمان آیا گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہے۔ کہ وہ بھی اپنی  
سیٹ پر کسی جگہ پر انشروا یو دیں اور آسکتے ہیں اور میں جیران اس بات پر ہوں کہ یہ جو سٹوں کی تقسیم ہوئی  
ہے ہمارے کا جیسے کے وقت میں ہوا تھا جو چار اضلاع نے بننے ہیں جو موکی خلیل زیارت مستونگ ہے  
بولان ہے کچھ ایسے اضلاع ہیں آواران ہے اختر مینگل صاحب کے وقت یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا  
یہ اختر مینگل صاحب کو یاد ہو گا، کہ یہ باقاعدہ طور پر وہاں تقسیم ہوا تھا اور تاریخ دنہ خود اس کا بینہ کا مبڑھا تو  
پھر انہوں نے یہ بات کیوں انجامی کہ یہ ہم رکھ دیں اور اس مسئلہ پر بحث کر لیں اور یہ ہم مخصوص کر لیں

کہ اس وقت بات کرتے اور اس پر بحث ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ جو قرارداد کے حوالے سے بات آئی ہے یہ خود اپنی باتوں کی نفعی کرتے ہیں اور جہاں تک یہ بات ہے ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم کو انصاف نہیں ملتا ہے انکو بھی نہیں ملتا ہے لہذا ہمیں بھی ملنا چاہئے اور ان کو بھی نہیں ملتا ہے لہذا ہمیں بھی ملنا چاہئے اور انکو بھی ملنا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لوگ بہت بڑے بڑے عہدوں پر ہیں اگر ہم سوچیں اور فکر کریں جو صوبائی ایسیلی کی نشست ہے وہ تو الگ بات ہے کہ خواتین کی نشست ہو یا اور ہو جیسا کہ سردار صاحب یا کسی اور نے کہا کہ کسی اور کے لئے بھی نشست ہو یہ یہاں چیزیں کی ضرورت نہیں ہے یہ بات قرارداد کی ہے۔ ہم اس قرارداد کی اس بنیاد پر مخالفت کرتے ہیں کہ یہ ایک ساتھ زیادتی ہو گی۔ شکر یہ۔

**جناب اپسیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہے۔ ہاتھ کھڑا کریں جو اسکے خلاف ہیں ہاتھ کھڑا کریں۔ چونکہ مخالفت میں ہاتھ زیادہ کھڑے ہوئے اسلئے قرارداد نامنظور ہوئی۔

**جناب اپسیکر:** صوبے کے امن و امان پر بحث کیلئے یہاں دو تحریک التوا آئی تھیں اور ایک 19 اکتوبر کو پیش ہوئی اور ایک بائیکس اکتوبر کو پیش ہوئی تھی جو باقاعدہ باضابطہ قرارروی گئی تھیں اور بحث کیلئے آج کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ وہ عبدالرحیم خان مندوخیل سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جوان میں سے بات کرنا چاہتے ہیں میں اس کے لئے دو گھنٹے کی اجازت دیتا ہوں۔ تو اس کیلئے محکمین پندرہ منٹ اور دیگر اصحاب کیلئے وہ منٹ کی اجازت ہوگی۔ آپ بولئے وقت کی اجازت ہے وقت ہمارے پاس کافی ہے صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بحث۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا میں آپ کا منظور ہوں جو ہم نے تحریک التوا پیش کی تھیں۔ اور صوبے میں امن و امان پر آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی اور انکو آپ نے چیمبر میں ہی ختم کیا اصولاً ہوتا یہ چاہئے تھا کہ ایف سی نے لوگوں کو چھن میں فائر گرگ کر کے مار دیا تھا۔ ڈوب میں ایف سی نے اسٹوڈنٹ پر گولیاں چلا کیں زخمی کیا لوگوں کو اور کوئی میں سید ظہور الدین آغا کو پولیس نے

گولی مار کر بلاک کیا کوئنہ میں رحمت اللہ ایک کاروباری آدمی کو پولیس نے گولی مار کر بلاک کر دیا ان سب کے بارے میں ہماری تحریک التواہی کے گورنمنٹ اور گورنمنٹ کی پولیس امن و امان کے اداروں نے عوام کو مارنا قتل کرنا شروع کیا ہے اور یہ واقعی تحریک التواہ کے حوالے سے اس کا نوش اسمبلی کو لین چاہئے تھا لیکن آپ نے ان کو یہاں پہلے سے رجکٹ کیا ہوتا یہ چاہئے تھا کہ یہاں ہاؤس میں آتے اور گورنمنٹ اس کا جواب دیدیتی کہ یہ ایڈمز میٹن نہیں ہیں۔ کیونکہ فلاں وجہ ہے تو ان نات ایڈمز میٹن کر کے یہاں وہ رجیکٹ ہو سکتے تھے یہاں ان پرووٹ ہو سکتا تھا لیکن آپ نے ایسا کر کے، یہاں مسکل ہیں اگر آئندہ اس طرح گورنمنٹ کو چھوڑ دیا جائے تو وہ ادارے جو عوام نے اپنے نیکس سے اپنے آپ پر بوجہ ڈال کر تربیت دی ہے انکو اپنے امن و امان کا چوکیدار رکھا ہے انکو سلطہ دیا جائے اسی اسلحے سے عوام کو گولیوں سے ماریں تو یہ پھر وہ حالت آئی گئے کہ آخر میں گورنمنٹ اور اس اسمبلی کے خلاف عوام جو ہیں کھڑے ہو نگے جناب والا اس کے ساتھ جو موضوع تحریک التواہ ہے کہ تین اگست ۹۸ء کو جو آپ کے سامنے ہے لاءِ ایڈ آرڈر کی صورتحال۔ ابھی تو گورنمنٹ پارٹی کے ممبران خود بھی محسوس کر یاں گے کہ امن و امان کی صورتحال جرم کے مفہم جرم کرنے والے مافیا کہ ایسے مضبوط کر دیے گئے کہ اب دن وھاڑے ڈاکے ڈالے جاتے ہیں اگو ابرائے تاو ان کے جاتے ہیں دوسرے ہر قسم کے جرام بہر بازار کے جاتے ہیں کوئٹہ میں کئے جاتے ہیں حکومت کو کرنا یہ چاہئے تھا کہ اس کے بارے میں سخت القدام کرے، لیکن بد افسوس ہے کہ جو ہم کیس پیش کر رہے ہیں وہ سور غنڈ کا۔ ۱۲ اگست ۹۸ء سور غنڈ جو چار اضلاع کے وسط میں لورالائی کے قلعہ سیف اللہ زیارت پیشین چار اضلاع کے وسط میں ڈاکوؤں کا گینگ اور ان کا اڈا اور وہ بیک وقت بیک روز قلعہ سیف اللہ میں بھی اور میرزاں میں موڑ سائکل چھینتے ہیں لورالائی میں بھی گازیاں چھینتے ہیں اور انکے چھینتے کے بعد وہ اپنے اڈے سور غنڈ لے جاتے ہیں اور جب عوام چلاتے ہیں اور حکومت کے اہلکاروں کو معلوم ہوتا ہے لورالائکار تھیصل دار لورالائی کے اس نے جب ڈین کا پتہ لگایا اے ہی لورالائی ڈی سی ایف سی کے ساتھ وہاں خٹے اور ان ڈاکوؤں نے جب ایک دوسرے پر گولیاں چلانی لگیں جس میں ایف سی کا ایک لائن نائیک زخمی بھی ہوا

اور پونچھ کل الجھن لورالائی۔ اب جناب یہ افسوس کا مقام ہے اب اسمبلی کے معنی حکومت کے معنی اب تقریباً ختم ہو رہے ہیں ان کی اہمیت ختم ہو رہی ہے تو حکومت پھر ان کا نوش بھی نہیں لیتی۔ کہ کس کی کیا ذبیحی تھی کیا اس نے وہ ذبیحی کیوں نہیں کی ہے۔ ایسی ایف سی اسکے ساتھ ہیں اور عوام نے بھی گھیرا ڈال دیا ان ڈاکوؤں پر اس کے بعد ڈی سی لورالائی عوام کو ہدایت دیتا ہے کہ آپ وہ گھیرا توڑ دیں۔ آپ یہاں نہ آئیں اور وہ لوگ جو قلعہ سیف اللہ سے آئے تھے اور خود ایف سی نے موقع بنانے کار ان کو وہاں سے نکال دیا اور ڈاکوؤں کو موقع دیا گیا کہ وہ وہاں سے نکل گئے اب یہ حکومت کی ناکامی ہے یا نہیں۔ یعنی ہم کس پناپ کرتے ہیں کہ فلاں حکومت ناکام ہوئی اس میں اپنی ناکامی کا اعتراف کیا اور استغفار دیا تب گورنمنٹ اور اسکے مشریعہ اعتراف کر یعنی کہ ہم نے خلطی کی ہے وہ کب یہ اعتراف کر یعنی۔ اس طرح جناب والا وہ ودھ ڈرا ہو گئے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جب ہم نے یہاں تحریک الٹا اپنی کی 19 نارخ کو۔ اسی سوراخ میں جناب والا پسیر و نذر روز پر جانے والے ٹرک گاڑیاں ان کو روکا گیا اور ہزاروں روپے سے زیادہ لوت لئے گئے اور جناب والا وہاں پر لوگوں کی بے عزتی ہوئی یعنی جو ایک لوہن کو لارہے تھے اسکے سونے اور چاندی کے زیور اتارے گئے تو ان کے ساتھ جو خواتین اور بچیاں تھیں انکے زیور اتار لئے گئے اسی پسیر و نذر روز پر یعنی اس کا ذمہ دار کون ہے کیا وہ ڈی سی نہیں ہے میا پتھیں کا ڈی سی نہیں ہے گیا زیارت کا ڈی سی نہیں ہے۔ کیا قلعہ سیف اللہ کا ڈی سی نہیں ہے کیا وہاں کا ایف سی نہیں ہے۔ جناب یہاں حکومت کس لئے بیٹھی ہوئی ہے وہی پسیر و نذر روز۔ اب وہی لوگ ہیں اب یہاں آ کر افسوس ہوتا ہے کہ وزیر داخلہ صاحب بیان دیتے ہیں کہ ہم نے حالات زیادہ بہتر کرنے ہیں۔ یہ تو صرف ایک مثال ہے جمیونی طور پر سارے صوبے میں یہ صورت حال ہے صوبے میں کیا حالات ہیں۔ یعنی آج کے وزیر صاحب نے جواہیلی میں یہ جواب دیا ہے اس جواب میں آپ ذرا دیکھیں خود یہ اعتراف ہے کہ ہم نے جو مطالعہ کیا ہے وہ بھی میں آپ کو عرض کروں گا اور یہاں جو وزیر صاحب خود اعتراف کرتے ہیں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ موثر سائکل چھیننا کم فروری تا دسمبر ۱۹۴۸ء کیم جنوری تا بائیس جون نوے۔ یعنی چھ ماہ کا ہم نوے اور سال کا ہم لے لیں ایک

سوائی۔ یہ جاری عمل ہے جناب والا ایک سوچتا ہیں اور اب جو سال میں ایک سوائیکل چینے کے واقعات۔ آپ اندازہ کریں کہ کتنے فیصد جرم بڑھ گیا ہے اور یہ صرف موڑ سائکل چینے کا ہے۔ یہ تجسس اعشاریہ دو بے جرام میں اضافی حکومت نے خود تسلیم کیا ہے اگرچہ یہ حقیقت ہے جناب والا کہ ہمیں علم ہے کہ اخباروں میں جو رپورٹ آتی ہے وہ دس میں سے ایک کیس ہوتا ہے ہمیں یہ علم ہے اور صاف بات ہے کہ حکومت یا ایجنٹیاں اخبار والوں کو باقاعدہ ہدایت دیتی ہیں کہ جرام کے بارے میں کوئی کیس آپ نے دیا اس سے زیادہ پھر آپ کو بھلتنا پڑیا یعنی کیس اخبار والے رپورٹ نہیں کر سکتے ہیں۔ جو رپورٹ کر یعنی انکو بھی بھلتنا پڑیا اب ایسے حالات میں یہ جو نقصہ انہوں دیا ہے اس نقشے میں انفو اور ان حراب۔ اگر یہ وزیر صاحب مجھے یہ بتادیں کہ کیم جنوری ۲۰۱۹ء میں بعد میں ۲۲ جون چھپ ہیں۔ اگر ایک سال میں تین اور چھ میں میں چھ یعنی سال میں بارہ ہے کہ یہ معنی ہیں سو پر سو اضافہ کاغذات میں جو اکتوبر کا نہیں آیا ہے یہ سو فیصد اضافہ ہے جناب والا یہ پوزیشن ہے جرام کی رفتار اسکے دریث یہ ہیں جرام بڑھ رہے ہیں اور حکومت یہاں بیان دے دیتی ہے اور وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے اس میں بہتری پیدا کی ہے اور یہی میں وزیر صاحب کے لئے عرض کروں گا کہ یہ جو فرماتے ہیں کہ جون جولائی میں تو پہلے کی حکومت رہی اسکے بعد میں ستمبر تک آپ کو بتاتا ہوں ہم نے جواندازہ ستمبر تک لگایا ہے پالیسی ایریا پچھلے سال ستمبر تک جرام اور اس سال کے ستمبر تک کے جرام ان کا شرح میں جو اضافہ ہوا ہے ہمارے حساب سے بارہ پر سو سے پہلو پر سو ست کا ہوا ہے کل صوبے میں جرام کا اضافہ ہوا ہے اور پالیسی ایریا میں موڈ سائکل چینے کے جو واقعات ہیں یعنی وہ تقریباً چھیس فیصد ہیں اس پر پہلے میں ہوا ہے برگری چھیس فیصد سے چھیس فیصد اضافہ ہے لیوین ایریا میں موڈ سائکل گاڑیاں چینے کا تقریباً تیس پر سو سے تیس پر سو ست کا اضافہ ہے اور موڈ سائکل چینے کا او سو سات فیصد سے زیادہ ہے یعنی یہ جرام جو اس وقت ہوئے جب کہ ان کی حکومت ہے ہمیں اسکے جرام میں کافی رفتار سے اضافہ ہوا ہے اور آپ یہ لگدا ہے ریکارڈ سے دیکھے اور رفتار سے ریکارڈ منگوالیں جو ہم نے آپ کے سامنے رکھیں ہیں انشاء اللہ اس میں غلطی نہیں ہو گی جمیع طوز پر پالیسی ایریا اور لیوین

ایریا میں جرائم کا اضافہ پالیسی ایریا میں گیارہ فیصد ہے اور لیوینز ایریا میں بائیس فیصد کے قریب ہے۔ اور جو ڈویژن ہے تمام ڈویژن میں جرائم کا جتاب اضافہ ہوا ہے تمام ڈویژن میں صرف ایک بی بی جہاں جرائم میں کمی واقع ہوئی ہے وہ وہاں کے آفیسر کی بہت ہے انہوں نے وہاں کیا طریقہ اختیار کیا ہے جو صورت جرائم میں کمی ہے باقی صوبے کے تمام ڈویژن میں اضافہ ہے تو جتاب والا یہ پو زیشن مجموعی طور پر ہے اور آج بھی وزیر صاحب کا اس بارے میں بیان ہے کہ اور اس سے پہلے ہم نے سینکڑوں گاڑیاں برآمد کی ہیں ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے سینکڑوں گاڑیاں برآمد کیں ان کا ڈین ان ملازم مجرمان میں سے کسی کو پکڑا ہے چار سو گاڑیوں کی برآمدگی کے باوجود یعنی جو گاڑی یہاں آتی ہے فروخت ہوتی ہے یہاں تو اس کے اڈے ہیں ان کے اڈے کیے ختم کریں گے ایک طرف آپ کی پولیس ایک طرف آپ کے <sup>ٹیکلیں</sup> بھیجیں کے ادارے آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے اڈے کہاں ہیں۔ ان کے ڈیکم کہاں ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم نے برآمدگی کی ہے اور ان برآمدگی میں صوبے کی کتنی برآمدگی کی آپ کے اپنے حساب سے ایک سو چھالیس موڑ سائیکل ایک سال کے نو نے موڑ سائیکلیں دوسرے سال کے ابھی تک بارہ برآمد کیئے ہیں اور چھ اور برآمد کے کیا آپ اسکو پولیس کا کوئی کارنامہ سمجھیں گے کیا یہ پولیس جو ہے اس پر مطمئن ہونا چاہئے، یا حکومت کو اس پر مطمئن ہونا چاہئے یا اسکے ساتھ چھینی ہوئی گاڑیاں ایک سال کی ۹۳ اور اکتا لیس دوسرے سال کی ہیں اور اگر اکتا لیس کو ڈبل کیا یعنی سال کے پیاسی گاڑیاں تو صرف ایک سال میں چھ برآمدگی اور چار آپ نے دوسری برآمدگیں چھ گاڑیاں صرف برآمد ہوئیں میں یہ کہوں گا کہ عوام کے ٹیکس کے لحاظ سے کہ کتنے کروڑ روپے اس پر خرچ کئے ہیں اس تناسب سے آپ نے کیا کام کیا ہے اسکے باوجود آپ کا دعویٰ ہے لیکن عملہ جرائم کی شرح تجزی سے بڑھ رہی ہے اور بڑی اسپیڈ سے بڑھ رہی ہے اور اس میں قتل میں اضافہ ہو رہا ہے اور لوگوں کی یہ پوزیشن ہے آپ کو کوئی رپورٹ نہیں کرتا ہے اگر وہ رپورٹ کرے اس کی یہ پوزیشن ہے جو آپ کو آغا صاحب نے بتایا جو گاڑیاں کمپیوٹر سے چیک ہوتی ہیں وہ کھڑی رہتی ہیں جس نے اصل کاغذات کے حوالے سے اب آرام سے بینچیں رہیں اور کہیں کہ حالات بہتر کے

ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت اس میں ہر طرح سے ناکام ہوئی ہے۔ اور اس ناکامی کی میں ایک مثال دیتا ہوں یعنی آپ اس کو کس طرح لیں گے کہ ایک ڈاکٹر کو آپ کے وزیر صاحب نے یا اس کے بھائی نے اس کو انخواہ کیا ہم اس صوبے میں کہتے ہیں کہ رول آف لاء ہوتا چاہئے قانون کی حکمرانی اگر کسی کا دوسرا سے کیسا تھد دعویٰ ہے تو یہاں عدالت ہو سکتی ہے یا جرگہ ہو سکتا ہے کیا یہ جائز ہے کہ آپ کے پاس حکومت ہے اور آپ ایسے ہی زور آور ہیں اور آپ نے آدمی کو انخواہ کیا ہے یا وہ وہاں انخواہ پڑا ہے اور آپ اس کو برآمد نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کو واپس کیا آپ لے آئیں حکومت نے اس کو واپس کرایا یا اس نے خود مہربانی کی یا کوئی اس سیاسی تحریک نے مہربانی کی ہے حکومت نے اس ملکے میں کیا کیا ہے۔ کیا آپ نے وزیر صاحب کو فشری سے الگ کیا ہے کیا آپ نے اس کو نوش دیا اس طرح جناب والا جو ہیں دس اکتوبر کو قتل ہوا اور ڈوب کے لیویز جمدادار کو اس وقت قتل کیا گیا جب وہ ڈیوٹی پر تھا۔ اور تحفظ کر رہا تھا آپ نے کیا قاتل کو گرفتار کیا۔ آپ نے اس کیس کو پرسوں کیا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی آدمی ڈیوٹی پر ہوا ایک تو ڈیوٹی پر ہوا اور وہ لوگوں کو لوٹا ہوا یک تو وہ لوگ ہیں ان کو چھوڑتے ہیں ایک آدمی صحیح معنوں میں ڈیوٹی کر رہا ہے اور ڈیوٹی پر اس کا کوئی قتل کرے اور حکومت کی یہ جرأت نہیں ہے اس کو پرسو کر کے اور اس کو نکالے حکومت اس کیس کو استغاثہ نہیں کر سکتا ہے گورنمنٹ رپورٹ نہیں کر سکتی ہے جب میلشیا والوں کو کہا جاتا ہے کہ چھاپا مار دو وہ کہتے ہیں یہ ہمارا کام نہیں ہے سول کو کہتے ہیں آپ چھاپا ماریں وہ کہتے ہیں ایفسی کا کام ہے اس سے بڑی ناکامی حکومت کی کیا ہو سکتی ہے اور اس کے باوجود وہ حکومت میں بنتے ہوئے موجود ہیں اور کہتے ہے ہم *legitimate* حکمران ہیں کیا ان حکمرانوں کو عوام مجبور ہو کر کیا ان کا اقتدار سے دھکیل نہیں دیں گے اور دھکیلنا نہیں چاہئے جناب والا نہ اس طرح حکومت چلتی ہے نہ رول آف لاء ہو سکتا ہے نہ عوام کے لئے اسن ہو سکتا ہے ہم سمجھتے ہے کہ مجموعی طور پر سب کیسرا یہیں ہیں حکومت کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ اپنے آپ کو بھیت نہیں کہہ سکتی ہے ان کا کوئی جواز نہیں ہے ان کے وجود کا۔ کل ایک سپاہی کیسے دہاپنی ڈیوٹی پر جا سکے گا جب اس کو معلوم ہے کہ میرا جمدادار میرا آفیسر قتل ہوا اور وہ حکومت جس نے بھتے ڈیوٹی دی تھی عدالت

سے نے مقدمہ تک درج نہیں کیا ہے۔ ملزم کے چیخپے کوئی گیا نہیں ہے اس کے بارے میں کوئی آواز نہیں اختیالی گئی ہے تو یویز والا پھر وہاں کیوں لکھ رہا ہو کر وہاں لوگوں کے ساتھ جھوڑے۔ اس قائم کرنے کی کوشش کرے ڈاکو اور چور کا ہاتھ پکڑے کیوں۔ پکڑے اس ڈاکو کا ہاتھ وہ تو اس کے ساتھ خواجہ اور شامل ہو گا جناب والا آج یہ پوزیشن ہے کہ یہ حکومت اور اپوزیشن پارٹیاں جب یہ کلیم کرتی ہیں کہ وہ جائز حکومت ہیں ان کی ذیویٰ ختنی ہے کہ صوبہ میں جو کیسر ہیں ان کا خاتم ہو مافیا۔ منظم مجرم کے بارے میں آپ کو معلوم ہے اختر صاحب نے سوال کیا تھا وزیر صاحب نے جو بیان دیا کہ اس میں میں اختیالیں پچھے انداز ہوئے ہیں یعنی روزانہ ایک پچھے انداز ہو رہا ہے اب ایسی صورت حال میں بعد میں اخبار میں بیان کر ایک سوتا سی پچھے غائب ہوئے تھے اور ان میں سے ایک سو بیساں واپس ہوئے آپ اتنی بڑی غلطیاں کس طرح عوام کے سامنے سے کریں گے روزانہ ایک پچھے غائب ہو انداز ہو اور حکومت کہے کہ ایک سوتا سی پچھے تھے اور ایک سو پچاسی آگئے وجہ ڈش کلپر تھی فلاں ان بہانوں سے حکومت اپنے آپ کو فراپن سے بچائے آپ اپنے آپ کو بچائیں گے لیکن عوام میں اس کی سختی ہے چیزیں ہے اور اس کی ذمہ داری آپ کے پاس ہے اس کے لئے عوام مجبور ہونگے کہ وہ آپ کا رہنے کا جواز ہے اس کو ختم کر دیں یہ مختلف جرائم کا طریقہ وہ کر رہے ہیں حکومت ان کو تحفظ دے رہی ہے یہ جو گاڑی چوری ہوئی ہے اس شخص کا دعویٰ یہ ہے کہ گینکسٹر اور مافیا وہ لوگ ۔۔۔ لہذا وہ غریب لوگ ان لوگوں سے مافیا والوں سے ڈرتے ہیں لہذا وہ انکا نام ہی نہیں لیتے ہیں اور پیسہ دے دیتے ہیں پھر ایسیں بھی گاڑیاں جو ہیں وہی گاڑی چسکی چوری ہوئی ہے وہ گاڑی اسکو دانا بڑا جان جو حکوموں کا کام ہے جناب والا اس طرح مخفیات سامنے ہے تمام لوگ جانتے ہیں حاجی غبی روڑ پلاناں مرکز، فلاں روز پہ فلاں اس ہر شخص کو معلوم ہے ہر جگہ ہے یعنی وہ سب کو معلوم ہے پولیس کو معلوم ہے گورنمنٹ کو معلوم ہے بہت لیتے ہیں یعنی بھتہ لیتے ہوئے سب کچھ آپ جہاں بھی مخفیات انکا تھیک ہے سب کچھ تھیک ہے لیکن پولیس کو بھتہ دیتے ہیں ذمہ دار افسران کو بھتہ دیتے ہیں اب اس حالت میں جناب والا گورنمنٹ یہ اپنی ذیویٰ سمجھ پوری نہیں کر رہی ہے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں جناب والا کہ آپ مہربانی کریں ایسیں سمجھ

معنوں میں واقعی آپ ایسے اقدامات کریں ایک تو آپ کے وہ اقدامات ہیں کہ انہی اقدامات کے ذریعے بے ادبی معاف پتے نہیں رہاں صحیح آئے گا نہیں وہ قندھار کے مشہور ایک آئینہ کہا کے اسکا پر واہست کروانش اللہ ہم تم پر دعا۔۔۔ والد نے کہا کہ لوگ مجھے بد دعا کریں گے اسے کہا بچے نے کہا کہ پر واہست کرو انش اللہ ہم تم پر دعا۔۔۔ اور اسے کہا کہ اس کا اب ہم آپ کو کہنے ہیں مہربانی کرے اور عوام کے لئے کام کرے اور آپ عوام پر سوار ہو جائے رہاں تو یہ مسئلہ ہے اس لئے ہم گورنمنٹ سے ایک طرف کے بالکل ناکام ہو گئے ہیں آپ کو اس کا اعتراض کرنا چاہے دوسری طرف پولیس، یو ایز، انتظامیہ افسروں سے بالکل ناکام لے اور اگر آپ کام نہیں لے سکتے ہیں تو پھر یعنی آپ کا خدا حافظ مہربانی۔

اس دوران جناب ذپی اپنی اپنی صدارت پر مستحسن ہوئے۔

جناب ذپی اپنی اپنی صدارت پر مستحسن ہوئے۔

میر محمد اسمم پچکی: جناب اپنی اپنی صدارت پر مستحسن ہوئے۔

صاحب بڑے دعوے سے یہ بیانات دے رہے ہیں میشنگیں کر رہے ہیں کہ وہ صوبہ میں اور بالخصوص کوئی شہر کو اس کا گیوارہ بنا دیں گے بڑا چھا خیال ہے خدا کرے وہ اپنے اس دعوے میں کامیاب ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض دعوے ہی تک محدود رہے گا ہم اس ملک کی حالت کو دیکھیں پورا پاکستان میں جو ریاست ہے اس میں امن و امان کی کیا صورت حال ہے اور تو اور کسی کا جان اور مال محفوظ نہیں پہلے تو کراچی کا مسئلہ تھا ب دہشت گردی اور قتل و غارت گری پنجاب سے ہوتی ہوئی اسلام آباد تک جا پہنچی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں حکمرانوں نے کبھی خلوص نیت سے اسکن اور لاء اینڈ آرڈر قائم رکھنا نہیں چاہا بلکہ انہوں نے مختلف اداروں یا پولیس کو خاص کرائے ڈائلی مفادات اور مخصوص اور خاند ای نی مخصوص مفادات کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جس کے بد لے میں پولیس پر لوگوں کا اعتبار ہی نہیں رہا وہ ادارہ جس کو حکمران اپنے ڈائلی مقصد کے لئے استعمال کرے وہ ادارہ خاک اسکن و امان قائم رکھ سکے گا تو جناب والا جب تک کہ اس نظام میں ہم تبدیلی نہ لائیں گے یہ پولیس میں آپ جتنا

یہاں فورس کو اور بڑھادے امنی ہے ورس anti-terrorist force آپ نے قائم کر دی اور گازیاں بھی ان کو مہینا کر دیں لیکن جب تک کہ بیانی طور پر اس ملک میں کرپشن اور اداروں کو مضمون نہ کیا جائے جو یہاں دعوے کئے گئے ہیں وہ دعوے جو ہیں ناکامی کی طرف جاتے ہیں مثلاً یہاں پر اگر بلوچستان کو دیکھا جائے گویا کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ دہشت گردی کے حوالے سے یہ فرق داریت کے حوالے سے پاکستان کے دوسرے سے قدرے کچھ بہتر ہیں لیکن یہ حکومت کا کارنامہ نہیں ہیں یہاں شاید ہماری روایاتوں کی وجہ سے معاملہ دوسرے صوبوں سے کچھ بہتر ہے لیکن یہ دعویٰ کرنے والے کہ ہم یہاں کونہ میں اس قائم کرنا چاہتے ہیں میرے خیال میں ڈیٹائل میں نہیں چاہتا کیونکہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے صرف پانچ منٹ مجھے دیے گئے ہیں آنڑا ہل مبر نے مندو خیل صاحب نے ڈیٹائل سے وہ تمام تفصیلات بتاوی کہ اگر کرامہ crime کہ یہاں ریشو ratio کتنا ہا اور یہ ریشو جو میں سمجھتا ہوں روز بروز بڑے گا اور کم نہیں ہو گا روز اگر اخباروں میں دیکھیں آج بھی اخبار کا ایک ہیڈ لائن تھا کہ ایک شخص کو ڈیکھتی میں قتل کر دیا گیا اور گھر کو لوٹا گیا اور گھر کے زیورات اور تمام ساز و سامان کو لوٹ لیا گیا یعنی روز جو ہے آپ کو دوچار یا کم کو ڈیٹائل کے بارے میں ملے گے جہاں تک دیہاتوں کا مسئلہ ہے وہاں تو کمی علاقت ہیں کہ نیوز تک بھی نہیں آتا وہاں تو ڈیکھتی رہوں پر یہ روز کا معمول بن چکا میں نے پچھلی بار بھی یہاں اظہار خیال کیا تھا کہ ہمارے یہاں حلقة میں مثلاً جو ڈپی کمشز صاحب ہے وہاں اس نے فورس ہے جو اپنے وہاں ایسے چیک پوسٹوں پر لگایا ہوا ہے کہ وہاں ان کو وہاں بھتے ملے وہاں کمی ایک دو ایسے واقعات ہوئے ڈیکھنے کے جب کہا گیا تھا میں داروں کو کہ بھی آپ پیچھے جائیں ان ڈیکتوں کے تو انہوں نے کہا کہ جی ہمارے پاس یو یز والے ہی نہیں یو یز کا فورس ہی نہیں ہے ہمارے پاس۔ فورس تو وہاں سب جمع ہوا ہے وہاں سب بھتے لینے کے لئے تو عرض ہے جناب کہ وہاں یا آپ کوئی کوچھوڑیں آپ پورے بلوچستان میں یہ ڈیکھتیاں اور یہ اتنی عام ہے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ امن و امان قائم رکھنے میں کامیاب ہوئی ہے وہ بالکل اس کی کامیابی نہیں ہے بلکہ یہ اس کی ناکامی کا ثبوت ہے

اس کے علاوہ میں ایک چیز یہاں پر بیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آنے والے مخبر نے کہا تھا کہ یہاں ڈاکٹر فورم کی طرف سے ایک معزز ڈاکٹر کو جو اغوا کیا گیا اور وہ رہا پتہ نہیں کس طریقے سے ہوئے بیچارے جس طرح غیر اخلاقی طریقے سے اس کو جسمانی اور روحانی اذیت دی گئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعوے اگر تباہی حکومت کا جو بے ان کے لئے میں کہوں کہ یہ ایک باعث بار ہوں گا کہ وہ دعویٰ کر رہے ہیں وہ صرف یہ نہیں ہے لیکن جو ڈاکٹر مجھ سے ملتا ہے کہ میرے علاوہ ایک اور قیدی جس کا نام عبد الوحدید چنان ہے گزشتہ تین ماہ سے وہ بھی قیدی بنا ہوا ہیں بھی جیل خان میں بند ہیں اور وہ بھی جیل خان کہاں پر ہے کہیں بلوچستان کے دروازہ میں علاقے میں نہیں کہ اس روڈ پر جہاں وہ گورنمنٹ کا بنکلہ ہے اس کے اندر بھی جیل میں دوسرا آدمی جو بے بند ہے اور روز کا یہ معمول ہے بقول وہ ڈاکٹر صاحب کہ وہ بھی تک وہاں پڑا ہوا ہے اگر ایسے معاملات میں جو جعفر صاحب تو یہ دعویٰ کرتے ہیں میرے لئے سب برابر ہے چاہے وہ غریب ہو چاہے وہ با اثر شخصیت ہوں قانون کی نظر میں سب ایک ہے لیکن جناب اس ملک میں قانون صرف جو بے کمزوروں اور غریبوں کے لئے ہے یہ قانون جو بے یہ زور آور لوگوں کے لئے اور با اثر لوگوں کے لئے لاگوں نہیں ہوتا یہ ہماری ریت ہیں اس ملک میں پوری پاکستان میں ایسا ہو رہا ہے آپ بلوچستان میں کہتا ہوں کہ یہ ان کو بھی لاگوں نہیں کر پائیں گے اب یہاں تو گولی کی زبان زیادہ طاقت وار ہے جس جگہ قانون جہاں کمزور ہو اور گولی کی زبان زیادہ طاقتور ہو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر داخلہ کس طرح اس قائم کر سکیں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مصطفیٰ خان ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر آج اسن وامان پر بحث ہو رہی ہے جناب والا سب سے پہلے تو میں کہوں گا کہ اسن وامان جو عوام کی ضرورت ہے۔ آج سارا عوام اس پر بیٹھا ہے جتنا ہے کہ رات آنکھ بچے کے بعد کوئی گھر سے نہیں نکل سکتا اور یہاں یہ تسلی دی جا رہی ہے کہ اسن وامان بالکل صحیح ہے جناب والا اسکی کوئی بھی وہ سال پورا ہونے والا ہے اور یہ اس پر ایک بحث پر بار بار ہے بحث ہو چکی ہے زیر و آور میں بھی دوسرے لکھنے سے تیرے لکھنے سے آج تک اس پر کوئی عمل نہیں

وابے۔ جناب والا اس کیجید یہ ہے کہ جیسے آپ دیکھ رہے ہیں اور حقیقت کہتے ہیں اور حقیقت ہم  
لوگ بول رہے ہیں۔ وہ ہمارے حقیقت کو چھانے کیسے وزیر صاحب ایس پلی کے لیے زیر جو اس کے  
پاس پہنچتا ہے وہ اب ہم کو دیتا ہے یا سیکرٹری صاحب اس کو جو لکھ کر بھیجا ہے وہی کہ بالکل اس وامان  
ہے، میں ان کو ثبوت کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ حقیقت میں یہ وزیر صاحب جو بنیت ہیں یہ لوگ خود  
مطمئن نہیں ہے اور یہ بھی کہیں گے کہ اس وامان ہے۔ لیکن ڈینی طور پر خود مطمئن نہیں کہ اس وامان  
نہیں جناب والا اس کا ثبوت ہے کہ سردار خان کا یہ بیان انہوں نے خود کہاں کہ کوئی کو پولیس استیث  
بنادیا گیا ہے۔ جناب والا ان کا خود وزیر یہ کہدا ہا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب لکھتا ہے جناب والا کہ واقعی  
اس صوبے میں اس وامان نہیں ہے اور ایک طرف سے گورنمنٹ یا وزیر صاحب پھرائتے گے کہ باقی  
صوبوں کی نسبت یہاں اس وامان ہے۔ جناب والا یہ حقیقت ہے کہ آج کسی پولیس کے خلاف کوئی  
کارروائی نہیں ہوئی ہے ان سے کسی نے پوچھا تک نہیں یہاں تک جناب والا جس دن ظہور گوشید کیا  
گیا پولیس والے اسی رات بس اٹے پر چار سخنے ۸ تبرا کو گولی چلا کی پولیس والے یہ بتا گئیں گے کہ  
اس نے کسی کو گرفتار کیا۔ چار سخنے متواتر ڈاکو کے ساتھ یہ گولی چلا رہی ہے اور آج تک انہوں نے کسی کو  
گرفتار کیا ہے۔ جناب والا یہ سب کو معلوم ہے میں خود پولیس والے یہ کہتے ہیں ہمارے تھانے نیلام  
ہوتے ہیں۔ ہمارے پولیس تھانے سرعام نیلام ہوتے ہیں۔ اوزو لوگ کہتے ہیں جناب والا کہ ہم  
سے اوپر پیسے مانگے جاتے ہیں اوپر سے کون مانگ رہا ہے اور یہ حقیقت تسلیم ہون چاہیے کہ آپ کے  
کوئی باقی ضلعوں کا آپ کے تھانے جو ہیں جس نے اوپر زیادہ پیسے دے گا وہی ایس ایچ او ہو گا اور وہ  
ایس ایچ او اپنے جیب سے پیسے نہیں لارہا ہے جناب والا جو ان بڑے بڑے افسروں کو بنگلوں کی  
ضرورت ہے اس لئے انہوں نے ڈاکو پالے ہوئے ہیں۔ انہی ڈاکوؤں سے بھی کاروبار کرتے ہیں  
جناب والا آج تک یہ ثابت کرے جیسے کہ ابھی آیا ہوا کہ ہم نے چار سو گاڑیاں پکڑی ہیں جناب والا  
وہ بتا گئیں گے کہ انہوں نے ڈاکو کرنے پکڑے ہیں۔ ڈاکو کوئی نہیں ہے اور چوری روز برو رہتے ہیں۔  
پہنچا گواہ ہو رہے ایسے شریف لوگ ہیں جو گورنمنٹ کو بتاتے تک نہیں مجھے لوگوں نے بتایا کہ مجھے آدمی

نے انہوں کیا اور ہم سے پیسے لیا وہ آدمی سر عام بازار میں پھر رہا ہے اگر ہم کہیں تو گورنمنٹ والے کہتے ہیں کہ تم لوگ پاگل ہو گئے ہیں۔ آپ کا جناب والا دو چار سال قبل جب ایک آدمی کو یہاں سے انہوں کر کے گھٹان لے گیا تو (ایسی) گھٹان نے اس کو وہاں سے برآمد کیا اور زخمی ہو گیا اس (ایسی) کا اپنا بیان تھا اس نے خود مجھے بتایا کہ ہر سے افسر آ کر مجھ سے کہاں کہ آپ کو پڑا کیا تھا کہ آپ نے جا کر کے وہاں چھاپ مارا اور انہوں کا نندہ شخص کو برآمد کیا جناب والا یہاں کو کون پالتے ہیں جبکہ ایک ایسی زخمی ہوا اور اوپر سے ہر سے افسر سے کہتے ہیں کہ آپ پاگل ہتھ کے وہاں گئے اور اسی اسی کو بعد میں سر ابھی ملا بجائے اس کو کوئی انعام دیا جاتا تھا اس کو تمغہ دیا جاتا لیکن اس کے باوجود ہر سے افسر اس کو دھمکی دیتے ہیں کہ آپ کس لئے وہاں گئے اور آپ کو کس نے کہا تھا کہ آپ چلے جائے تو جناب والا اُمریکی نظام رہا اسی طرح چلار بائی پولیس کی اجارہ اداری ہو گئی انہوں نے تھیں لکائی ہوئی ہیں جناب والا چینوں کی ضرورت ہے کچھ نہیں دن دھاڑے ڈاکہ ہے لوگوں کی تلاشی لی جاتی ہے اور پر سے بڑے ہر سے ٹک گزرتے ہیں۔ لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں اس کے بعد غریب لوگوں کی جیبوں کی تلاشی لی جاتی ہے۔ اور اگر ان سے کچھوٹا سا چاقو نکل جاتا ہے تو ان کو تھانے لے آتے ہیں کہ آپ کے پاس چاقو تھا۔ اور پانچ دس ہزار روپے تک پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ہماری اپنی پارٹی کے ایک آدمی ہے یہ کشم والے ساتھ چھیکن پر اس دن کسی کا موڑ سائیکل روکا ہوا تھا اس سے پانچ ہزار روپے لیا پھر انہوں نے اس کو چھوڑا وہ آگیا پارٹی کے دفتر پارٹی کے دو درکار اس کے ساتھ گئے کہ آپ نے پانچ ہزار روپے کس لئے لیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ پانچ ہزار روپے واپس دے دیئے۔ ایسے واقع بار بار ہوئے ہیں جناب والا اور آج تک اس پر کوئی اسی انکوارٹی نہیں ہوئی ہے اس پولیس افسر کو معطل نہیں کیا گیا۔

گورنمنٹ نے ایسا کوئی قدم نہیں انداختا ہے جناب والا آپ دیکھے یہاں تک کہ اسکے امان اس صوبے میں بر باد ہو رہا ہے روزانہ بچوں کو انہوں کیا جا رہا ہے ذکریت ہو رہی ہے لوگوں سے موڑ وغیرہ چھین کر کے کھڑا کر لیتے ہیں کہ اتنا پیسے لاو اور پھر اپنی گاڑی لے جاؤ یہ ساری نشاندہی بار بار ہم لوگوں

نے اس اسمبلی میں کی ہے اور یہاں تک کہ ہم مجبور ہو کر کے ہم خود آئی جی کے پاس گیا ہوا ہے ہمارے پارٹی گورنر کے پاس ہم لوگ گئے ان کو ہم نے ثبوت کے ساتھ پیش کیا کہ یہ فلاں فلاں ڈاکے ہوئے ہیں ہم لوگوں نے فلاں تھانے میں چور کو پکڑ کر کے وہاں دیدیا لیکن جب ہم لوگ واپس وقت ہی نہیں پہنچ گئے تو وہاں سے چور رہا ہو گیا یہ ہم نے آئی جی کو ثبوت پر دیا یہ ثبوت کے ساتھ ہم لوگوں نے دیا ہوا ہے ہم گورنر کو ثبوت کے ساتھ ان کو دیا ہوا ہے لیکن جناب والا کوئی نہیں پوچھتا ہے ابھی اس دن ہمارے خیال یہ پندرہ میں دن نہیں ہو رہا تھا لیکن بے کوئی ڈی ایس پی رات کو سازھے دس بجے کسی نے ان کو میلی فون کیا کہ ادھر فلاں لوگ ہے یہ بچے اغوا کر رہا ہے انہوں نے کہا یہ ہمارا کام نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے تھانے میں میلی فون کیا کہ یہ لوگ ادھر پھر ہے یہ بچے اغوا کرنے والے ہیں انہوں نے کہا اس وقت کوئی بھی نہیں ہے اکیلا ہم ہی بیٹھا ہے تو جناب والا پولیس والے کیا کر رہے ہیں پولیس والے تو خالی ڈاکے مار رہے ہیں اور ان ڈاکوؤں کا تحفظ یہ لوگ کرتے ہیں اور جب بھی آپ کو جناب والا ہم لوگ یہ نہیں کہتے ہیں کہ سب پولیس والے چور ہے لیکن وہ پولیس والے جو صحیح معنوں میں رشوت نہیں لیتے ہیں ان کو کوئی تھانے پر چھوڑنا ہی نہیں وہ تھانے کے بزدیک ہی نہیں جاتے ہیں کیونکہ یہاں تو بولی گئی ہوئی ہے تھانوں کی کوئی تھانوں کی بولی گئی ہوئی ہے کہ جوزیادہ ہم کو دیا اسی کو ہم وہاں لگا سمجھتے تو جناب والا یہ اگر رو یہ رہا تو جو امام اٹھیں گے عوام نہیں گے اور اسی پولیس والے کے ساتھ پھر یہ نہ پولیس یہاں رہے گی نہ پھر یہ اسمبلی رہے گی جناب والا ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ صحیح طریقے سے اس صوبے میں امن ہونا چاہیے اگر یہ پولیس والے کو اسی طرح آپ لوگوں نے چھوڑا اور وزیر صاحب ان کی دفاع کرتے رہے وزیر داخلہ ان کا دفاع کرے گورنمنٹ ان کی غلط کاموں کا دفاع کرے تو جناب والا پھر تو عوام نہیں گے تو یہی ہماری ریکویٹ ہے جناب والا کہ اس صوبے میں روز بروز امن امان خراب ہوتا جا رہا ہے اس کو نکر دل کیا جائے شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب تارا چند صاحب۔ اختر جان صاحب۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اسپیکر کیونکہ نام بھی منحصر کیا گیا ہے اور حکومت کا دور اقتدار بھی

مختصر ہے کو شش کرو نگا اس مختصر اپنے نام میں اس کے ذھانی ممینوں کے جواندہ امانت حکومت نے کی  
ہیں ان پر ذرا روشی ذاوجناب اچیکر جس وقت اپنی تقریر فرمائے ہے تھے تو جعفر خان صاحب نے میری  
طرف اشارہ کر کے کہ برابر میں جو بھیجا ہے اس سے پوچھے بالکل اس میں کوئی مشک نہیں ذریحہ سال کا  
جو عرصہ ہم نے حکومت کی وہ بھی سے پوچھے اس سے پہلے کے تین سال کا عرصہ جناب جعفر خان  
صاحب ہم کس سے پوچھے اس وقت بھی تو کرامہ ہوئے ہیں اس دوران بھی یہاں پر قابلی بھڑکے  
ہوئے ہیں ایک ایک بھڑکا پر چدرہ پندرہ دس دس آدمی مارے گئے ہیں وہ بھی آپ لوگ با اختیار ہے  
ماشاء اللہ امیر المؤمنین ہے اگر وہ بھی ہمارے کھاتے میں ڈالے ہم بے لیں ہے اس کو بھی اپنے کھاتے  
میں لینے کے لئے تیار ہے جس طرح جناب اچیکر ساتھیوں نے یہاں پر اس مسئلے پر کافی بحث کی اس  
کی یہاں پر بتائی گئی ہے مختصر جو ایک اقدام انجام دیا گیا کہ کون کو رام فری سٹی بنانے کے لئے ہم نہ جانے  
کہ کس طرح کے کرام فری سٹی اس کو بنانے کی گورنمنٹ نے سوچا ہوا ہے انکثر کرام فری سٹی میں یہ ہوتا  
ہے کہ اسلحہ کی نمائش نہ ہو جو اس ملک کا اصول ہے گاڑیوں میں کالے شمشے نہ ہوں مگر یہاں پر اس کے  
بر عکس ہو رہا ہے اس دن بھی کہا گیا تھا آج بھی اسی کی لان میں جا کر کے دیکھے ہمارے اپنے  
وزیروں کی گاڑیاں کالی شیشوں سے بھری ہوئی ہیں اسلحہ کی نمائش غریب تو کسی النوسوز وکی میں آیا اس کو  
تو پولیس روکتی ہے اس کو پکڑ کر کے اچھی خاصی اس کی چھان بین یہاں تک کہ گاڑی کا بانت کھول کر بھی  
دیکھا جاتا ہے کہ نہیں وہاں پر کچھ چھپایا نہ ہو لیکن جو با اڑ شخصیات ہیں جن کے پاس ایک کے جائے  
تمن گاڑیاں ہیں ایک میں صاحب خود نہیں ہوئے ہیں اور تمن گاڑیاں اس کے مسٹ کا روز کے ساتھ وہ  
پولیس کو بالکل دکھائی نہیں دے رہی ہے اس کے بارے میں کسی غریب کے پاس کوئی لائنس یافت  
پہل بھی نکل گئی تیرائی میں دہشت گردی کے کورٹ میں وہ چلا گیا مجھے یاد ہے ایک زمانے میں  
خبر میں کارتون چھپا تھا اور پولیس والے کسی گاڑی کی علاشی لے رہے ہیں تو گاڑی کے اوپر جو توپ  
فٹ ہے اس نے کہا بھائی اوپر توپ فٹ ہے کہتا ہے نہیں ہمیں اندر دیکھنا ہے کہ اندر کوئی بندوق تو نہیں  
ہے تو سیکی حال ہے اس کا بہر حال ابھی تک ذھانی میں ہوئے ہیں اس سلسلے میں صرف یہ کہونگا

جو تفصیلات رحیم خان صاحب نے بتائی ہیں مختصر میں آپ کو ایک دو مثال جناب اپنیکر دیدوں پنجوڑ  
کے علاقے میں آجکل بھی ایک چکر لکلا ہے ایک سائز فورس جو ہے وہ باقاعدہ جنین لگا کے روڈ بلاک  
کر دیتے ہیں جو بھی لوگ آئے تلاشی لی کچھ برآمد نہیں ہوا ماشاء اللہ ماہر ہیں اتنے وقت کے تجزیہ  
کار ہیں ایک پڑیا لے کے ان کی گاڑی میں یا جیب میں ڈال دی کہ آپ سے ہیر دئیں یا چکس برآمد ہوئی  
ہے یا پسہ دیکراپی جان چھڑائے یا اس کیس کے لڑام میں آپ بیٹل جائیں گے۔ یہ آج کل پنجوڑ کے  
ڈسٹرکٹ میں اور تربت کے علاقے میں یہ کار و بار جو سر عام ہماری انتظامیہ کر رہی ہے اس کے علاوہ  
آپ کو مثال دوں جناب اپنیکر گز شہزادہ مہینہ میرے اپنے حلتے میں قبائلی تصادم میں کچھ لوگ مارے گئے  
تھے چھ آدمی مارے گئے اس میں تقریباً اکیس کے قریب زخمی ہوئے انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اس و  
اماں قائم کرے اس میں کوئی شک نہیں کہ انتظامیہ اپنی ذمہ داری پوری کر رہی ہے جو لوگ بیچ بچاؤ  
کر رہے تھے جو زخمی ہوئے ہیں ان کو ہسپتال میں بھکڑیوں کے ساتھ بامدھ کے رکھا گیا ان کو وہ  
میڈیکل فیصلہ نیہ بھی پروایڈنریس کی گنجیں جس کے نتیجے میں ایک آدمی ایک ہفتہ تک ہسپتال میں رہا جب  
اس کو کوئی شفت کیا گیا تو کوئی کے ہسپتال میں اس نے دم توڑ دیا انتظامیہ کا یہ حال ہے کہ وہاں پر  
خشدار ڈسٹرکٹ میں آئی ایس آئی کے جو مجرم ہے ان سے انسرکشن لی جاتی ہے کریمٹلی کو گرفتار کرنا  
اپنی جگہ آئی ایس آئی کا مجرم بعد پٹی کمشنر کی ہدایت پر ان کریمٹل کو جو ایف آئی آر میں نامویث ہے  
رات کی تاریکی میں جا کے ان سے ملاقات کرتے ہیں اس کی وجوہات میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ  
کیوں آیا یہ ڈسٹرکشن خود اتنی نا اہل نالائق ہے کہ وہ آئی ایس آئی کے مجرم کی انسرکشن پر کام کرے آیا  
انتظامیہ خود اتنی گرچکی ہے کہ ایک مجرم جس کا میں نام بھی لوٹا ہے مجرم شنوواری جو ایس آئی کا کمی عرصے  
سے وہاں پر مجرم ہے دیے بھی دیکھا جائے آج کل کے جو قبائلی جھگڑے شروع ہے یا عرصے سے چلے  
آرہے ہیں کسی نہ کسی ان کے پیروں کے نشان اس آئی ایس آئی یا ان اداروں کے دفتروں میں یا ان  
کے اہلکاروں میں جائیں گے ان اہلکاروں کی مدد لینا ہم سمجھتے ہیں اس قبائلی جھگڑوں کو ہوا دینے کی متادف  
ہو گا جو لوگ اشتہاری ہے جن کے نام ایف آئی ار میں درج ہے ان کو گرفتار کرنے کی بجائے مجرم

صاحب بعد ڈپی کمشرات کے نو دس بجے ان پہاڑوں میں جا کے ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان کو یہ یقین دھانی کرنے کے لئے ہاں آپ نے چھمارے ہیں اکیس روپی ہوئے ہیں وہ کیوں نہیں مرے ایک بار اور ایک کریں آپ یا یہ ان کو یقین دھانی کرنے کے لئے کہ آپ کو اس قبائلی جھنڑے کو اور مزید بڑھاتا ہے اگر واقعی تو میں سمجھوں گا کہ پھر اس میں آئی ایس آئی انوانہیں ہے اس میں حکومت کے وہ حکیم بھی شامل ہیں حکومت کا وہ فرد بھی شامل ہے جو آج کا بینٹ میں بیٹھا ہے ان کی ذمہ داری بھتی ہے کہ وہ اپنے اس ایڈمنیشن کی پوچھنچ کریں کہ دو میئے ہونے کے باوجود آج تک انہوں کس شخص کو گرفتار کیا وہ میئے گزرنے کے باوجود آج تک انہوں نے کس شخص کے خلاف کارروائی کی بی آرپی کے پلٹن بھیجی گئی ہے وہ میں آرپی ڈی روڈ پر کھڑی جناب اپنیکر کوئی اسکول کا بچہ اسکول جاتا ہے تو اس سے پوچھتا ہے کہ آپ کس قبلے سے تعلق رکھتا ہے وہ کہتے ہیں فلاں اچھا چلو اندر وہ کہتا ہے میرا صور کیا ہے کہتا ہے تم فلاں قبلے کے آدی ہواں لے تھیں گرفتار کیا جاتا ہے لیکن وہ مجرم صاحب کی سرپرستی میں ڈپی کمشر خود اشتہاری ملزموں کے ملاقات کرتے ہیں رات کی تاریکی میں یا ہم سمجھیں جو قبائلی جھنڑے دوسرے علاقوں میں پھلانے گئے ہیں آج اس سیٹ کی پدولت ہمارے علاقوں میں پھلانے جا رہے بہر حال پہلے بھی وقت گزار چکے ہیں آئندہ بھی ایسے وقت ہم لوگ گزارنے کی ہمیں آب تک جرات اور صلاحیت موجود ہے جناب اپنیکر ہی بات کوئی کی بات ہمارے مجرم صاحبان نے کی ہوئی ہے کہ سرکاری بنگلے میں وہ سرکاری بنگلے جس کے سامنے گورنر ہاؤس ہے جس کے راست سائیڈ پر آپ کے چیف منشیر ہاؤس ہے جس کے برابر میں دو منشراں کے اور گھر ہیں وہاں پر ٹھی قید خانہ قائم کیا گیا ہے اس کے برابر میں ہے جو اخباروں میں آیا ہے سب کوپت ہے۔ (باہم گفتگو مایک بند)۔ جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور چیف منشیر صاحب اس سے بے خبر نہیں۔ وہاں پر یہ کافرنس کرتے ہیں لیکن آج تک اٹھیں جس نے کوئی کارروائی نہیں کی ان کے خلاف پولیس نے کوئی ایکشن نہیں لیا تھا ان میں R.I.F. کاٹی جاتی ہے نام بعد ایڈریس دیا جاتا ہے لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی جاتی یہ ہمارے صوبے میں اسکے وامان کی صورت حال بے حد خراب ہے جس کا جناب اپنیکر کوئی نوش نہیں لیا

جانا تامہر بانی کر کے اس کے لئے عملی اقدام کے جائیں شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ڈاکٹر ناراچندر۔ جی علی محمد نو تیزی صاحب۔

حاجی علی محمد نو تیزی: بڑی مہربانی جناب اسپیکر تھوڑی ہم بھی بات کریں گے بعد میں گورنمنٹ والے بات کریں ہم بھی بات کرنا چاہتے ہیں جناب اسپیکر سوبات کا ایک جواب بات یہ ہے جناب اسپیکر جو میں کلاشکوفین میں انعام میں اسی دن سے یہ حالات خراب ہیں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ خراب ہے یا وہ خراب ہے ہم میں سے جو بھی آئیں یہ بھی اپنی بات ہم کرتے ہیں کہ میں اسن وaman کو برقرار رکھوں گا یہ بالکل غلط ہے میں اس بات کو مانے پر بالکل تیار نہیں ہوں بلکہ میں بھی اپنا تعریف کروں لیکن کوئی اسman قائم نہیں کر سکتا وجہ یہ ہے تو ضرور اس کا کوئی سر پرست ہوتا ہے بغیر سر پرست سے کوئی ڈیکھنی نہیں کرتا ہے چاہیے میں کروں میرا بھائی کرے بغیر سر پرست کے کوئی ڈیکھنی نہیں کر سکتا ہے اور اسman جو خراب ہوتا ہے اس کی بھی سر پرستی ہم کر رہے ہیں جیسے ہمارے اختر مینگل صاحب نے کہا کہ آدمی کو اپنے بیٹگلے میں رکھا ہے یہ تو وہی سر پرستی ہو گی چاہے وہ ڈاکو ہے چاہے وہ دہشت گرد ہے لیکن پھر بھی ہم نے رکھا اپنے گھر میں تو میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ جناب اس نام اس وaman بالکل کوئی برقرار نہیں رکھ سکتا ہے ہمارے مندوں میں صاحب بے شک کہیں لیکن ہم اگر کل اس پیتوں پر پیشیں، ہم بھی سیکی کہیں گے لیکن یہ اسman اس وقت تک صحیح نہیں رہ سکتا جب ہم آپس میں ایک نہ ہو جائیں ایک دوسرے کے دشمن کو سمجھیں ایک دوسرے کے سب کو ہر دوست کا اپنا سمجھیں دوسرے کے دکھ سمجھیں پھر اس اسman کو ہم برقرار رکھ سکتے ہیں ورنہ نہیں ابھی آپ ہمارے مولانا صاحبان کے پاس ہم بھی ایک مولوی کے پاس کلاشکوف نہیں چکھا ہے آج کل مولوی صاحب کلاشکوف پھر آرہے ہیں ان کا بھی جان خطرے میں ہے وہ اپنا خطرہ محسوس کر رہا ہے لیکن یہاں ہمارے بلوچستان میں پھر بھی دوسرے صوبوں کی نسبت ذرا اچھا ہے لیکن یہ ابھی پولیس والا اچھا ہے اس کا افسرا اچھا ہے باقی جو اپنا حساب لے رہے ہیں وہ خود ہم بھی اس کو چنان دے رہے ہیں خود اس کو بولتے ہیں بھی میرا حصہ دئے دو میں تو بڑا ہوں میں ایم پی اے ہوں دوسرا کہتا ہے میں فشر ہوں میں

آپ کو بچاؤ نگاہ لاما لاؤ جائے گا ذکیت کرے گا وہ لاما لاجائے چوری کرے گا کسی کو مارڈا لے گا بچوں کو  
اغوا کرنے والے کون ہیں اس کو اگر ہم پناہ نہیں دیں گے تو کوئی بچہ اغوا نہیں کرے گا یا پولیس والا کوئی  
اپنے تھانے میں بیٹھا ہوا ہے وہ اپنا بھتے لے رہا ہے ابھی ہمارے ایف سی والے ادھر ہمارے پاکستان  
میں چوگنی نیلام ہوتے ہیں ہمارے ایف سی والے چینوں کو نیلام کرتے ہیں کوئی ان کا میہجر کہتا ہے بھی  
میں اپنے کیپن گو بھیجتا ہوں پندرہ لاکھ بیس لاکھ ہمارے علاقے میں اب بھی وہی سلسلہ شروع ہے  
ہمارے علاقے میں چین یوں لگتا ہے ایک چین کے اوپر پندرہ بیس لاکھ روپے لیتے ہیں تو میں کہتا  
ہوں یہ امن و امان کوئی وہ نہیں کر سکتا ہے یہ ایسا ہمارا دعویٰ ہے کہ میں کہتا ہوں میں امن و امان برقرار  
نہیں یہ بالکل ہو سکتا ہے بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولا نا عبد الواسع صاحب۔

مولانا عبد الواسع (صوبائی وزیر): (عربی) جناب اسپیکر معزز آرا کیم اسبلی آج امن  
و امان کے مسئلے پر جو بحث ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ میرے خیال آج کا دن رحیم مندو خیل صاحب  
یکی اس تحریک التوائفی یا قرارداد۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک التوائفی۔

مولانا عبد الواسع (صوبائی وزیر): تحریک التوائف کے لئے بھی مختص کی گئی تھی جو کروز  
میراں یہ بلوچستان کی سر زمین پر امریکہ کی طرف سے لگے ہوئے تھے میں یہ سمجھ رہا تھا کہ دونوں پر  
اکٹھی بحث ہو رہی ہے تو جناب اسپیکر امن و امان کے حوالے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): وضاحت کر دیں کیونکہ ہام بھی بہت لیٹ ہو رہا  
ہے ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ جو معزز مہربان صاحبان جس پر بھی وہ بولتے ہیں لیکن یہ جو آپ کی اسبلی  
کا ہے اس میں صوبے میں امن و امان کے حوالے سے صورت حال پر عام بحث تحریک ہے یہ مشترک  
قرارداد نمبر ۲ اور ۳ یہ اسی کے اوپر ایک جگہ بحث ہے کہ پرہٹ ایجنس انتہم تو نہیں ہے تو کیونکہ اس میں  
پھر شاید لیٹ ہو جائیں وہ دوسرے میں پھر وہ آتا ہے سینکڑ قرارداد میں وہ جو سردار پیش کی تھی وہ

فیصلہ یزدی پاٹمنٹ کے متعلق سینڈنمبر وہ آتا ہے ابھی اس میں آپ کس میں اس کوڈا لیں گے اپنکر صاحب یہ ذرا وضاحت کریں کیونکہ پھر ایسا نہیں ہو کہ قن قراردادوں پر یا تحریک التواء پر بحث ہو جائے تو ہر ایک کے لئے دو دو گھنٹے رکھیں یہ تو چھ گھنٹے کس وقت تک چلا کیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ مسئلہ تو ایک ہے مجھے یاد ہے دونوں امن و امان کے متعلق ہیں خیر ہے بعد میں آپ کو موقع دے دیں گے۔

سردار عبدالرحمن گھیرت ان: جناب اپنکر صاحب مولانا صاحب بھی نہیں بولتے ہیں اور ہم بھی اس مسئلے پر نہیں بولتے ہیں اگر کوئی ممبر اس طرف سے بولنا چاہتا ہے کروز میز اکل پر بولے اکھنا بحث کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب آپ اپنی بات کو اب کھل کر لیں۔

مولانا عبد الواسع: شکریہ جناب۔ جناب اپنکر اس وقت ہوا امن و امان پر بحث ہو رہا ہے تو میرے خیال میں جیسے علی محمد نو تیری صاحب نے فرمایا ہے سادہ الفاظ میں اگر سردار اختر صاحب کہتے ہیں یا ہم کہتے ہیں یا ہم سے پہلے جو حکمران تھے اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے صوبے میں ایک مثالی امن و امان قائم کر دیا تو جناب اپنکر حقیقت سے آنکھیں چھپانا اور حقیقت کو پوشیدہ رکھنا یہ مناسب بات نہیں ہے امن و امان جب بھی قائم ہوا ہے تو جناب والا جو بھی ڈاکوؤں یا لشکروں کا جو بس چلا ہے تو انہوں نے اپنا کام ہمیشہ پورا کیا ہے لیکن اگر ان کا بس نہ چلا یا ان کی کمزوری کی وجہ سے کوئی صینے میں ڈاکہ زدنی نہیں ہوئی ہے تو جناب اپنکر اس کو ہر حکومت اپنے کمال میں شامل نہ کرے۔ لیکن جناب اپنکر یہ حقیقت بات ہے کہ ڈاکے اور قتل غارت یہ سب کچھ ہوتا ہے کچھ حکمران اس طرح ہوتا ہے کہ وہ جب ہوتا ہے فکر منداں کے لئے ہوتا ہے کچھ بد بخت لوگ ایسے بھی ہیں کہ فکر مندی بھی ان کے ساتھ نہیں لیکن یہ اکر کوئی حکمران یا حکومت کہتے ہیں کہ بھائی ہمارے وقت میں جو کچھ ہو رہا ہے تو ہم تو فکر مند ہیں یہ ہماری انتظامیہ یا پولیس یا جو ان کے اپنے کارنائے ہیں وہ کرتے ہیں لیکن کم از کم ہم فکر مند ہیں تو ایمان کی حد تک اپنے آپ کو ثابت قدم رکھ سکتا ہے لیکن یہ فریضہ انہوں نے ادا نہیں کیا ہے

کہ جیسے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر آپ نے کوئی برائی دیکھی تو اگر آپ کے بس میں ہے تو ہاتھ سے رکاویں اگر نہیں چلا تو زبان سے رکاویں اگر نہیں چلا تو پھر دل میں برائی کو برائی سمجھے۔ تو جناب اپنکر ہمارے حکمران یا ہماری حکومتیں ہماری حکومت ہو یا ہم سے پہلے کی کوئی حکومت ہو تو اگر اس حد تک کہے کہ وہ اس حد تک بری الذمہ ہو سکتے ہیں کہ دل میں ہم اس چیز کو برائی سمجھا ہے، اور اس پر فکر مندی ظاہر کی ہوئی ہے تو نجیک ہے ہم اس حد تک مان سکتے ہیں اگر ہم یہ نہیں کوئی بھی حکومت ہو یا کوئی بھی حکمران ہو کر ہم نے مضبوطی سے مکمل امن و امان قائم کر دیا جناب اپنکر اس کی کیا وجہ ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جب تک ہمارے اوپر یہ ظالمانہ نظام جو مسلط ہے یہ اتحاصالی نظام جو مسلط ہے اور اس نظام کا تقاضا ہے کہ یہ انسان کو کوئی انسانیت کا حق نہیں دلا سکتا ہے کوئی حقدار کو حق نہیں دلا سکتے ہیں جب نظام اس طرح کا ہمارے اوپر مسلط ہے تو پھر اس نظام کے اندر رہتے ہوئے امن و امان ہم نہیں قائم کر سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا ہوتا بھی وہ امن و امان نہیں قائم کر سکتا ہے تو جناب اپنکر ہمیں اس کے متعلق سوچنا چاہئے ہم نے اس کی جزا کو دیکھنا ہے کہ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے حاجی علی محمد صاحب نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ اور پیغمبر علیہ السلام کا فرمان بھی یہ ہے کہ مومن کی مثال ایک جسم کی طرح ہے اگر جسم کے اندر ایک عضو کو تکلیف پہنچ جائے تو پورا جسم کو تکلیف ہوتی ہے اس کو آرام نہیں آتا ہے تو جب تک یہ پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے تو پھر مومن اور مسلمان کی مثال اسی طرح سے ہے کہ اگر ایک مسلمان پر تکلیف ہوا اگر ایک مسلمان کے گھر پر پیشانی ہو اگر دنیا کے کسی کو نے میں مسلمان پر پیشان ہو تو دوسرے مسلمان کے لئے یہ ہونا چاہئے کہ اس کی تکلیف میں اس کے غم میں شریک ہو جائے اور اسکے ساتھ برادر شریک ہو تو پھر یہ امن و امان اور پھر یہاں ایک خوشحال معاشرہ قائم کر سکتا ہے پھر معاشرہ خوشحال کا آئینہ دار ہو سکتا ہے تو جناب اپنکر جب ہمارے اندر یہ روایت نہ ہو میں سردار اختر صاحب کا جو تمہے ہے جو ان پر مشقت ہے ان کی جو تکلیف ہے میں اس کو اپنی تکلیف اور غم محسوس نہیں کرتا ہوں یا وہ ہمارے غم اور تکلیف کو محسوس نہیں کرتے ہیں اپنے لئے تو جناب اپنکر اس معاشرے میں پیغمبر کی روایات اور اسکے آثار اس میں موجود نہ ہوں تو پھر اس معاشرے میں ہم کس

طرح یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے امن و امان قائم کر دیا ہے اور لوگوں کو انصاف فراہم کر دیا ہے اور اگر ہم چاہیں بھی جب نظام نہ ہوا وہ نظام ہمارے اندر نہ ہو وہ روایات ہمارے اندر نہ ہوں جو روایات اور نظام قائم کرنے کیلئے ہمارے اندر اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے بھیجا ہے تو جناب اپنے کی طرح کے خالی دعویٰ کرنا مناسب بات نہیں ہے ایک یہ تو نامناسب ہے کہ ہم امن و امان قائم نہیں رکھ سکتے ہیں معاشرہ تو خراب ہے روزانہ ڈاکوؤں کے مارتے ہیں رحیم مندوخیل صاحب نے جس ڈاکے کی نشاندہی کی ہے جناب اپنے کی حقیقت بات ہے میں نے اپنے پاریمانی لیڈر کو اس اسیبلی فلور پر یہ کہا ہے کہ اب تک وہ ڈی سی کو دہاں رہنے کا کیا حق ہے جس ڈی سی کی مگر انی میں چاروں اضلاع سے دہاں چھاپ مارا اور ڈاکوؤں کے ساتھ چار پانچ سخنے مقابلہ کیا لیکن تاریکی وقت۔ میں نے اس ڈی سی سے پوچھا کہ ڈاکوؤں کو آپ نے کیوں چھوڑ دیا اور ایف ای کو پیچھے کر دیا لیکن اس ڈاکوؤں کی وجہ سے ایف ای والے رُشی ہو گئے لیکن ڈاکوؤں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ ڈاکوؤں نے خوشحالی منانے کیلئے جشن منانے کیلئے جب انہوں نے اپنے بچے اور سامان دہاں سے لے جا رہے تھے تو جشن منانے کیلئے انہوں نے قارئِ بھی کی۔ یعنی پورے تین ضلعوں کی ایف ای اور انتظامیہ انہوں نے پیچھے ہٹا دی اور وہ ڈاکوکا میا ب ہو کر جشن کی صورت میں جا رہے تھے تو جناب اس طرح کے حالات ہمارے اندر موجود ہیں اور یہ ڈی سی اب تک ہم نے دہاں رکھا ہوا ہے لیکن ہم حقیقت کو چھپانے والے لوگ نہیں ہیں ہم نے اپنے پاریمانی لیڈر کو کہا ہے کہاں سک اس ضلع میں وہ ڈی سی دہاں میٹنے کا کیا حق رکھتا ہے کیا حیثیت رکھتا ہے کہ اب تک وہ دہاں بیٹھا ہوا ہے تو جناب اپنے کی حقیقت رکھتا ہے اس طرح سے ہیں لیکن یہ نہیں کہ میری یا سردار اختر مینگل یا عبد الرحیم مندوخیل یا کسی کی غلطی ہے یہ نظام کی غلطی ہے لیکن ہم ان دوستوں سے گزارش کرتے ہیں اور سارے معزز زیوں سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارا ایک دین و دار صوبہ، ہمارا ایک مذہبی صوبہ ہے تو ہم یہ کیوں نہ کریں جب ہم سب نے یہ محسوں کر لیا ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ ناسور موجود ہے یہ قلم موجود ہے ڈاکے موجود ہیں قتل و غارت گری موجود ہے لیکن ان کے روکنے کے لئے تخبر اور اللہ نے جو تمیں ہدایات دی ہیں تو ہم اس اسیبلی سے وہ قانون نہ پاس

کر کے لا کیں۔ نجیک ہے ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم قانون بد لیں لیکن مرکزی حکومت کو ایک سفارش کر کے پورے اسلامی دفعات ہیں ان کے متعلق بیک آواز کہیں کہ ہم بلوچستان میں وہ نظام قائم رکھنا چاہتے ہیں جو نظام اس جرم کو جڑ سے نکالے رشوت کو جڑ سے نکالے اور یہ ختم کرنے کیلئے جو نظام ہے وہ لا کیں اگر اس پر اکٹھے ہو جائیں تو علاج صرف یہ ہے آج کل مرض کی نشاندہی ہر ایک کرتا ہے لیکن علاج کیلئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں اور ہمارے پاس صرف ایک ہی علاج ہے کہ ہم اس نظام کو جس فرسودہ نظام میں ہم رہتے ہیں۔ اگر اس فرسودہ نظام ہم رہتے ہوئے تو کوئی تبدیلی نہ لاسکتے ہیں اگرچہ آج ہم حکومت کے پیشوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جناب اپیکر اسکے علاوہ جب عبدالرحیم صاحب نے وہاں امریکہ کی طرف سے کروز میزائل داشتے کیلئے تحریک التوا میرے خیال ہم نے خاص طور پر بلوچستان اسمبلی اجلاس شروع ہونے کیلئے بلکہ میں تو یہی کہتا ہوں جناب اپیکر کہ ہمارے لئے یہی ہونا چاہئے تھا کہ جب بلوچستان کی سرزینیں پر کروز میزائل داغنے گئے اسی دن ہم نے اپنی اجلاس بلا تا چاہئے تھا جناب اپیکر اور خاص اسی مقصد کیلئے کہ بلوچستان کی سرزینیں جس دشمنوں نے اور جس کافروں نے اپر بری نظر سے دیکھا اور وہاں اس پر اپنانام کا میزائل داغا تو ہم کو اپر غور و خوض کرنا چاہئے تھا لیکن پھر بھی جناب اپیکر رحیم صاحب نے جو تحریک التوا الائی تو ہم اسکی مکمل حمایت کرتے ہیں اور ہم نے اس ۲۳ تاریخ کو ایک قرارداد کی شکل میں کہتا ہوں کہ ہم ایک قرارداد پاس کریں اور مرکزی گورنمنٹ کو یہ قرارداد پاس کریں کہ جب وہاں سے بلوچستان کی سرزینیں پر آپ نے تو ایک مرتبہ یہاں ایٹھی دھماکہ کر دیا تو ہم بھی اس پر خوش تھے اور ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہماری سرزینیں اللہ نے اس چیز کے لئے اور اس عمل کے لئے منتخب کیا کہ اس سرزینیں پر ہم نے دنیا کے کافروں پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کر دیا، اپنی طاقت کو دکھادیا (عربی کی آیت پیش کی) اس کا مظاہرہ تو ہم نے کر دیا اپنے جہاد کا تو ہم نے مظاہرہ تو کر دیا یہ ہماری سرزینی کو یہ اعزاز حاصل ہو گیا لیکن یہ اعزاز جب حاصل ہو گیا تو اس کے تحفظ کیلئے جناب اپیکر مرکزی گورنمنٹ اور پاکستان کے حکمرانوں کے لئے تو یہ ہونا چاہئے کہ اس کے تحفظ کے لئے بھی

القدامات ہونے چاہئے۔ جناب اپنے کیر اور اسی نام کے سرزیمین کو انہوں نے اس پنجکنگ کا اعلان کر دیا  
چاہئے تھا جناب اپنے کیر کہ پورا پاکستان ایک طرف اور اس بلوچستان کی سرزیمین دوسری طرف یعنی رہا  
یہ جناب اپنے کیر کے اس حکمرانوں سے جب دباؤ آیا اور پرستے دباؤ آیا لیکن جعفر خان صاحب سے میں  
کہتا ہوں کہ یہ بات اگر حکمرانوں کے لفظ آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھر جیسے ہمارے چیز  
مشعر صاحب کا پتہ نہیں تھا اختر مینگل صاحب جب اس وقت کا اور ہم اسکے ساتھی تھے کا بینہ کے تو اس  
دن میں نے اختر مینگل صاحب کو کہا کہ یہ نواز شریف صاحب کو بھی اس کے پتہ نہیں ہے اب اس کے  
حکمرانوں اور یہ جو ہمارے ہوئے لوگ ہیں یہ فوج والوں کو میں نے اس دن بھی کہا کہ یہ نواز شریف کو  
بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ کس وقت دھاک کر یعنی، اور کس طرح کر یعنی تو ہمارے حکمرانوں نے جب امریکہ  
کی طرف سے ان کے اور پر دباؤ آیا تو آپ نے جو دھاک کر دیا تو اب آپ نے ان کے بد لے کیا کہ  
ہے تو انہوں نے اس کو یہ کہا کہ اب ہم وہاں آسامہ بن لادن ایک باغی ہے تو ہم آپ کے اس فضاء  
سے پندرہ منٹ یا سولہ منٹ ہم کو یہ میزائل گزارنے ہیں میں اجازت دیں پھر ہم آپ کے دھاکہ  
کے کوئی معافی وغیرہ کر لیتے ہیں لیکن اگر نہ ہو تو پھر آپ کے اگر اسی اجارہ دار رہے تو جناب اپنے  
ہماری پوری حکومت اور حکمرانوں کو ستم پورا اس کو معلومات دے، اور اگر معلومات نہ تھی تو یہ کیسی  
حکومت ہے کہ پورے دن پوچھ چکھ کرتے ہیں کہ ہم نے ایسی دھاک کر دیا پوری دنیا کے سامنے ہم  
ایسی قدم میں ہم نے اپنے آپ کو شامل کرنا چاہئے ہیں دوسری طرف ہم اسکے بچانے کیلئے اس طرح  
حالات بھی رکھتے ہیں کہ ہماری فضاء سے میزائل گزرتے ہیں اور ہمیں پتہ نہیں ہوتا ہے تو جناب اپنے  
ہمیں یقین ہے اگرچہ ہمارے حکمرانوں کی طرف سے بیانات آرہے تھے اور اسی تحریک التواء کے  
چیزیں جو اخبار کا تراشہ ہے تو اس میں بھی لکھا ہوا ہے کہ ہمیں پتہ نہیں ہے حکمرانوں کا تو حکومت کا بیان یہ  
تھا لیکن جناب اپنے کیر حقیقت یہ ہے کہ ان کو پتہ تھا لیکن اس لائق کی بنیاد پر کہ ہم افغانستان کو نشان  
بناتے ہیں اور افغانستان کو پندرہ یا سولہ میزائل ہمارے لئے فارغ کر دیں۔ اپنے فضا کو  
آپ کے چھڑا اور آپ کے جتنے ہیں وہ روک دے تاکہ ہم انکو سیدھا کر دیں اور اسامہ بن لادن کو ہم

ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسامہ کے پیچے اللہ کی جو قوت ہے ان کی جو حضرت تھی تو انہوں نے ختم نہ کر سکی، لیکن جناب اپنے کردہ جو واقعات مشہور ہیں کہ ایک تیر سے دونشان تو امر یکہ نے ایک تیر سے دونشان ان کو تو اس لائق میں دیا کہ ہم وہاں اسامہ کو نشانہ بنارے ہیں ہم مولا نام کو نشانہ بنارے ہیں ہم اب انکو تحیک کرنے کے لئے یہ بہت بڑے لوگ بن گئے ہیں تو ان کو تحیک کرنے کیلئے لیکن درمیان میں اس کا مقصد یہ تھا کہ سارے تین چار بیڑاں اُل ہم جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ خاران کے ضلع میں اور وہاں جو چانگی کے علاقے میں وہ جو نزدیک علاقہ ہے جو میں نے دیکھا تھا میں جناب اپنے لیکن وہاں کے جو لوگوں سے ہم پوچھ رہے ہیں تو یہ بالکل نزدیک قریب قریب ملتا جا رہا ہے۔ تو یہ اللہ کا جواہر ان اس قوم پر تھا اور اس ملک پر تھا کہ وہ ایسی دھماکوں کے صرف اس جگہ پہنچیں گا، اللہ کا احسان تو اپنی جگہ پر ہے، لیکن ان لوگوں کا نشانہ اسی ایسی دھماکوں کی جگہ تھا اور وہی پلان تھا کہ جہاں ہمارے ایسی دھماکے ہوئے تھے تو جناب اپنے ہماری صورت حال اور یہ ہمارے حکمران اور یہ ہماری قوت اور یہ ہمارے عوام تو ہم کس طرح ان حکمرانوں پر اعتاد کر سکیں اور ان کی باتوں پر ہم کس طرح اعتاد کر سکیں کہ انہوں نے اپنا بنا ہوا ایسی پروگرام کو بھی دوسروں کے ہاتھ میں دیدیا اور ان کو یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آپ ہمارے ایک آزاد فضاء، ایک آزاد مملکت ایک آزاد ملک کی فضاء آپ کس طرح استعمال کر سکتے ہیں تو جناب اپنے اللہ نے اسکو ایسا باتھ نہیں دیا لیکن لائق کا تو یہ ہوتا ہے جناب اپنے کردہ اس کے بعد ہمیں کوئی سہولت نہیں ملی وہی پابندی ہمارے اوپر اسی طرح رہی ہے جناب اپنے کردہ جل جلالہ کا فرمان ہے جناب اپنے کردہ آیات کریمہ میں آپ کے سامنے ذکر کر دیا کہ (عربی آیات پیش کیں) یعنی یہود اور انصار سے مدد طلب نہیں کریں جناب اپنے کردہ یہود اور انصار کو آپ دوست نہ بنائیں اور اس سے مدد نہ مانگی جائے اور ان پر اعتقاد کریں کیونکہ وہ آپ کے دوست نہ بن سکتے ہیں وہ آپ کے کبھی دوست بن نہیں سکتے بلکہ جتنے بھی کافر دنیا کی سرزی میں پر ہیں وہ ایک دوسرے کے دوست نہیں مسلمان کے مقابلے میں تو جناب اپنے کردہ تو ہم نے دیکھ لیا بھارت نے جو ایسی دھماکہ کر دیا تو اس پر کسی نے بھی اس طرح دو عمل ظاہر نہیں کیا لیکن جب ہم اس پر مجبور تھے پہلا چہل بھارت نے کر دیا اگر دوشت گردی

تحمی تو بھارت نے پہل کر دی۔ جو بھی جماعت حکومت ہوتی ہے وہ اسکن وامان قائم کرنے کو اولین ترجیح دیں گے لیکن اسکن امان قائم ہونے کی بجائے امن وامان خراب ہوتا ہے جب اور جرائم میں اضافہ ہوتا ہے تین وزیر اعلیٰ میں خصوصی طور پر گلتان کے حوالے سے بات کروں گا ایسے مجرم جن کو عدالتون نے سیشن کورٹ نے ہائی کورٹ نے عمر بھر کی سزا نہیں دیں عدالتون کی طرف سے اشتہاری ہیں آئیے مجرموں کو بھی تین وزیر اعلیٰ کے نوش میں لانے کے باوجود انتظامیہ کے نوش میں لانے کے باوجود ان کی گرفتاری کے لئے کوئی کوشش نہیں ہوئی اور اس شہر میں سب محبوس کرتے ہیں مجرموں کے اذے کسی سے چھپنے نہیں ہیں اور پھر بھی ان مجرموں پر انتظامیہ حرکت میں نہیں آتی ہے میں نہیں سمجھتا کہ جوان کو ناسک دیا جاتا ہے وہ بجائے جن لوگوں کے لئے ناسک دیا جاتا ہے اس کے برکس وہ معصوم لوگوں سے شروع کر دیتا ہے تاکہ واپس زیادہ ہو اور ان لوگوں تک نہ پہنچے چاہے ان کے ناکے ہوں سوچ بورڈ ملاش کے جاتے ہیں لیکن اگر پک اپ میں اگر بارہ لوگ کلاںکلوں اور راکٹ لاچنے کے ساتھ بیٹھے ہوں تو ان کو نہیں اور جو معصوم لوگوں کو ٹنک کیا جاتا ہے اور وہ چلاتے ہیں پھر یہ کہتے ہیں کہ عوام اس سے ٹنک ہیں ناکے ہٹاؤ ایک اس قسم کا طریقہ ہے جو طریقہ ہے جس طریقے سے ان کو جرم کے لئے کہا جاتا ہے وہ ثابت کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو حقیقت کے طور پر اس جرم میں ملوث نہیں ہوتے ہیں یہ کیا وجہ ہے اور وزیر اعلیٰ بھی چاہتا ہے اور الپوزیشن کی بھی خواش ہے عوام بھی چاہتے ہیں لیکن مجرموں کو نہیں پکڑا جاتا میں ایک واقعہ بتاؤں جو ابھی ہوا کہ ہائی کورٹ نے انتظامیہ کو کہا کہ آپ نے مجرم کیوں پیش نہیں کئے انہوں نے کہا کہ وہ اس وقت بلوجستان میں موجود نہیں ہیں اور وہاں سے ایک آدمی نے انہی کے ایک اخباری تراشہ دکھایا کہ اس میں تھا کہ کل اس آدمی کے گھر میں اس کا نام لکھا ہوا تھا کہ فلاں فلاں حکومت کے انتظامیہ کے وہ لوگ مہمان تھے انہوں نے کہا کہ اخبار میں تو یہ لکھا ہوا ہے اس کے باوجود ہائی کورٹ میں بر ملا شہوت تو یہ کیوں نہیں ہوتا ہے۔ اس سے بالکل واضح ہے کہ ہم مجرم کو اس وقت مجرم تصور کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مخالفین میں سے ہوا اگر اس کا کسی نہ کسی حوالے سے یا سیاسی حوالے سے یا قبائلی حوالے سے ہمارے ساتھ واسطہ ہوتا ہے جو بھی جرم کرے تو ہم اس کو مجرم

نہیں بھتے ہیں کہ وہ ہمارے کسی مخالف سمت سے سرزد ہو اگر ہمارے طرف سے ہوا ہو تو ہم اس کا دفاع کرتے ہیں یا اس مقصد میں اپنے کام میں مغلص نہیں ہوتے اس لئے کہ یہ کام ہے FAIR کسی GOAL CAN NOT BE ACHIEVED TO UNFAIR MEANS

بھی جائز کام کے حصول کے لئے جائز طریقہ کا راضانا ہوتا ہے ناجائز طریقے سے آپ جائز مقاصد کو نہیں پاسکتے۔ کوئی ایسی وہ ہے کہ ہماری انتظامیہ کے باوجود ہماری حکومت کے باوجود ہماری سیاسی جماعتوں کی خواہش کے باوجود وہ یہ نہیں کام کرنے نہیں دیتے چاہے وہ ذوالتفقار مگری کی صورت میں بحیثیت وزیر اعلیٰ چاہے وہ جناب اختر مینگل کی صورت میں یا آج جان جمالی کی صورت میں ان سب کو وہی دیکھا کہ جس وقت وہ اقتدار میں آئے ان کی نشاندہی کی گئی لیکن انہوں نے کچھ نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کوئی ایسی نادیدہ قوت ہے جو کہ ہماری حکومتوں کو ہمارے انتظامیہ کو سب اسی نادیدہ قوت ہے جو یہ کام نہیں کرنے دیتی یہ جو بر ملابات ہے ڈاکٹر کا پرنس کا انفرائی سب نے پڑھا اخبار میں آیا سب کچھ میں آیا یا تو جرم ہے جرم کو دیکھنا چاہئے چاہے وہ بسم اللہ سے سرزد ہو چاہے ایمر زمان سے سرزد ہو چاہے اختر مینگل سے سرزد ہو چاہے رحیم مندو خیل بہت سے طریقے ہوتے ہیں سیاسی خلافین کو گرانے کے لئے یا اپنے قریب لانے کے لئے بہت سے طریقے ہیں سیاست میں امن و امان لوگوں کے جان و مال یا ان کے عزت و ناموں کا سودا نہیں ہونا چاہے اس بیان پر سودا نہیں ہونا چاہئے اس بنیاد پر سیاست نہیں ہوئی چاہئے کہ اس کے لئے انسانوں کا خون بہانا ضروری ہے ہمارے دوستوں کو پتہ ہے میں یہ چاہوں گا کہ اور رکھیست کروں گا کہ ہم یہ نہ صرف دوسروں کے لئے کرتے ہیں یہ ہمارے ہر ایک کے لئے خود کے لئے مسئلہ ہے جتنا بھی چیلے گا کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں ہو گا اور کوئی اس سے نہیں بچے گا ہمیں ان چیزوں کا نوش لینا چاہئے جب میں کہتا ہوں اور اس ذمہ داری سے فلور پر کہتا ہوں کہ عدالت کے عمر یافتہ لوگوں کے پاس ان کو سزا ہوئی ہے اور جرم ثابت ہوا ہے یہ نہیں کہ ابھی تک نہیں ہے ان کو پکلانے کی بجائے یہ لوگ ان کے پاس جاتے ہیں ان کا کھانا کھاتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اگر میں بحیثیت وزیر جو حکومت کا نمائندہ ہوں میں ایک اپنے آدمی کے ساتھ بیٹھتا

ہوں جس کو ہائی کورٹ نے عمر بھر کی سزا دی ہو تو میں کس زمرے میں آتا ہوں۔ میں ایک روکیدت اپنے وزیر داخلہ سے اور اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے کہ یہ سیاسی نمبر ہنانے والا مسئلہ نہیں ہے حقیق مسئلہ اس معاشرے کا اس بنا کا انسانیت کا مسئلہ ہے مذہب کے حوالے سے مذہب کا مسئلہ ہے قومیت کے حوالے سے لیتے ہیں قومیت کا مسئلہ ہے اس چیز کے گرفت کے لئے سنجیدگی سے لینا چاہئے یہ انتظامیہ کی کمزوری بھی ہے اور انتظامیہ کو کمزور بنایا بھی گیا ہے میں صرف یہ کہتا ہوں یہ ایک طرف سے نہیں ہوتا ہے کچھ کمزوریاں جس طرح رحیم خان اور مصطفیٰ خان نے کہا کہ ایک اے سی گیا اور ڈاکوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا ڈاکوں نے اس پر فارمگ کی اس کی ٹانگ پر گولی گئی وہ ہسپتال میں پڑا رہا بلکہ اس کو باجھ کرنے کو اس کو کہا گیا حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے اس کو کہا گیا کہ تم کو ضرورت کیا پڑی تھی ڈاکوں کے پیچھے بھائیوں کی یہ حقیقت ہے جب آپ اس طرح کریں گے تو دوسرا اے سی بھی یہ جرأت نہیں کرے گا وہ جمداد رکو گولی ماری گئی اگر اس کا آج کوئی نہیں پوچھتا تو کل دوسرے سے آپ کس طرح توقع کریں گے یہ ایک طرف تو یہ ہے کہ دیانتدار افراد ان کے ساتھ حکومت ان کی حوصلہ افزائی نہ کرے ان کا کچھ نہ کرے تو دوسرا اے افر بھی کچھ کریں گے اور جو دیانتدار افراد ہیں وہ کل مجرموں کو ہاتھ نہیں ڈال سکیں گے۔ کچھ ہماری انتظامیہ میں کمزوریاں ہیں اور کچھ کمزوریاں ہم میں ہیں ہمیں یہ ثابت کرتا ہے اور ہماری کبیث جو فیصلہ کرتی ہے جس کا بینہ میں میں بیٹھا ہوں اس کے نیکے کا سب سے پہلے اطلاق مجھ پر ہو گا اگر میں خود اس کی پابندی نہیں کروں گا اور اس اس بدلی میں دعوے کرتے ہیں اور باہر جا کر اپنے آپ کے ہوئے یہاں الفاظ گھما کر ہم خود پابندی نہیں کریں گے تو اخبار جو چھاپیں اس کا اثر نہیں ہو گا کہ اگر میں یہ بول رہا ہوں اور سڑک پر مجھے لوگ دوسری ٹکل میں دیکھ لیتے ہیں بے شک اخبار میں چتنی بڑی سرخی ہو وہ یہ مجھے دیکھیں گے کہ بسم اللہ تونا اس بدلی میں کہتا ہے خود باہر جا کر اس کا کیا عمل ہے میں یہ کہوں گا کہ اس امن و امان کے مسئلے کو سنجیدگی سے لیا جائے ایک طرز نہیں ہے یہ حکومت کا صرف نہیں ہے یہ ایک سال یا ذی ہیجرت سال کا نہیں ہے یہ مسئلہ کافی عرصے سے آ رہا ہے اور ہمارے جو حزب اختلاف کے بھائی ہے ان سے گزارش ہے کہ ہم ایک مشترکہ اور خلاصانہ جدوجہد

سے اس پر قابو پانا چاہئے۔

جتناب ڈپٹی اسپیکر: سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: جتناب اسپیکر آج جو صوبے میں امن و امان پر بحث ہو رہی ہے کافی دوستوں نے اس پر اظہار خیال کیا ہے اس بات کو میرا خیال ہے کہ صرف سلطنتی انداز میں نہ لیں کہ موڑ سائیکل کیوں چھینی جاتی ہے لوگ کیوں مارے جاتے ہیں یہ تمام خرابیاں جو ہیں وہ دن بڑھ کیوں رہے ہیں ہم اصل بات کی طرف جائیں ہم ان عوامل کی طرف جن کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے جتناب والا میرا تقص خیال میں ہے کہ جب سرحد کے پار بدمآنی ہو جب ایک ملک میں اس حکم کی دہشت گردی ہو لایہڈ آرڈر کا مسئلہ ہو یقیناً دوسرا ملک اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کی وجہ یہ ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ معاشرے میں جو معاشری ناموادی ہے معاشرے کے اندر بے روزگاری ہے معاشرے کی جو اقدار ہیں اور خرابیاں ہیں اتنی خرابیاں ہیں تو ان کی وجہ سے یہ مسئلہ پیدا ہوتے ہیں جتناب والا جس طرح نہیں علم ہے کہ افغانستان میں انقلاب آنے کے بعد یہاں پر کلاشکوف کلپرڈیولپ ہونا شروع ہو گیا اس پر فخر کرنے لگے کہ میرے پاس اگرچار کلاشکوف والے ہیں مجھ سے فویت دکھانے کے لئے ہو دس کلاشکوف والا اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اس وقت تو یہ محض نہیں کیا گیا کہ ان کلاشکوف کو رکھنے کا ایک دن ایسا نتیجہ آئے گا جس کی وجہ سے امن و امان تباہ ہو گا اس وقت تو نہ صرف دکھانے کے لئے تھا لیکن آہستہ آہستہ ان بالتوں سے جو چھوٹے چھوٹے دشمنیاں تھیں اس نے سراخنا تا شروع کیا اور وہ اس حد تک آگئے کہ دو ایک برست میں دُس آدمی مارنے لگے۔ ایک ہی برست میں بیس بیس آدمی مارنے لگے۔ اس سے پہلے یہ جھگڑے موجود تھے لیکن وہ پرانا بندوق ہوتا تھا تو ایک دفعہ میں ایک فائر ہوتا تھا ایک آدمی مرتا۔ دوسرے کو مارتے مارتے یہ مسئلہ ختم ہوتا میں جتناب یہ کہتا ہوں کہ صوبے میں بد امنی کی ایک وجہ افغانستان کا انقلاب بھی ہے جس طرح ایران میں انقلاب آیا۔ (مداخلت)۔

جتناب رحیم صاحب کی بات سے بھگے اتفاق ہے کہ کبھی یہ ہوتا تھا کہ یہاں سے مداخلت ہوتی تھی اور کبھی اس طرف سے مداخلت ہوتی تھی۔ ایسا نہیں کہ مداخلت یک طرف تھی یہ دونوں طرف سے

مداخلت ہے اچھا ہے جس طرح سے ایران میں انقلاب آیا ایران کے انقلاب کے اثرات یقیناً ہمارے علاقوں تک محسوس کئے گئے کہ ان کے پورے طبق میں ایک صینیہ میں تمیں لوگ مارے جاتے کسی کے موڑ سائیکل چینی کی وجہ سے کسی کے گھس گئے کوئی اور مسئلہ ہو گیا چونکہ اس وقت خبراءت میڈیا زیادہ نہیں تھا تو اس کے علم پورے صوبے والوں کو نہیں ہوا کہ بحر حال یہ حالات تھے جو ایرانی انقلاب کی وجہ سے ہمارے علاقوں پر آئے۔ اور دوسری وجہ ہمارا صوبہ چند لوگ آزاد ہیں لیکن اکثر علاقتے ہیں جن پر قبائلی روایات معتبر ہیں۔ یہ بات کہ ڈاکٹر پر کسی کا ادھار تھا کہ اس کو اٹھایا کہ اس کا ادھار دے چونکہ یہ واقعہ کوئی شہر میں ہوا اس کا علم سب لوگوں کو ہو گیا لیکن ایسے واقعات اثیر یہ میں روز ہوتے ہیں اگر میرا ادھار کسی پر ہے تو میں کسی زور آور با اثر کے پاس جاتا ہوں تو اب کے پاس جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ فلاں شخص پر میرا ادھار ہے آپ مہربانی کر کے میرا ادھار اس سے لے کر دیں تو وہاں بھی طریقہ ہوتا ہے کہ آدمی اس کو اٹھا کر لے آتے ہیں چار دن رکھتے ہیں کچھ سردار کھلیتا ہے کچھ آدمی کو لول جاتے ہیں یہ جناب ہو رہا ہے۔ اب سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم قبائلی لوگ ہیں یا عوام ہیں ہم اپنے کردار میں کتنی شاگردی لا سکتے ہیں آیا ہم ان چیزوں سے کتنا خیج سکتے ہیں پھر ہم اس کے بعد معاشرے کو سدھارنے کی بات کریں جناب والا جہاں تک امریکہ کے میرا انہوں کی بات ہے تو سب کو پتہ ہے کہ آج کل امریکہ ایسے دہشت گرد ملک کے نام سے جانا جاتا ہے کہ جس کا دل جہاں چاہے جس وقت چاہے اس کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہاں تو انہوں نے میرا کل چینیکے لیکن انہوں نے پانامہ میں جا کر اس ملک کے صدر کو پکڑا اور آج تک امریکہ میں قید رکھا ہوا ہے۔ یہاں تو یہ واقعات نہیں ہوئے مگن ہے اگر آئندہ جا کر ایسے واقعات ہوں۔ (نہیں مداخلت)۔ تو جناب والا جیسا کہ کچھ عرصہ قبل اگر ہم چیچے جائیں تو یو ایس ایس آر کے نوٹے کے بعد یہ لوگ سمجھنے لگے کہ دنیا میں ایک تبدیلی آئے گی تبدیلی واقعی آئی وہ تبدیلی چھوٹے اور غریب ملکوں کے لئے نہیں۔ اس وقت یو ایس ایس آر کے جتنے ملک تھے اپنے خواریوں کو یا جوان سے ادھر ادھر ہوتا تھا۔ جیسا کہ یہاں ایک ترمیم آئی اپنے ایم پی اے یا مبران کو روکنے کے لئے کیا گیا تو اس وقت بھی ایک ملک کو

روکنے کے لئے کوئی ادھر ادھر ہوتا تو اس کو نینک کے ذریعے آری کے ذریعے اس کو روکا جاتا۔ بھر حال اب اس کے بعد یہ تبدیلی آئی کہ اس کو بڑے بڑے مالیاتی اداروں سے ان کو سچ کیا جاتا ہے بڑے بڑے مالیاتی اداروں سے ان کو مچھکایا جاتا ہے تو جناب والا میری اتنی گزارش ہے آخر میں ڈاکٹر تارا چند سے گزارش ہے کہ ادھر سے فقرہ آیا کہ نوزاں نیدہ سیکولر دعوے دار۔ وہ خود سوچیں کہ کبھی اقلیت نے اکثریت کو یہ طعنہ دیا ہو تو وہ خود سوچیں اور طعنہ دیں۔ (باہم گفتگو)

جناب ڈپٹی اسپیکر: پنس موسیٰ جان۔

پنس موسیٰ جان: جناب اسپیکر آج میرے دوستوں نے اتنی روشنی ڈالی کہ میرے لئے کچھ بچا نہیں لیں میں کچھ ضرور کہونا گا ہمارے پولیس والے کوئی چور پکڑیں یہ تو دور کی بات ہے آج میرے علاقے سے اطلاع آئی ہے کہ کپوٹ ایک علاقہ ہے جو ایک شاہراہ ہے اس پر ایک بورڈ لگا ہوا ہے ایک ڈیزیل جزیرہ نصب ہے جس کی قیمت دو ملین روپے ہیں وہ روڈ پر ہی ہے ہو چوری ہو گیا اتنا بڑا جزیرہ ایک روڈ سے تو میرے دوست بسم اللہ خان سے دوسروں سے کس سے یہ گل کر رہے ہیں یہ اندھے لکڑے لوئے جو بیٹھے ہوئے ہیں جو ہمارے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں کیون جیسا کہ مولا نا صاحب نے کہا حضور ﷺ نے تو بہت کچھ کہا ہے جناب اس نے تو پہیت پر پتھ باندھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں اسلام اتنا پھیلا ہوا تھا کہ وہ رات کو گیوں میں گشت کرتے اور دیکھتے کہ کس کو کیا ضرورت ہے لیکن آج ہماری پولیس کا معیار اتنا گرچکا ہے کہ وہ جب آپ کو روکیں گے کہ فلاں فلاں چیز آپ کا خراب ہے تو پچاس روپے سے بات شروع ہو میں دیکھ رہا تھا وہ پانچ روپے پر راضی ہو گئے یہ تو پانچ روپے پر راضی ہو جاتے ہیں ان کا کیا صور ہے ۱۹۸۵ء میں لاہور میں خواتین نے ایک جلوس نکالا تو اس کے لئے مصطفیٰ کفر نے بیرونی سے لوگ منگوائے ان کو وردی پہننا کر ان پر لائٹی چارج کرایا وہ اس قانون کی بات کرتے ہیں تو میں یہ کہونا گا کہ ہمارے بعض دوست یہ کہہ رہے ہے کہ ملائم نہ یہ کیا فلاں نے یہ کیا چلو ملام عمرؓ کے ساتھ یہ ہے کہ آپ کی گاڑی کا چور جاتا ہے وہ پکڑ کر آپ کے ساتھ میں دے دیتا ہے یہ شرم کی بات ہے وہ اتنا توکرتا ہے ہم تو اتنا بھی نہیں کرتے ہیں جناب والا جعفر خان نے کہا کل

خبروں میں کہا۔ (مداخلت)۔ تو جناب والا چینوں کی جو لست دی گئی ہے آپ کوئی کے بازار میں  
جا سکیں عربوں روپے کھربوں روپے کا سامان کوئی کے بازار میں رکھا ہوا ہے بات یہ ہے کہ امان و مان  
کے مسئلے پر۔ میں اسکی مخالفت نہیں کرتا لیکن وہ بولیں کہ آغا صاحب نے ہمارے رزق میں کل تھدا  
مار دیا لیکن بات یہ ہے کہ چمن سے کوئی تک گیارہ چین گئے ہوئے ہیں کریم صاحب چالیس لاکھ میں کا  
لیتے ہیں آپ کل اچکزئی غریب کو بازار سے پکڑتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ وہاں جو چین گئے ہوئے  
ہیں چمن سے جو آرہا ہے وہ نہیں دیکھتے ہیں کیا یہ وزیر داخلہ صاحب کو یہ نظر نہیں آ رہا ہے تو کیا یہ لا ایڈ  
آرڈر کا مسئلہ نہیں ہے۔ (مداخلت)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ آغا صاحب اختصار سے کام لیجئے گا۔

پنس موکی جان: ہناب ہندو کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا کہ وہ واپس آگیا یہ کسی  
نے نہیں پوچھا کہ وہ واپس کیسے آیا وہ مرید داخلہ صاحب نے واپس کرایا ایس پی صاحب نے لایا تھا نیدار  
صاحب نے لایا کشہر صاحب نے لایا۔ وہ تو سب سوچے ہے تھا ان کو پڑھنے اس کو توڑا رنے واپس لایا  
فاری میں کہتے ہیں کیوں کارکند زرنش پدر نہ مادر۔ وہ کام جو پیسہ کرتا ہے وہ ماں باپ بھی نہیں کر سکتا  
ہے یہ لوگ تو وہ ہیں جب جب گرم ہو گئی آخر میں یہ کہونا کریہ ہمارا صوبہ ہے ہم مذاق میں ایسی باتوں  
کو لے رہے ہیں چاہے اختر صاحب کا زمانہ ہو یا جمالی صاحب کا زمانہ ہو یا بعد میں کوئی آئے اس کے  
لئے ہمیں سوچنا پڑے گا۔ یہ ہمارا وطن ہے اس میں اگر کوئی بلوچ کوئی پشتون کوئی سیلہ کوئی ہزارہ کوئی  
خدا کا بندہ مارا جاتا ہے خدا ہم لوگوں سے پوچھے گا ہم ذمہ دار ہیں ہم اس اسیلی میں جو بیٹھے ہوئے میں  
بات مولانا صاحب پر ڈالتا ہوں رحیم صاحب مولانا صاحب پر اس طرح۔۔۔ جناب والا یہ سب کی  
ذمہ داری بنتی ہے لیکن حکومت نے آج تک کوئی کاغذ بدلائی کوئی سیمنار کیا کہ جی آئیں اس کا حل کیا  
ہے یہ کیوں ہو رہا ہے تو میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس کو سیریں لیں میں بھی صاحب کی  
بات کروں گا اسے کی جگہ میں وہ نئے میں دھت تھے تو اس کو کہا گیا کہ پاکستان کی فوجیں کتنے عرصے  
لڑ سکتی ہیں تو اس نے کہا ہم چھ میں لڑ سکتے ہیں میرا اپنا ایک رشتہ دار ان بھگوڑوں میں تھا تو جزوں

صاحب نئے میں بھبھو تھا اس کو کسی نے کہا سر نذر کر دوا اور واپس آ جاؤ گیں جنل نیازی صاحب نے کہا میں چھ مینے لز سکتا ہوں۔ تو جناب یہ پاکستان کا ایک ملک اس کا ایک حصہ چلا گیا تو یہاں جناب سائیکل۔ موڑ سائیکل اور رکشہ تو جائیں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان: جناب ساتھوں نے کروز میزاں پر بات کرنی تھی وہ کر لیں تو ہم بعد میں بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ تحریک التوا اس بارے میں تھی کہ میں اگست۔ ایک اگست جھرات اور جمعہ کو امریکہ نے پاکستان کے ساحل سمندر سے میزاں دانے افغانستان میں۔ رات کے لفڑیا ساز ہے تو بجے سے ساز ہے دس بجے کے دوران۔ اور جب یہ واقعہ ہوا تو جناب والا امریکہ کے صدر کافشن ٹی دی پر آئے اور اعلان کیا کہ میں نے خوست اور جلال آباد ان علاقوں پر میں نے میزاں دانے اور وہ صحیح نشانے پر لگے اور ہمارے مقاصد پورے ہو گئے اور اسی وقت میں اسی وقت پاکستان کے وزیر خارجہ سرتاج عزیز صاحب سے پوچھا گیا کہ یہ جو میزاں دانے گئے ہیں آپ کو اس کا علم ہے انہوں نے کہا ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے انکا کیا اور پھر اس پر فوری طور پر حکومت نے اعلان کیا کہ یہ جو میزاں دانے گئے ہیں وہ پاکستان میں گردے ہیں اور اسی حوالے سے وزارت خارجہ نے صحیح امریکن ناظم امور کو بلایا اور اس کو ایک احتیاجی نوٹ بھی دیا تو اس سے جب ملک کے عوام کو معلوم ہوا کہ پاکستان کے ساحل سمندر سے بہت نزدیک اور یہ جہاز کی دن سے وہاں کھڑے تھے سوال انھا یہ مسئلہ انھا کہ امریکہ نے اتنا خطرناک کام کروز میزاں کا کیا اور یہاں سمندر میں ان کے جہاز کھڑے تھے اور ان سے کیا اور ہمارے صوبے سے کوئی ان علاقوں سے ہوا ہے ان تمام چیزوں کا مکمل مدد باب ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مولانا امیر زمان صاحب۔

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اپسیکر وہ ساتھی کرو زمیر اکل پہ بات کرنا چاہتے ہیں تو ہم اور حعفر خان صاحب بعد میں بات کریں گے۔  
جناب ڈپٹی اپسیکر: نجیک ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہم، بات کریں گے۔  
جناب ڈپٹی اپسیکر: بھی جی قفور آپ کے پاس ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہم آپ کے ملکوں ہیں کہ آپ نے ہمیں موقع دیا کہ تحریک التواہ نمبر ۲ یہ ہم بات کریں اپنے معروفات پیش کریں اور یہ تحریک التواہ اس بارے میں تھی کہ ۲۰ رائٹ ۲۱ اگست کی رات کو جمعہ کو امریکہ نے پاکستان کے ساحل سمندر سے میزائل داغنے افغانستان میں رات کے تقریباً ساڑھے نوبجے سے سازھے دس بجے کے دوران اور جب یہ واقعہ ہوا جناب والا امریکہ کے صدر کلشن وہ ٹیلی ویژن پر آئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ میں نے افغانستان پر فلاں فلاں علاقوں پر خوست و جلال آبادان علاقوں پر میں نے میزائل داغنے اور وہ صحیح نشانے پر لگے اور ہمارے مقاصد پورے ہوئے اور اسی وقت میں اسی وقت پاکستان کے وزیر خارجہ سے پوچھا گیا اپنے سرتاج عزیز صاحب سے کہ یہ جو میزائل داغنے گے ہیں آپ کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسکا کوئی علم نہیں ہے انکا کیا اور پھر اس پر فوری طور پر جناب والا یہ علان کیا حکومت نے کہ یہ میزائل جب داغنے گئے ہیں وہ پاکستان میں گرے ہیں اور اسی حوالے سے اس وزارت خارجہ نے صحیح امریکن ناظم الامور کو بلا یا اور انکو باقاعدہ ایک احتیاج نوٹ Note بھی دیا اور جناب والا اس سے جب ملک کے عوام کو یہ معلوم ہوا کہ پاکستان کے سمندری حدود سے ان معنوں میں پاکستان کے سمندری حدود کے وہ سمندر سے بہت نزدیک اور یہ کئی دن سے وہ جہاز وہاں کھڑے تھے سوال اخباری مسئلہ پیدا ہوا کہ یہ اتنا خطرناک کام امریکہ کے میزائل کا کروز میزائل کا کیا اور یہاں سمندر میں اتنے جہاز کھڑے تھے ان سے کیا اور وہ ہمارے حصے میں میں اور یہی لفڑی دیکھیں گے یعنی جب وہ خود پر حملہ ہو گا تو وہ تقریباً اگر وہ علاقہ سمندر کا جہاں سے اتنے نشان ہیں تو وہ

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** یہاں سے فارغ ہو کے پھر نماز پڑھتے ہیں انشاء اللہ اب جماعت تو چلی گئی  
**میر عاصم کرد (گیلو):** پھر تو کافی ہائی کام لگے گا جناب تقریباً ایک ذریعہ گھنڈر لے گا۔

**میر عاصم ردو (سیلو):** پھر تو کافی نام کے گا جناب تقریباً ایک ذریه گھنٹہ لگے گا۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** تو یعنی ہمارے کوئی بآس علاقت نہ اچھا۔

جناب ذہنی اپسکر: جے عبد الرحیم صاحب

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپنے کر آپ کا کورم ٹوٹا ہے آپ کے فخر صاحب باہر گئے ہیں کروز  
میراںگل کے پچھے۔

عبد الرحيم خالد من وسائل نشر واد البحار

جناب ذی اپیکر: واپس آتے ہیں شاید۔

عبد الرحيم خان مندو خيل: چاں؟

جذب نیک اسکرپت - نایک آئندہ

ع. الحجج ناہد خٹا۔

سردار محمد اختر مینگل : کورس پرائیور سنت اچاک، کسے جائیں گے؟

عبد الرحيم خالد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الله

بدر، رہا اس سعدیں:

جناح ایمکن : جمع ماجد

جس ب د پی اهیزیر. بی بنداریم صاحب؟

**حیدر ایم حان مندویں:** یہ مرزا زی کو رئنٹ کا اور صوبائی کو رئنٹ پاکستان اور صوبے کا

سو بائی گورنمنٹ کو بالکل انہوں نے اپنے آپ کو ایسے رکھ دیا کہ انکو نہ ضرورت ہے کہ اسکے بازے میں

پوچھیں سوچیں کہ میراں سمندر سے داغے گئے ہیں اور عین ہمارے اس صوبے پر اور آئیں سینکڑوں کلو

یکسر ہماری فضائی حدود میں وہ گئے ہیں اور سہ اور مسلسلہ کہ افغانستان۔ کپول داغئے گئے؟ وہاں کہا

دجوہات تھیں؟ امریکہ کے کیا وہ تھے؟ لیکن ہمارے ساتھ جو تعلق ہے ہماری SOUVERIENCY کے ساتھ ہمارے اقتدار اعلیٰ کے ساتھ ہماری زمین اور اسکی فضاء کے ساتھ ہمارے سند رکے ساتھ اسکا جو تعلق ہے جناب والا یا ہم مسئلہ تھا اس طرح لوگوں کو غیر لوگوں کو کوئی ملک کوئی قوم اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اسکے سند رک کو استعمال کرے یا وہاں سے کسی اور علاقے پر حملہ کرے۔ چند دنوں کے بعد جناب والا میئنے میں کہہ دیا کہ ہم نے تو وقت پر پورٹ کی کہ یہاں سند ری جہاز پھر رہے ہیں اور یہ خطرناک اور غلط ارادے کے ہیں انکو دیکھنا چاہئے۔ اور بعد میں جناب والا وہ ایک مسئلہ کہ پھر اسلام آباد کی گورنمنٹ نے اور صوبائی گورنمنٹ نے اسکی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اسکے بارے میں کوئی نوشی نہیں لیا کوئی اشتمنت نہیں دیا اور اسلام آباد کی گورنمنٹ نے چند دن بعد باقاعدہ امریکہ کی گورنمنٹ سے ایک تمم کی معافی طلب کی کہ ہماری غلطی ہوئی یعنی کیسے غلطی ہوئی ہے۔ میراں۔۔۔ یہ مسئلہ تو اسوقت ہمارے پاس فیکش facts نہیں ہیں یعنی وہ میراں شاہ میں گرے ہیں اور انکو انہوں نے چھپا دیا پہلو نخواصوں کے چیف سیکرٹری نے روپورٹ دی کہ وہاں کے جوانیں جنس آفیسر تھے انہوں نے روپورٹ دی اور انکو اس پر انہوں نے برطرف کر دیا وہ مسئلہ اسوقت چھوڑتے ہیں کہ وہاں گرے اور وہ مٹکر ہوئے لیکن ہمارے صوبے میں تو باقاعدہ گرے اور تمام دنیا کو معلوم ہے اور آج بھی وہاں ایسے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اس علاقے میں گرے ہیں اور وہ میراں ایک عام بات نہیں ہے میراں ایک خطرناک اسلحہ ہے اور وہ بڑا ماس ریستکشن Mass Restriction کا اسلحہ ہے وہ کوئی پر گرے تو اسکے معنی ہے بڑی تباہی ہو گی وہ شہری یا رہنمی علاقے میں گرے اس سے بڑی تباہی ہو گی۔ اور چلتے چلتے جناب والا آخر میں بات اس جگہ پر آگئی کہ فوج نے کہہ دیا کہ ہم نے گورنمنٹ کو پہلے موقع پر خبردار کیا۔ گورنمنٹ نے اسلام آباد سے کہہ دیا کہ نہیں ہمیں کوئی معلومات نہیں ہیں بعد میں معلومات یہ ہوئیں کہ جناب والا ۲۰ اگست ۱۹۴۷ اور ۲۱ اگست کی رات کو ساڑھے نوبجے امریکہ کے ڈپی چیف آف اسٹاف ایسا سمجھیں ڈپی چیئرمین آف اسٹاف کمیٹی ایسے وہ رالٹشن وہ پاکستان آئے ہیں اور پاکستان کے اسلام آباد میں چکلالہ کے ہوائی

اڑے پہنچئے ہیں اور وہاں ہمارے کمانڈر ان چیف چیف آف آرمی اسٹاف اکٹے ساتھ پہنچے ہوئے ہیں سائز ہے نوبجے اور سائز ہے دس بجے کے درمیان جب میراں فائر ہوئے اور ہونے کے ساتھ جب میراں ہوا میں ہیں رائلشنس نے ہمارے کمانڈر ان چیف کو بتایا کہ میراں آپ کے فضاء میں جا رہے ہیں اسلئے آپ محسوس نہ کریں آپ اسکے یہ معنی نہ لیں کہ کہیں اور کی طرف سے ہیں یا ایران کی طرف سے یا ہند کی طرف سے ہمارے میراں ہیں یعنی جناب والا کتنا تو ہیں آمیر رو یہ ہے کتنا پہنچتا اڑاٹی اور ہمارے سرزی میں کے خلاف حکومت نے کام کیا ہے خواہ وہ اسلام آباد کی گورنمنٹ ہے خواہ کوئی گورنمنٹ ہے۔ جب ایک امریکی فوجی پیغمبھر ہوئی ہے اور ہمارے کمانڈر چیف کو کہہ رہے ہیں کہ اس وقت انہوں نے تسلیم کر لیا ہے فوج کے پلیٹین آفیسر کا جو اشتینٹ ہے اس میں اعلان یہ تسلیم کیا ہے اور ہمارے وزیر اعظم نے بھی تسلیم کر لیا ہے وزیر خارجہ نے بھی تسلیم کیا ہے اور امریکہ نے بھی تسلیم کیا ہے سائز ہے نوبجے جب وہ پہنچے اس سے پہلے کسی کو علم نہیں تھا سائز ہے نوبجے جب وہاں سے فائر ہوا اور انہوں نے بتایا کہ ابھی فضا میں جا رہے اس کو آپ سریں وہ نہ لے اور اسی وقت کمانڈر اچیف نے پاکستان کے وزیر اعظم کو پیغام دیا کہ میراں ہماری فضاء میں جا رہے ہیں یعنی ایک معنوں میں پاکستان کی گورنمنٹ کو اطلاع تھی دوسرے معنوں میں پاکستان کی گورنمنٹ کو اطلاع نہیں تھی کیونکہ میراں داغنے گئے اور انکو اطلاع تھی جب میراں داغنے گے ان کو معلومات تھی لیکن انہوں نے احتجاج نہیں کیا لیکن صوبائی گورنمنٹ نے آج تک وہ کہتے ہیں کہ ان پر جوں تک نہیں کی یعنی کہ محسوس نہیں کیا ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ ہے اور ہمارے صوبے پر اور اس کی فضا پر ہمارے عوام کے خلاف یہ آپ نے یہ میراں کیسے داغنے اس کے بارے میں آپ نے احتجاج کیا یعنی ہم صوبائی گورنمنٹ سے پوچھیں گے کہ آپ نے اس کا کیا نوش لیا یہ مسئلہ ہوا بحیثیت گورنمنٹ آپ کو لوگوں نے دوٹ دیا ہے آپ یہاں ذمہ دار ہے اور آپ کے پاس فلیگ ہے اس لئے کہ آپ اس مسئلے پر خاموش ہو آپ نے کیا نوش لیا ہے آپ نے اسلام آباد کی گورنمنٹ سے پروٹیٹ Protest کیا ہے اور گورنمنٹ نے مل کر امریکہ کے گورنمنٹ سے protest کیا جناب والا اس کی میں بالکل حمایت کرتا ہوں اس

بات پر مولانا عبدالواحع کی اس میں قرارداد نہ مت پاس کرے صوبے کے اسلامی سے متفق اس کا احتجاج ہمیں کرنا چاہیے اور اسلام آباد گورنمنٹ سے اور گورنمنٹ کو ایسے Serious لینا چاہئے لیکن ہم جتاب والاستن بے حس ہو گئے اب استن بے حس ہے کہ ہمیں یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ کوئی حملہ کرتا ہے نہیں کرتا امریکہ والے کیا کرتے ہیں دوسرے کیا کرتے ہیں بس ہم بے ادبی معاف وہ پشتو میں مثال ہے۔ وہ سچی ترالاندی اس کا مطلب ہے کہ کتنے کی دم کے نیچے بھی اگر زندگی ہے اب یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اس لئے ہم جتاب والا مطالبہ کرتے ہیں کہ بالکل ایک قرارداد متفقہ پاس ہوئی احتجاج اور نہ مت اسلام گورنمنٹ سے گورنمنٹ سے ہم یہ افسوس کرتے ہیں کہ کیا وزیر اعظم صاحب جب یہاں کوئی آئے تھے یہ بھی گورنمنٹ ہمیں بتائیں کہ آپ ہمیں اعتماد میں لینا ہے آپ نے عوام کو اعتماد میں لینا ہے اور عوام کے اسلامی کے نمائندوں کو اعتماد میں لینا ہے آپ نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو کسی سے آپ نے پوچھا اور نہ احتجاج کیا بہر صورت جتاب والا آپ کی مہربانی اس کی ہم نہ مت کرتے ہیں اور اس کے لئے قرارداد نہ مت ہوئی چاہئے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میر محمد اسلم چکی صاحب

**میر محمد اسلم چکی:** جناب اسپیکر میں اس تحریک التواء کی پرزاور حمایت کرتا ہوں گوکر دنیا میں ملکوں میں ریاستوں میں یونائیٹیڈ سلامتی کونسل اور ملکوں کے لئے یہ میں الاقوامی قانون اور لازماً ہمیں لیکن حقیقت کو دیکھا جائے کہ امریکہ یا جو ایکشن پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے ہمارے حدود کی Violation کر کے اور ایک افغانستان میں میراں چھینگے تو اس کو انٹرینشل ٹریازم یا میں الاقوامی غنڈہ گردی کے سوا اور کیا کہیں ہم اس باؤس کے توسط سے اس کی نہ مت کرتے ہیں کہ یہ مرا سر میں الاقوامی غنڈہ گردی ہے پہلے جب سوویت یونین بھیثت پر پا در تھا اور امریکہ کے لئے ایک Check and Balance ہوتا تھا اور وہ ایسی حرکت سے بعض رہتا تھا لیکن سوویت یونین کے خاتمے ہونے کے بعد جو اس کا رول تھا امریکہ کے

خلاف وہ شتم ہونے کے بعد یہ جو ہے دنیا کا بادشاہ ہے۔ جو مرضی ہے جو کرے کہتے ہیں کہ کسی نے ایک سے پوچھا کہ شیر جو ہے وہ پچھہ دتا ہے یا انڈا تو اس نے کہا کہ کمال ہے کہ جب شیر ہے اس کی مرضی ہے انڈا دے یا پچھہ دے اس سے پوچھنے والا کون ہوگا۔ تو جناب عالی صورت حال یہ ہے کہ یہاں violation ہوا ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح معزز رکن نے تمام تفصیلات بتا دیں کہ حکومت پاکستان کو معلوم نہیں تھا ان کو بالکل معلوم تھا انہوں نے جان بوجھ کر پتہ نہیں اپنی کس مصلحت کے بغایپ امریکہ کو خوش رکھنے کے لئے ان کو پڑھتھا کہ افغانستان میں یہ میزائل اور بلوچستان کے ساحل سے داغے چار ہے ہیں لیکن انہوں نے یہ ذرا امید رچایا کہ ہمیں معلوم نہیں تھا۔ حالانکہ ایک طرف وہاں ایک اسلامی جو دہان پر اسلام کے نام پر جہاد بھی ہو رہا ہے اور ہم اسکی طرف داری کا دعویٰ بھی کر رہے ہیں لیکن اپنی سر زمین کو استعمال کرنے کے لئے حکمرانوں نے کہا کہ اس پر اگر میزائل داغے ہیں تو ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں اور اپنی سرزی میں دیتے ہیں۔ جو کہ یہ قابلِ افسوس ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری دولتی پالیساں ایک طرف سے اسلام کا پندرہواں شریعت مل لانے کا دعویٰ ہو رہا ہے اپنے اقتدار کو سنوارنے کے لئے مذہب کا سہارا لیا جا رہا ہے اور عملی طور پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے حکمرانوں کے اعمال عملی طور پر کیا ہے تو جناب عالی آپ نے معزز مجرم کے رائے ہیں کہ گورنمنٹ احتجاج نہیں کیا حکومت بلوچستان نے احتجاج نہیں کیا مجھے یاد ہے کہ جب بھی اس وقت اختر مینگل کی حکومت تھی اسی بدجنت سر زمین پر ایسی دھماکہ کہ ہوانہوں نے یہ نہیں کہا کہ اسی دھماکہ تھی ہے یا خراب بلکہ جب حکومت نے یہ اعتراض کیا کہ ہمیں بھیت صوبائی گورنمنٹ کے اعتماد میں لینا چاہئے تھا کیونکہ ہماری سرزی میں کو استعمال کیا گیا ہے ہماری صوبائی محکمہ ایسی مداخلت ہے لیکن انہوں نے کہا اور وہ ناراض ہو گئے کہ آپ کو صوبائی حکومت کو یہ کیا ہجرت ہے کہ پاکستان کے ڈیپنیس کے معاملے میں آپ لوگ مداخلت کر رہے ہیں اور جب ان کی اپنی باری آئی انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں تو نہیں معلوم تھا امریکہ نے حملہ کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا جھوٹ تھا اور ان کو بالکل معلوم تھا بھر حال جو یہ واقع ہوئے ہیں اس پر اس مقدس بادی کی طرف سے جیسا کہ واضح نے فرمایا کہ ایک مشترکہ قرارداد ہوئی چاہتے۔ جو ہم اس

کی نہ ملت کرے اور وفاقی حکومت کو بھیج دے شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مینگل صاحب۔

سردار اختر جان مینگل: جناب اسپیکر صاحب اس مسئلے کی میں سبھائی میں نہیں جادوگا مختصر اپنے جو کروز میراں اس علاقے میں کدھر گئے تھے صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت سے اس حوالے سے پچھو سوالات ہمارے ذہن میں آئے ہوئے ہیں وہ میں کوتنا چاہوں گا جس وقت یہ کروز میراں کی فائز کے گئے جناب اسپیکر تقریباً سامنہ کے قریب اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ اسامد بن لا دن جو ہے جو وہشت گردی کے اس نے جو اڑے بنائے ہوئے ہیں ان کو تباہ کرنے کے لئے جہاں تک جائے وہ وہشت گردی کا جس کو اب نام دیا جا رہا ہے اور جن کو ان اڑوں کو تجزیب کاری کے حوالے سے جن کو حوالے گیا جا رہا ہے کہ وہ تجزیب کاری کے لئے بنائے گئے ہیں وہ بنائے کب گئے تھے وہ بنائے کس نے ہیں کن لوگوں کی مدد سے کن لوگوں سے وہ اس وقت بنائے گئے ہاں جب وہ خالی کیے گئے کسی نے جا کے اس میں پناہ لی ہو دوسرا بات ہے لیکن وہ اس وقت افغانستان میں پیروں نی مداخلت کی جا رہی تھی مختلف ایجنسیاں چاہیے وہ ہمارے ملک کی ایجنسیاں چاہیے امریکن ایجنسیاں ہوں جس نے مداخلت کر کے وہ اڑے بنائے اور اب وہ اڑے انہی کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں اور صرف اس مخصوص جس کا میرے خیال میں Radious جو ہے بارہوالي اس علاقے کی سامنہ یا پینٹھوں میں بھی نہ ہو اس کی جو ہے Radious ہے جس علاقے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ تجزیب کاری کے اڑے بنائے اس کے لئے ۶۵ میراں داغے گئے وہ ۶۵ میراں ایک پورے ملک کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے اگر وہ ہماری گست پر گرتے ہارڈ لی میرے خیال میں اس میں سے دس پندرہ اس اڑے پر جا کر گئے ہیں بقا یا کوئی خاران پر گرا ہے کوئی مکران پر گرا ہے اور شکر ہے خدا کا وہ بلاست نہیں ہوئے ورنہ تو اسے مولانا صاحب اشارہ کرتے کہ اس اس بھلی پر گرتے تو مولانا صاحب نہ رہتا بانس نہ آج بھتی با نسری لیکن جناب اسپیکر مرکزی حکومت نے کیا اس پر کوئی احتجاج کیا ہمارے نواز شریف کشکول لے کر کشمکش سے ملنے گئے ہیں کیا اس کشکول میں ایک احتجاجی رقعدہ الگیا تھا کہ جی ہمارے حدود پر یہ میراں کیون گزر بے اس

میرزاں کے جو سُمہ ہمارے جو علم میں ہے جناب اپنیکر کبیو تو انہی بے اس میں تمام پروگرام اور فہرست کیا جاتا ہے اس کا نارگٹ یہ ہے اور اس نارگٹ پر فائز ہوتا ہے جب وہ اس نارگٹ پر فائز کرتا تب ہی وہ بلاست ہوتا ہے جو میرزاں آج تک صوبائی حکومت نے یہ واضح نہیں کیا ہے یا وفاقی حکومت نے ہمارے صوبے میں کتنے میرزاں گرے ہیں ہاں ایک تصویر ہم نے دیکھی تھی ہمارے ایک مشر صاحب نے اپنی تصویر کھینچائی اس میرزاں پر پاؤں رکھ کے ایسا لگتا تھا کہ اس نے جا کے جنگل میں کوئی ہاتھی مارا ہے وہ اپنی تصویر کھینچائی اور اخبار میں دلائی کہ ہم نے میرزاں دریافت کیا اگر باضابطہ آج تک صوبائی حکومت نے اس کی تعداد نہیں بتائی کہ بلوچستان میں کتنے میرزاں گرے ہیں یا ان کی دریافت ہوئی ہے آیا صوبائی حکومت نے یہ زحمت گوارہ کی کہ وہ ریسرچ کرتی اس صوبائی حکومت سے وہ چڑواں اچھا ہے جس نے جا کر کے وہ میرزاں برآمد کی ہے جنہوں نے جا کے میرزاں دیکھے کہ کس علاقے میں تمام جو میرزاں دیکھے گئے ہیں وہ کسی چہ وابا ہے یا کہ اس گاؤں نے ان کی نشاندہی کی ہے صوبائی حکومت کے کسی ایک کارندے نے ایڈنسٹریشن کے کسی ایک بندے نے چاہے یویز سے لے کم شریک کسی نے اس کی نشاندہی نہیں کی کہ کس علاقے میں میرزاں گرے ہیں صوبائی حکومت کی کیا یہ مدداری نہیں ہوتی کہ ان میرزاں کی نشاندہی کرے کہنے کو تو ہم کہتے ہیں کہ جی پندرہویں ترمیم کے تحت شریعت بل لائیگنے جناب اپنیکر کو ناشریعت بل یوسف رمزی کو ہم یہاں سے گرفتار کرے امریکہ پہنچاتے ہیں وہی شریعت بل لائیگنے ایسل کافی کو یہاں پر گرفتار کرے چند دنوں کے عوض ہم امریکہ کو بھجواتے ہیں قصور اس کا کیا ہے اس نے اسلام کا نام لیا تھا نہ مولوی صاحب بھی اگری کر لے یونیگ یوسف رمزی، ایسل کافی اور بنو یہاں سے صادق نام تھا جو Recently ان میرزاں کے تحت گرفتار کرے اسی ملک سے بھاگ گیا تھا آیا اس کے گرفتاری کے عوض ہم اپنا شریعت بل کو منظور کروانا چاہتے تھے ہم امریکہ کو وہ لوگ ہوا لے کر کے جو کہا بھی جاتا ہے جو یہاں کے علماء دین یہاں پر نہیں جماعتیں بھی یہ کہتی ہیں کہ یہ اسلام کے مجاہدوں کو یہاں سے گرفتار کرے امریکہ کس نے ہوا لے کیا اسی حکومت نے آج کے ان حصر انوں نے جو شریعت بل لانا چاہتے ہیں میرے خیال میں مولوی صاحب اگر میں اس بات میں

ناظر نہیں ہوں گا اگر کوئی امام نماز پڑھاتا ہے وہ گنہگار ہے وہ قاتل ہے اس نے اپنے اس کفر سے توبہ نہیں کی اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی میرے خیال میں ان کی بھی نماز نہیں ہو گی یہ میرے خیال میں حدیث بھی کہتی ہو گی۔

سعید احمد ہاشمی صوبائی (وزیر) : اس لفظ سے میں احتجاج کرتا ہوں

اس دوران دوبارہ جناب اپیکر صاحب کری صدارت پر منعکش ہوئے۔

جناب اپیکر : This should be expunch Expunch

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : x x x x x x x x x x

سردار اختر جان مینگل : x x x x x x x (جناب اپیکر کے حکم سے الفاظ حذف ہو گئے)

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : x x x x x x x

سردار اختر جان مینگل : x x x x x x x x x x

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) xx x x x x x x x x x x

سردار اختر مینگل : x x x x x

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) x x x x x x x x x x

جناب اپیکر : Dont personal No personal

سردار اختر جان مینگل : جناب اپیکر ان کو آپ رو کے وہ مداخلت کر رہے ہیں ہر بار وہ مداخلت کرتے رہتے ہیں وزیر داخلہ ہے ان کو کہیں گے کہ مداخلت نہ کرے نواز شریف جب جاتا ہے کہ نشن لسٹ ملاقات کی وہ دسمبر میں پھر جا رہا ہے صوبائی حکومت کی بے بسی تو اسیں پتہ ہے اس کی بے بسی پر جتنا بھم ذکر کرے جتنا اس پر وہ کرے نہ اس پر کوئی تنقید برداشت کی جاتی ہے وہ کہ نشن کی میزاں پر تنقید برداشت نہیں کرتے وہ میزاں جنہوں نے آپ کے حدود پار کر کے آپ کے علاقوں میں آ کے گرے ہیں ان پر تنقید برداشت نہیں کی جاتی ان پر وہ آئینے کہ یہاں پر شریعت نظام لا کیمیکل

x x x x x (جناب اپیکر کے حکم سے الفاظ حذف ہو گئے)

یا جمہوریت لا کنیٹے یہاں پر اسلام میں تمام برابری دی جائے گی تو جن لوگوں نے ان اسلام کے  
محابدہ کے حوالے کیا اسکے بدلے دیا گیا ہی تینی بندی پر دھنخط کرنے کی کنڈیشن دی جا رہی  
ہے ان کو یہ شرائطیں دی جا رہی ہیں کہ آپ اپنا انسانی پروجیکٹ ہے اس کو روں بیک کرے اور اس کے  
بدلے میں دی جائیگی صرف survival کے لئے ان کو جس طرح کے ایک پرندے کے چوزے کو  
منہ میں صرف ایک ایک دان چاول کا دیا جاتا ہے وہ صرف Survival کرے اور اس کو کبھی وہی ایک  
دیا جائیگا کہ ان کی حکومت Survive کرے جناب اپنے جس طرح کے از-تبلیغ مہربنے کہا کہ اس  
تحریک کو اگر ہم قرارداد کی شکل میں ایک احتجاجی قرارداد کہے یا ہم اسے نہ ملتی ایک قرارداد کے تحت  
لائے تو میرے خیال میں ہم اس کی حمایت کر یعنی تو یہ الفاظ جناب اپنے صاحب کے حکم سے کارروائی  
سے حذف ہوئے۔

**مولانا نصیب اللہ (ڈپٹی اپسیکر) :** الحمد للہ وکفا۔ اسم اللہ الرحمن الرحيم۔ امن و امان جو ہے  
وہ ہر انسان کے لئے بہت اہمیت کے حامل ہیں اس لئے اگر من نہیں۔

**جناب اپسیکر:** یہ امن کی بات تو ہو چکی دوسری قرارداد بے غالباً دونوں اکٹھے ہوں گے اچھا چلنے  
**مولانا نصیب اللہ (ڈپٹی اپسیکر) :** اگر امن نہ ہو تو پھر یہاں پر رہ نہیں سکتے ہیں ہماری  
تجارت ہماری صنعت سارے متاثر ہوں گے اس لئے دوستوں نے اس بحث میں کافی حصہ لیا ہے  
لیکن موجودہ سسٹم میں اس موجودہ نظام میں امن و امان تو تباہ ہو سکتا ہے لیکن اس قائم نہیں ہو سکتا اس  
لئے کہ اس سارے سسٹم کی فطرت میں امن کی جاہی ہے چاہے ہمارے وزیر اعلیٰ کوئی بھی ہو لیکن کسی  
کے بھی بس کی بات نہیں ہے کہ وہ امن قائم کر سکیں مجھے خوب یاد ہے کہ خروٹ آباد میں چھاپ مارا گیا  
وہاں پر ایک سو بارہ افراد گرفتار کئے گئے اللہ وادی خیر خواہ صاحب گیا اختر جان میسٹل سے دو تین ماہ تک  
بچھڑا رہا تو وہاں پر بے گناہ لوگ گرفتار کئے گئے ہیں لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایسیں پی  
صاحب یا کسی اور اہلکار کے اعتدال پر برابر یہ موقف اختیار کیا تھا کہ وہ مجرم ہیں اس لیے وہ وزیر ذمہ دان

XXXXXX جناب اپنے کے حکم سے الفاظ کا کارروائی سے حذف ہوئے۔

ہیں یہاں تک نوبت پہنچی کہ جمعیت اور بی این پی کے تعلقات پر اڑات پرے اس شاہ میں مجھے وہ سید  
احسان شاہ صاحب کو انکوازی کے لئے مقرر کیا گیا وہاں جب گئے تو ہم نے دیکھا جیل بھی گئے کہ  
دیوانے وہاں زیر ذمہ دان ہیں دیوانے بالکل اپاچ قسم کے لوگ اور مسجد کے چند طلباء بھی جیل میں ہمیں  
ملے ان کا کیا قصور تھا تو ہمارے انتظامیہ نے چاہے یہاں کا کمشنر ہو یا ایس ایس پی صاحب ہوں یا کوئی  
بھی ہو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے سمجھا یا تھا کہ یہ طالبان اس لئے گرفتار ہے کہ دہشت گرد زخم کا  
تحاوہ یہاں آ کر یہ علاعہ اور طالبان نے ان کو پناہ دی تھی پھر ان کے زیر نگرانی اس کا انتقال ہو گیا پھر  
ایس مسجد میں ان کو دفنایا گیا تھا اس مدرسے والوں کا بھی جرم تھا لیکن جب وہاں کے لوگوں سے  
ملاتا تھیں کیس تو ایک میل دور وہاں پر طالبان اور بے گناہ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا تھا پھر ایس پی ڈی  
ایم نے خود اقرار کیا کہ ہم دہشت گرد کی لاش قبرستان میں نہیں پائی تو مسجد میں نہیں تو کہنے کا مطلب یہ  
ہے کہ اس نظام میں اس موجودہ سسٹم میں امن و امان ہے اور نہ بھی آئندے گا اس لئے کہ اس کی فطرت  
میں امن نہیں ہے یہ سارا سسٹم جو ہے اس کے خلاف ہے ایک ایس ایس پی نے دو بہترین قسم کے عظیم  
جماعتوں کو لڑایا تھا چار ماہ کے لئے لیکن پھر جب رپورٹ اس کے سامنے آئی بالکل سارے انتظامیہ کا  
کہنا جھوٹ ثابت ہوا وہی ایس ایس پی رہا بھی تک اس کے خلاف کوئی اقدام کیا گیا تو اس کے معنی  
بھی ہے کہ ہمارا اور وزیر اعلیٰ صاحب کل بھی اور آج بھی انہی کے ہاتھوں میں یہ نہیں ہے وہ کچھ نہیں کر  
سکے گا لہذا اگر ہمیں امن چاہئے تو ہمیں چاہئے کہ جس نظام کی فطرت میں امن ہو۔ رای یہ بات کہ  
امریکی حکومت نے ایک اس کے خلاف جس میں بھی احمد شاہ ابدی حکمران رہا تھا اور بھی محمد شہاب  
الدین غوثی وہاں پر حکمران رہا تھا اس ملک کے خلاف میرزاں استعمال کئے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے  
کہ وہ توجہ کے حالت میں ہے اگر احتجاج نہیں کرتے اس لئے کہ ان کے ہاں فلور میر نہیں کہ وہ  
احتجاج کر سکیں ہمارے ہاں تو سب کچھ ہیں ہمارے نظری صدو د کو انہوں نے استعمال کیا ہے ہمارے  
سمندری صدو د کو انہوں استعمال کیا ہے ہمارے حکمرانوں نے کیا تھا ہماری صوبائی گورنمنٹ نے نہ  
ہماری مرکزی گورنمنٹ نے حالانکہ ہمیں چاہئے تھا کہ اسی دن امریکہ سے سفارتی تعلقات ٹکٹ لیتے

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس نظام میں ہم رہ رہے ہیں اس نظام میں نہ امن ہے نہ امن کی توقع ہے نہ اس نظام میں ہم عزت غیرت کا مظاہرہ کر سکیں گے اگر ہمیں حریت چاہئے کہ تم اس نظام کو اپنا کیں جس نے مسلمانوں کو حریت کا سبق سکھایا ہے یہی گذارشیں ہیں کہ مسلمانوں پر جہاں پر آفت آتی ہے تو ہم اپنے لئے اس کو بھیں اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے اور ہمارے ملک کے حامی و ناصر ہو۔

جناب اپسیکر: شکر یہ جناب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ جو پولیس والے گاڑی پکڑ کر جانے لیجاتے ہیں تو وہاں سے بھی ہاڑ بھی چوری ہو جاتے ہیں شئیے بھی چوری ہو جاتے ہیں جو کچھ بھی سامان اس گاڑی میں ہوتا ہے وہ سارا چوری ہو جاتا ہے تو میں وزیر اعظم کے نواس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ پولیس والے جو تھانے میں چوری کرتے ہیں کم سے کم اس کو تورو کیس باہر تو وہ کر رہے ہیں۔

جناب اپسیکر: تشریف رکھئے جی جناب مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپسیکر دونوں مسائل پر میرے خیال میں مفصل بحث ہو گئی اب تو شاید وزیر داخلہ صاحب اس مودہ میں ہیں کہ وہ جواب بنار ہے ہیں اور جیش کر رہے ہیں اب گذارش میں نے کرنی کہ ایک بات تو یہ خوش آئند ہے کہ مولوی داسخ صاحب اور رحیم صاحب کی کم اذکم ایک بات پر اتفاق ہو گیا اور وہ قرارداد نہ مت پیش کر دئے اور دوسری بات یہ کہ عجیب طریقہ ہے ایک آدمی ایک دفعہ اپنے کرہندا ہے وہاں بیٹھ کر پھر دوسرا اگر ہم پر برستے ہیں یہ بھی دوسرا طریقہ شروع ہوا ہے۔

جناب اپسیکر: آپ میں سے ہی چاہتا ہے باہر سے نہیں آتا ہے اپنے آپ میں سے ہی ہوتا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): صحیح ہے تو لاءِ ایڈ آرڈر کے متعلق میں نے صرف محترم کے علم میں ایک درجات کرنی ہے یہ جو پیغمبر راجح میں ایک گروہ کا مسئلہ ہے شاید آپ کے علم میں ہو میں ذرا اس کی وضاحت اس طرح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک میرے علم میں ہے واللہ عالم یہ صحیح ہے یا غالباً ہو یہ ایک گروہ ہے اس کی جگہ زیارت میں ہے یہاں بھی یہاں پر باقاعدہ ایک جگہ ہے اور پھر جو موثر

سائیکل ہے یا جو کچھ چوریاں ہیں اور جو طریقہ کاربے وہ کرتے ہیں دوسرا جگہ انہوں نے سرخوند میں بنایا ہے تیسرا جگہ ان کی ہر ہاتھی میں ہے چوچی جگہ اس کی سرگزیت میں ہے تو جہاں تک معلومات ہیں یہ بیباں پر وہ لوگ ہیں اس میں مختلف قسم کے لوگ مشترک ہیں کم از کم ہم بھی آپ سے اپنی کرتے ہیں جو طریقہ کار آپ نے شروع کی ہے اس حوالے سے کم از کم امن و امان پر میرے خیال بحث کرنا یہ شاید ہے فائدہ ہو گا اس ملک میں جناب اپنے کار آپ کا سابق گورنر میرے خیال میں چار پانچ دن پہلے اس کو قتل کیا گیا آپ کی بندی نظریہ وزیر عظم تھیں اس کے بھائی کو قتل کر دیا گیا آپ کے یہ چونہ دری شجاعت کا بھیجا تھا اس کو قتل کر دیا گیا جب وزیر عظم کے بھائی اور آپ کا گورنر اور آپ کا وزیر اور آپ کا وزیر داخلہ کا بھیجا محفوظ نہیں ہے تو دوسرے محفوظ کیسے ہوں گے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج کے زمانے میں جو انتظامیہ ہے یا حکومتیں ہیں وہ اس طرح ہو چکے ہیں یہ ادبی معاف کہ جیسے وہ ایک دیگر میں آپ سالم جو زیادہ پکائیں تو اس میں وہ بھی کاشرا تنازیا دہ ہو جاتا ہے جب آپ اس میں پانی ڈال دیں تو پانی اس میں قرار نہیں رکھ سکتے۔ پتوکی ولی (لک غولوشن)

مولانا امیر زمان (سینئر صوبائی وزیر) : ہمارے مذہبی مجرم آپ کے پاس ہے سلمان رشدی ہے اور زیادہ بغلہ دہش والی لڑکی ہیں اس کا نام کیا ہے نسرین ہے یا تنسیم ہے وہ جو ہمارے مذہبی مجرم ہے وہ پھر کم از کم ہمارے حوالے تو کریں کیوں یعنی ہم اتنے کمزور ہے کہ ہمارے مذہبی مجرم کو آپ باقاعدہ پر ٹوکول دے کر اپنے ملک میں پالتے ہیں اور ہمارے پاس جو آپ کے مجرم ہے وہ ہمیں یہ جرأت نہیں ہے کہ ہم آپ کو کہیں کہ بھی اصولوں کے مطابق ہمارے آجائے تو جناب اپنے کھیک ہے صحیح ہے بات مجھے کہنا یہ ہے کہ آج کل کے معاشرے پر جناب اپنے مختصر بیکھے۔

جناب اپنے کھیک : مولانا صاحب بات اپنے مختصر بیکھے۔

مولانا امیر زمان : تو جناب اپنے کے حکمرانی ہے اور جب ان کی عمر انی ہے تو ہم نے پہلے بھی انکی مذمت کی تھی آج ہم اس بات کی مذمت کرتے اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے اور جہاں تک وہ پہلے والا مسئلہ ہے اس میں کہتا ہوں کہ جب تک یہ حالات کے اندر رہتے ہوئے یہ جو

بھی حکمران آ جائیں گے وہ میرے خیال میں اس حالات کو تبدیل نہیں کر سکتے اگر صحیح طور پر حکمرانی اور وہ نہ ہو الگ بات ہے کہ وہ پھر بات کر لے شکریہ۔

**جناب اپیکر:** جی Point of order مندوخیل صاحب

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** میں صرف ایک نقطے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جناب والا گورنمنٹ کی پارٹی کے تمام ممبر ان یعنی خاص کر مولا نا صاحب نے پی۔ این۔ ذی کے جو سینئر فائز ہے انہوں نے یعنی اپنی ذمہ داری ختم کی اور ایسی جزیل نظام تحریک نہ وہ نہیں نہیں جناب والا اس وقت ذمہ داری آپ پر ہے جو کچھ ہمارے پاکستان قانونی نظام آج کے ذا کو اور قاتلوں کو arrest کرنے کے جناب اپیکر: حکومت کی ذمہ داری ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** نہیں جناب والا قانون کے سامنے لانے سے آپ کا راست کوئی نہیں روک رہا ہے آپ کے پاس ہے اختیارات اس وقت آپ کی ذمہ داری ہے کہ جتنا ہو سکے اسن وامان کریں یہ avoid کرنے کا جو طریقہ ہے یہ نہیں ہونا چاہئے۔

**جناب اپیکر:** میں اب وزیر داخلہ جعفر خان مندوخیل سے گذاش کروں گا کہ وہ اس بحث کو سینئر ذرا

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر آج law and order

پر یہ تحریک ایتو آج آئی اس سلسلے میں بحث ہوئی اور honourable Members

treasury benches سے بھی اور اپوزیشن سے بھی اس کے اوپر کافی discussion کی

اور کافی points سامنے آئے میں انکی کچھ پارٹیوں کو تو appreciate کروں گا کچھ جیسے رحیم

صاحب نے کہا میں اپنے ساتھیوں کے ذمہ داری بھی میں یہ شامل کروں گا کہ ہماری یہ ذمہ داری ہے

بالکل اگر کوئی قتل ہوتا ہے اس میں ملوث ہوں ہماری گورنمنٹ ملوث ہے اگر کوئی چوری ہوتی ہے تو

اس میں ملوث ہوں ہماری گورنمنٹ ملوث ہے کیونکہ انتظامیہ ہم لائے ہیں چاہے لورالائی کا۔ ذی۔ سی۔

ہو چاہے وہ قلات کا ذی۔ سی ہونا چاہے یا پولیس آفیسر ان ہو یا ہمارے کمشنر صاحبان ہو اس میں اچھے لوگ بھی موجود ہے ایماندار لوگ بھی موجود ہے کام کرنے والے بھی موجود ہے ہم کیوں ایسے لوگوں کو

لے جاتے ہیں کہ صرف ہمارے گردنوں کی طرح تاپتے ہیں وہ کیا پر اگر آپ کو دے دینے سب ہماری ذمہ داری ہے اس میں آپ لوگوں کی بھی ذمہ داری ہے کیونکہ کچھ مجرم آپ کے گرد پناہ لیتے ہیں یہ ہمارا سامنہ ہے جب ہم سامنہ کو improve نہیں کریں گے تو میری introduce merits کو discussion سامنہ ہے کہ کبھی بھی ایک آدمی کی زبان سے یہ سب معاملہ تھیک نہیں ہو سکتا ہے نہ یہ اسیلی کے hightlight ہو جاتا ہے باقی لیکن سامنہ improve ہو گا اس وقت کہ ہم سامنہ کو as a system سمجھتے ہو قسمی بلوچستان کی سیکی رہی ہے کہ یہاں بیشہ coalition government میں وہ پولیٹیکل پارٹیز کا زور رہی انتظامیہ پر ہوتا ہے کہ ذہی۔ سی میری مرضی پر دے دو ایس۔ پی میری مرضی پر دے دو حالانکہ پھر تم بھی سنن جاؤ پھر تو حکومت کی اوپر کیا ذمہ داری ڈالتے ہو اس طرح کئی حکومتیں، بن جاتی ہیں جب تک ہم نے اس کو درست نہیں کی وہی انتظامیہ اس کو درست کر سکتی ہے اسی میں ایسے موجود کہ اب میراث پر لوگوں کو لیا جائے گا قلعہ سیف اللہ میں ایک نیا ذہی۔ سی۔ آگیا مولا ناصاحب اس کے ساتھ تعاون کر رہا ہے حالات بدل گئے یہ نہیں ہے کہ ہم انتظامیہ سے کام نہیں لے سکتے ہے انتظامیہ سے ہم کام لے سکتے ہے لیکن first ہم اپنے ساتھ sincere ہو اگر ہم اپنے ساتھ sincere نہیں ہو گئے یہ گورنمنٹ یہ coalitions ہے کہ پارٹی کے ورکرز کے کہنے کے اوپر ہم گورنمنٹ اگر چلانے شروع کر دیں تو اس میں یہ ناقص تو خواہ نخواہ آئیں جو آدمی آپ کی خدمت کرتا ہے وہ عوام کی خدمت نہیں کر سکے گا اس چیز کو ہم نے as a government ہایا ہے کہ ہمارے تمام سیاسی پارٹیوں کا ہم تمہارے coalitions کا چاہئے وہ اختر جان کی coalition ہو چاہئے وہ ذوالفقار گھر کی coalition ہو چاہئے وہ تاج جمالی کی coalition ہو اسی وجہ سے یہ ہوا تھا نواب صاحب جسے خخت آدمی اس کے coalition میں بھی یہ من مانیاں چلتی تھیں یا اس کے coalition میں بھی یہ مرضی چلتی تھی ان چیزوں کو ہم نے imporve کرنا ہو گا پھر ان کو کرانا ہو گا یہاں جو ہے جسے رحیم صاحب نے کہا کہ ما فیہ بنا ہوا ہے۔ کوئی میں بنے ہوئے ہیں حقیقت ہے یہ یہاں ما فیہ بنا ہوا ہے بروری روڑ آپ کے

وہ دو ریکسائی کے قبضے میں ہے سریاب ہے وہ لہڑی کے قبضے میں باقی پاس ہے وہ بھک کے قبضے میں اور گواہمنڈی ہے گران کے قبضے میں اور دوسرا ہے فلاں کے قبضے میں جب میں آئے یہ میں نے دیکھا یہ سب ان کے قبضہ ہے اور ایریا ہے ما فیہ ہے ابھی تین دن پہلے یا چار دن پہلے اخبار میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ گواہمنڈی پولیس اسٹیشن نے کچھ لوگوں کو پکڑا میں ان کے نام بھی بتاؤ نگاہی میں کسی سے ایک چیز بھی نہیں پچھا تا ہوں وزیر کے بھائی کا نام بھی بتاؤ نگاہی جب تھک میں چور نہیں ہوں میں کسی چور کی سر پر سی نہیں کرو نگاہی میں درست کرو نگاہی اس سسم کو نہیں کر سکا چھوڑ دو نگاہی خودی یہ Recenutly a major motor cycle snatching gang of four members Wazir AllahNoor SmiN and Akhter Muhammed have been arrested there gunman they have been identified in snatching of nine mother cycles three motor cycles have been recovered from them those approached ایک نام بھی میں نہیں لوگا پونچنے کل پارٹی ہے اس کے گھن کے نام بھوک کوں ہے سب سے زیادہ وہی اعتراض کرتا ہے اور دوسرے جو ہیں wanted ہے اس میں وہ بھی اسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اگر ہم لوگ خود ہی ان مجرموں کو پناہ دے تو جعفر خان کو بھی ذمہ دار کر دیکیم امام سے تو تمہارے ساتھ ہذیادہ فوج ہے ڈاکٹر نور محمد بلوج Son of retired A'S.I' Muhammad Amin was kidnapped by Mir Zehri on 20 th october 98 doctor was released on 25 october as there exists a rift of public quarrel over land payment between two parties case has been registered at police station Sariab and raids have been earmarked for the arrest of culprits ایک بارے کسی نے چٹ پچا ہے مجھے پتہ نہیں کیا ہے جناب جعفر

خان صاحب اپنے جو بھی تقریر میں یہ کہے کہ دوسال پہلے یعنی کے پچھلے سال چار موڑ سائکل چور جب پولیس سے بھاگ کر کے پشتو نخواہ کے مرکزی دفتر میں گھس گئے تھے تو اسی چوروں کا دفعہ پشتو نخواہ اور رہا تھا اور پولیس سے جھزا کیا یہ باہ سے کسی نے چٹ پچھی ہے لیکن *I dont know* یہ باقاعدہ ثبوت دے سکتا ہوں یہ میں ذمہ دار ہوں کوئی بھی ثبوت دینے کے لئے۔

جناب اپنیکر: جی جناب۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: مسئلہ نہیں ہے وہ بھی بیان دے جو کیس ہمارے ساتھ ہو وہ بالکل فکر نہیں دے دیں لیکن یہ بات کہ وزیر صاحب یہ اپنے کیس تیار نہیں کیا ہے اور ان کو پولیس اور ایئنسٹریشن کے افریق چٹ پچھا پہنچ کر رہا ہے تو اگر میں یہ کہوں یہ سر اخراجات ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: موجود ہے گوالمندی تھا نے میں لوگ۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: نہیں آپ کو یہ کیس اپنا ایک بخت میں ۱۶ تاریخ کو تحریک اتنا آئی تھی امن و امان کا اور روز یہ دا خلہ کو اپنا کیس تیار کرنا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: نہیں میں نے تیار کیا ہے آگے میں بیان کر رہا ہوں آپ چھڑتے کیوں ہے جب آپ لوگوں کے بارے میں بات کرتا ہوں ہم لوگوں کو تو گالیاں دیتے ہو ہم آرام سے بٹھے ہوتے ہیں جب میں کسی کا نام لیتا ہوں چھڑتے کیوں ہے آپ لوگ جب میں آپ لوگوں کی بات کرتا ہوں۔

مولانا عبد الواسع: جناب اپنیکر پوچھت آف آرڈر جناب اپنیکر میرے خیال میں وزیر دا خلہ صاحب جواب دے رہا۔ (ہاؤس میں شور)

عبد الرحیم خان مندو خیل: میں صرف اتنی عرض کر رہا ہوں کہ آپ مہربانی کریں جعفر خان صاحب صحیح جواب نہیں دے رہا ہے آپ کے راستے میں گزر رہا ہے آپ کو بھیثت وزیر دا خلہ کے اپنا کیس تیار کرنا چاہئے تھا اور آپ کیس رکھتے نہیں میں عرض کر رہا ہوں یہ جو ہے تو وہی ہے پشتو نخواہ کے میں question کرتا ہوں موز سائکل کا کوئی آدمی نہیں گیا البتہ پشتو نخواہ کے دفتر پر With

جناب اپنیکر: نہیں نہیں اسی بات نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ اپنا کیس بھیثیت وزیر داخلہ کے امن و امان کے جو objection ہم نے کیئے ہیں جس حد تک کراہنگرے بارے میں اگر کوئی کیس اگر ایسا ہے کہ وہ کسی پارٹی سے متعلق ہے آپ ابھی -----

(جناب اپنیکر صاحب نے مائیک بند کر دیے اور بار بار روٹنگ دیتے رہے)

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): میں محترم ممبر صاحب کو جس نے اپروچ کی ہے میں اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں لیکن میں نہیں بتتا ہوں کیونکہ آپ کہتے ہیں یہ ہماری روایات کیخلاف ہے ہم نہیں لینا چاہئے، اگر کہتے ہیں میں اسیلی میں نام لے لوں گا میں برائیں مناتا ہوں گورنمنٹ کی کمزوریاں میں نے ایڈمٹ کی ہیں ہمارے ساتھیوں نے اس کو ایڈمٹ کیا ہے میں ذمہ داری کیا تھی وزیر داخلہ کی حیثیت سے یہاں بول رہا ہوں یہ تم سب کی ذمہ داری ہے اس چیز پر کسی کو ناراض نہیں ہونا چاہئے جب ہم ناراض نہیں ہوتے ہیں تو کوئی اور ناراض کیوں ہوتا ہے۔ (مداخلت)

جناب اپنیکر: (مائیک بند) مندوخیل صاحب آپ جاری رکھیں۔ (مداخلت) کوئی پوانت آف آرڈر نہیں ہے چلئے آپ تشریف رکھیں بیٹھنے گا، آپ بازار میں نہیں بات کر رہے ہیں۔ I am giving you warning otherwise I will kick you out.

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہم نے ان کو فکر دیے ہیں وہ اس کے متعلق بتائیں۔

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھیں آپ ان کو ڈکھیت نہیں کر سکتے ہیں تشریف رکھیں۔ let him explain why are you interpreting him I will not allow any member to interpret in the speech when minister

speaking minister continue. (مداخلت)۔

جناب اپنیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔ (مداخلت)۔ مائیک بند آپ غلط روایات قائم کر رہے ہیں

بیں۔) شیخ جعفر خان مندو خیل۔ let him explain

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** میں کوئی بات نہیں چھپا دیں گا اگر میں چور ہوتا تو زبان کے نیچے بات مارتا ایک توڑوب کے یو یز کے جمداد رکا قتل کا کیس ہے انشاء اللہ مجرم پکڑے جائیں گے، چھوڑنا ہم لوگوں نے نہیں ہے چال ملدا آبد کش کا کیس ہے اس کا ذکر آپ نے کیا ہے اس کو میں دیکھوں گا اس کے پیچھے ہم پڑے ہوئے یہ انشاء اللہ آگے اس میں ہم کسی کو رعایت نہیں دیں گے سور غنڈ میں جو واقع ہوا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب میں نے کمشتر سے روپورٹ لی ہے اس نے یہ بتایا میں نے اس سے کہا یہ کیوں کیا ہے جب آپ نے گھیرا ذالا تو آپ نے کیوں مجرموں کو نکلنے کا موقع دیا انہوں نے یہ جواب دیا کہ وہ رات کی تاریکی میں بھاگ گئے ہم لوگوں کے کنٹروں میں نہیں تھے لیکن انشاء اللہ اس کی انکوارٹری کر یعنی جو بھی اس میں ملوث پایا گیا اس کو سزا دیں گے اگر ڈی سی نے آرڈر دیے ہوں کہ ان کو آپ چھوڑ دیں گے تو پھر that D.C. will not remain on that post انشاء اللہ ہم مولا ناصاحب کے تعاویں سے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ میرا اس میں ذکر نہیں تھا میں تھوڑا یہ فکر دینا چاہوں گا کہ جو رحیم صاحب کہہ رہے تھے کہ وزیر دا خلد تیار ہو کر آئے میں تیار ہو کر آیا ہوں میں تمام مفکر آپ کو دے دوں گا یہ ۹۸ء کے یہ موڑ سائیکل چوری شدہ ہیں اور پھر اس کی ۹۷ء اور ۹۸ء میں اسکی ریکورڈ ہے موڑ سائیکل اسی دانے سنا نوے میں چوری ہو گئے تھے اور پندرہ دانے ریکور کئے۔ موڑ کار بیس چوری ہوئے تھے اور آٹھریکور کئے ہیں دیگر موڑ ویکل چودہ چوری ہوئے تھے اور آٹھریکور کے ہیں اسی طرح اخناوے میں چوہتر موڑ سائیکل چوری ہو گئے تھے ایکس ریکور کئے ہیں موڑ کار چوہیں چوری ہو گئے تھے چوریکور کے ہیں دیگر چھینے کا ہے اکھتر چھینے گئے تھے پندرہ ریکور ہو گئے تھے اور موڑ کار سات چوری ہوئے چورکور ہو گئے دیگر موڑ ویکل گیارہ چوری ہوئے چار ریکور ہوئے یہ وہ فکر ہیں کہ جو ہمارے علاقوں سے چوری ہوئے ہیں اور جو ہمیں واپس ملے ہیں یہ فرض کیا جو کراچی سے یا سندھ سے چوری ہو کرتے ہیں ہم نے ان کو پکڑا ہے یا ہم لوگوں نے ان کو واپس کیا ہے وہ اس سے الگ ہے کہ یہ جو فکر ہے جو یہاں ویکل چوری ہوئے ہم نے واپس کئے عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ کوئی

موڑ سائکل یا کوئی اور چیز چوری ہوتی ہے وہ اس علاقے سے نکل جاتا ہے یا چلا جاتا ہے دوسرے  
سو بے میں چلا جاتا ہے یہ وہ فکر ہیں Forty Three Gnags have been snatched busterd fifty person docits have been thirty two number stolen whecals recovered from them they have confessed dispose snatching of 15 other vehicles to be recovered by them.

چار سو انٹا لیس موڑ وہیکل جو دوسرے صوبے کے تھے پچھلے انہیں ماہ میں پکڑے گئے ہیں اور چالیس اسکل جو کشم وہیکل ہیں وہ ہم لوگوں نے پکڑ کر کشم کے خواں کے ہیں صوبائی پولیس نے خواں کے ہیں میں نے پچھلے دور کے بتائے ہیں اور جو میرے اڑھائی ماہ کے دور میں آتا ہے وہ ہماری اس حکومت کے وقت میں موڑ سائکل چودہ چوری ہوئے ہیں اس میں سے نور ریکور کے ہیں کار بارہ چوری ہوئے ہیں چھر ریکور کے ہیں اسی طرح یہ جوز بردتی چھینے گئے ہیں ایک تو چوری ہوتی ہیں کوئی پارک سے لے گیا یادفتر کے سامنے سے چوری ہو جاتے ہیں جو موڑ سائکل باہمیں چھینے گئے ہیں اور وہ آٹھ ریکور ہوئے ہیں کار جو ہیں باہمیں چھینے گئے ہیں اس میں تین ریکور ہوئے اٹھائیں دوسرے صوبے سے یادوسرے علاقے سے کوئی میں آئے تھے پچھلے میں ہم نے اٹھائیں چوری کی گازیاں کوئی میں پکڑی ہیں اس میں تیرہ گینگ ہم نے پکڑے ہیں جو کہ موڑ سائکل یا گاڑی چھینے کے عمل میں ملوث تھے پندرہ آدمی اس میں ہم نے گرفتار کے ہیں انہوں نے یہ مانا ہے کہ ہم گازیاں چھینے اور چوری کرنے میں ملوث ہیں پھر کم وہیکل کی نہ نہی کی ہے جن کو ہم لوگوں نے آگے ریکور کرنا ہے جو ریکور است ہے ان ہی گینگ میں سے ہے، چاند منگ کی ٹوٹی جور پورت کے ہیں دوسوں ہیں جو واپس ہوئے دوسو سات اور اب تک جو منگ ہیں نو عدد ہیں چاند آبڈ کش ستائیں ریکور ہوئے ہیں صرف تین کا ابھی تک سراں نہیں ملا ہے اس سلسلے میں ہم لوگوں نے چھ گینگ برست کے ہیں یہ تمام افغان مہاجر ہیں پھر، کے انہیں کوئی لوکل ملوث نہیں ہیں انہوا افغان مہاجر کے پچھے ایک دوسرے

کے ہیں میں انہوں بھی کرتے ہیں اور انہوں کرنے والے افغان مہاجر ہوتے ہیں پچھے بھی افغان  
مہاجروں کے ہوتے ہیں لوکل کوئی بچھے گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا یا اسکول سے بھاگ گیا یا کوئی  
دوسرا ستم کے واقعات ہوتے ہیں وہ لوکل ہوتے ہیں بارہ آدمی ہم نے پکڑے ہیں جو بھی بھی جیل  
میں ہیں پچھلے ڈیڑھ ماہ کا میں بتاتا ہوں جو چودہ ستمبر میں سے ستائیں اکتوبر ۹۸ء تک اس میں حکومت  
کی یہ کارکردگی ہوتی ہے کہ اس میں ریکوری کنتی ہوتی ہے ایک سو ہزار کے تجھیں وہ ہم نے کپڑی ہی ہے اتنیں  
ہزار ایسا لی پسیروں پکڑا گیا ہے اخا میں چوری کی گاڑیاں جو چوری ہو کر آئی تھیں وہ ہم نے کپڑی ہیں  
کچھ لوگ پکڑے جاتے ہیں کچھ بھاگ جاتے ہیں اسکے لئے بیک پالیسی ہم نے یہ بنائی ہے کہ جس  
سے چوری کی گاڑی پکڑی جائے اسی کو چوری کے سلسلے میں بک کیا جائیگا کیونکہ اگر ایک آدمی پانچ لاکھ  
کی گاڑی پچاس ہزار میں خریدتا ہے یہ سب سے بڑا مجرم ہے گاڑی چھیننے کے عمل کا تو پہنچ فوری نہیں لگ  
سکتا ہے کوئی کچلاک سے آدمی جا رہا ہے اسکی گاڑی چھینی گئی ہے جب تک پولیس وہاں پہنچتی ہے وہ  
آدمی نکل گیا ہوتا ہے لیکن بعد میں جو خریدتا ہے جس کے پاس چوری کی گاڑی ہوتی ہے اس پر ہمارا  
پروگرام ہے ہاتھ ڈالنے کا۔ اور انشاء اللہ اس پر ہاتھ ڈالنے کے چھوڑیں گے کسی کو نہیں جب ان پر ہاتھ  
ڈپے گا اور جب کوئی خریدار نہیں ہو گا تو ان واقعات میں کمی آسکتی ہے چالیس پچھلے ماہ میں ہم نے  
گاڑیاں پکڑی ہیں اور وہ ہم نے ستم کے حوالے کی ہیں قتل یا بڑے مجرم جو پچھلے کے سالوں کے تھے  
وہ ہم نے پچیس پکڑے ہیں جو جوئے کے اڑے ہیں ڈیڑھ ماہ میں ہم نے نوازے ستم کے ہیں اس  
میں ستانوے آدمی پکڑے ہیں انہار و منی سینا گھر کوئے شہر میں پکڑے ہیں پانچ کروڑ تینیں لاکھ کے  
جعلی انعامی بانڈ کوئے میں پکڑے گئے ہیں یہ پاکستان کی تاریخ میں بھی بڑا کارنامہ ہے یہ پچیس ہزار  
کے جعلی بانڈ تھے اور ان آدمی کو بھی پکڑا ہے جب ہماری کابینہ بنی اور فیصلہ کیا کہ ہم نے مجرموں پر اچھی  
طرح سے ہاتھ ڈالنا ہے کسی کو نہیں چھوڑتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ہم نے کسی کو چھوڑنے کی  
سنارش نہیں کی ہے چاہے وہ ہمارے مفسر کا بھائی ہو چاہے ہمارا مفسر خود ہو ایک جگہ مجھے اطلاع ملی کہ  
مفسر کے پاس کسی نے پناہ لی ہے اور حقیقت ہے کہ میں نے ایڈ مفسریشن کو کہا کہ مفسر کے گھر کو بھی ریڈ

کرلو، وہ کیوں چوریا ذا کو کو پناہ دیتا ہے تو آگے جب اسکو پتہ چل گیا وہ وہاں سے نکل گیا حالانکہ اس  
مفسر کو شاید پتہ نہ ہو وہ مجرم کتنے کیسز میں ملوٹ ہے بنیادی طور پر یہ بات ہمارے سمن پر آتی ہے  
جہاں تک ہم پولیس کو اکیویٹ کرتے ہیں کوئی ذا کو کوئی چور ہماری نظر وہ سے دور نہیں ہوتا ہے تمام  
بات ہمارے سمن پر آتی ہے جب ہم لوگ ہاتھ دالتے ہیں تھوڑی سختی کرتے ہیں تو ہماری توجہ اس سے  
ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے بھی اس طرف لے جاتے ہیں حالانکہ بنیادی ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم کس  
طرف لا ایڈ آرڈر کو اسحور کر لیں پس کس طرح کرام کو ختم کروں یا کم کر دیں اس سلسلے میں ہم نے  
گشت شروع کی ہے، اور دوسرے اقدام آپ کے سامنے ہیں جو ڈیڑھ ماہ میں بہتری آئی ہے وہ آپ  
کے سامنے ہے آپ ڈیڑھ سال سے اچکیر ہیں اور ہم اس حکومت میں رہے ہیں گویا اپر منٹ زیادہ  
نہیں ہے ہم نے سب کو فری ہینڈ دیا ہوا ہے سب کے اوپر ہاتھ ڈال لیں گے چاہے وہ میرے آدمی  
ہوں یا کسی اور کے آدمی ہوں، بنیادی طور پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پونچھ کل پارٹی خود کر مل نہیں ہوتے وہ  
یہ ہمارے قلب فلیوڈ ہیں چاہے نواب صاحب کا فلیوڈ ہے اسلام ریسانی کا فلیوڈ ہے اسلام ریسانی  
ہمارے ساتھ کوئی رہ چکا ہے وہ بہت اچھا آدمی ہے وہ خود اس میں ملوٹ ہوتے ہیں۔ جب مجبور یا ان  
پر جاتی ہیں تو مجرم ان کی پناہ میں چلے جاتے ہیں ان کو شاید معلوم نہ ہو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا جم  
صاحب اس پر ناراض ہو گئے لیکن یہ حقیقت ہے۔ (مدخلت) پہلے ہمارے قبائلی روایات مضبوط  
تھے اور آج یہ قبائلی روایات یہاں تک آگے ہیں کہ پچھلے دنوں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ریسانوں پر  
فارمگی کی گئی دوہری لڑ کے اس میں مارے گئے یہ کوئی قبائلی روایات ہیں قبائلی دشمن تو سالوں سال  
اپنے دشمن کی تاک کرتا تھا جدھر موقع ڈھونڈتا تھا وہ ایسا بدلہ لیتا تھا کہ دوسرے آدمی کو آج نہیں آئے  
یہاں تو بلت پرے کر کے چلے جاتے ہیں لیکن ان کو ہم نے پکڑا ہے کسی کو چھوڑ انہیں بے آپ اندازہ  
نہیں کر سکتے ہیں کس لیوں کا ہم لوگوں پر پریشر آتا ہے کہ انکو چھوڑ وہ جیسا کہ ڈی سی کی بات کیا ہے کہ  
اس پر پریشر ہوا کہ ان کو چھوڑ وہیں کیا آج کوئی آجائے مجرم چھڑا کر تو لے جائے اس افسر کیخلاف  
ای دن کا روای ہو گی ہم نے اپنادفتر اسکے لئے کھول رکھا ہے آئی جی کو انسلکشن دی ہے دوسروں کو دی

ہے کہ یہ کسی مجرم کو چھوڑنیں جائے پکڑنا برا مشکل ہوتا ہے لیکن ہمارے جو مولا نا واسع صاحب نے ذکر کیا ہے دوسروں نے کہا ہے بہیک تصور ہمارے ستم کا ہے اس میں مجرم کو سزا تک لے جانا ایک بہت پچیدہ عمل ہے اکثر اس کو شس سے یا ہمارے ستم کی وجہ سے وہ فیکر پھر تک جاتے ہیں ہم تو اس وقت اس کو رکھ سکتے ہیں جب اسکو جوڑ پیش کرتے ہیں پھر اس سے آگے عدالت کا کام ہوتا ہے وہاں عدم ثبوت کی وجہ سے یاد و سرے عدالتی ستم نا مکمل ہوئیکی وجہ سے ادھر سے وہ چھوٹ کر چلے جاتے ہیں وہ پھر آ کر وہ دوبارہ دھنہ شروع کر دیتے ہیں اس میں ہماری اپیرومنٹ ضروری ہے اس کے لئے میں یہ کہوں گا کہ جب تک ہمارے ملک میں اسلامی نظام نہیں آیا گا اور اسلامی سزا میں نہیں نافذ ہو گی اور وہ ستم نافذ نہیں ہو گا تب تک ہم مجرموں کو پکڑا تو ضرور لیں گے لیکن سزا دریا برا مشکل ہے جب تک سزا کا تصور نہیں ہو گا کرامہ پر اس وقت تک موڑ کنٹرول نہیں ہو سکتا ہے سردار اختر صاحب نے کہا ہے کہ ان کے ٹرائیکل میں جھگڑا ہوا تھا اور اس کا پیان اخبار میں بھی آیا تھا اس کی ہم نے انکو اڑی کی تھی اس میں ڈی سی نے واقعی مداخلت کی تھی لیکن مجھے بتایا گیا کہ اس نے اس معاملے کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی کہ چھ آدمی ایک دن مر گئے تو دوسرے دن اگر انھوں کر ایک دوسرے کو مارنے لگے جیسے ہمارے قبائلی طور پر ہوتا ہے کہ مزکر چلے جاتے ہیں کہتے ہیں خدا کیلئے ایک دو دن پر امن رہو۔ فیکم میں پھر کسی شخصیت کو ڈال دیا کہ اگر کسی کے زیدہ ملوث ہونے کا عمل ہو تو اس کے لئے ہمارا ضمیر صاف ہے ہر ایک کیخلاف اقدام کر سکتے ہیں تاکہ کوئی اس میں ملوث ہو۔ اور انہوں نے اے ایس آئی یاد گیر اداروں کا ذکر کیا ہے ایک مشکل واقعی ہم کو پڑ گیا ہے ہماری فورسز جو ہیں ناکافی ہیں صوبائی فورسز اتنی بڑی نہیں ہیں کہ اتنے بڑے جھگڑوں میں ان کو ڈال کر کے اس سے کام لیں ایف سی کو جدھر ڈالتے ہیں ایف سی کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ چون کا ہارڈ راس کو ملے یا ٹرول کا ہارڈ راس کو ملے یا قلعہ سیف اللہ کا ہارڈ ران کو ملے تاکہ ان کی وہاں سے آمدی شروع ہو جائے دوسرے ڈسپوٹ میں ان کی وجہ پر ہی ختم ہو گئی ہے حالانکہ یہ ضلعی انتظامیہ یا صوبائی حکومت کے تحت ہوتے ہیں آج میرے خیال میں وہ ڈی سی اور کمشنز کی وہ بڑی مشکل سے بات مانتے ہیں وہ ہم لوگوں کی کمزروی ہے کیونکہ وہ ہماری مجرم فورس

ہے اس اپنی فورس کو مضبوط کرنے کا ہمارا پروگرام ہے ہم بھی آرپی کو مضبوط کریں گے اور زیرینڈ کریں گے اسی طرح پولیس کو۔ پولیس کے ساتھ آج انہیں سوچو ہتر کی نفری ہے جبکہ کوئی جلسہ ہوتا ہے تھا نے خالی ہو جاتے ہیں جب کوئی وی آئی پی آتا ہے تھا نے خالی ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ ان کی ڈیلوٹی میں لگ جاتے ہیں جب رینڈ کرنا ہو جر تھا نے سے دس دس آدمی اکٹھے کرنا تھا نے خالی ہو جاتے ہیں اس دوران ان اس تھا نے میں کوئی کرامگ کو جاتے تو وہ اس پوزیشن میں نہیں ہوتے ہیں اس کو ہم امپرو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں آپ سے ہم اس سلسلے میں بات کریں گے کیونکہ آپ اس سلسلے میں کافی تجربہ رکھتے ہیں اور چو ہتر کے لیوں پر ہماری نفری ہے جب کوئی کی آبادی تین لاکھ تھی آج بارہ لاکھ سے زیادہ ہے اور ایک ملٹی کمپلیکس شہر بن گیا ہے اس میں افغان مہاجر بھی آگئے جو طالبان نے دوسروں نے بدمعاش بھگائے ہیں وہ ابھی آکر کوئی میں پناہ لیا ہوا ہے اور جو گینگ بن گئے ہیں جن کا اپنا ایک زبردست کار و بار چل رہا ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے ان گینگ کا ہمارے وقت میں یہ ہوا ہے ابھی چھپے پھرتے ہیں ہمارے جدھر ہاتھ لگیں گے ہم نہیں چھوڑتے ہیں سکھے وہ نہیں پھر سکتے ہیں میں جدھر گینگ کی نشان وہی ہوتی ہے ہم پرواکسی کی نہیں کرتے ہیں پہلے یہ نہیں ہوتا تھا ہمت کسی میں نہیں تھی کیونکہ کسی نہ کسی طرح ہر ایک کی افلیشن ہوتی ہے میرے ساتھ ہوتی ہے دوسرا کے ساتھ ہوتی ہے تیسرے کے ساتھ ہوتی ہے۔ جب تک ہم انتظامیہ کو پولیسکل پر ٹیکھن نہیں دیں گے حکومت کا تعاون نہیں دیں گے وہ کچھ نہیں کر سکیں گے چاہے وہ کلیم امام ہو جائیے دوسرا کا سی ہو یا کوئی تیسرا آدمی ہو۔ آج یہ حالت جو ہو گئی جدھر ہم کوئی ایماندار افسر سمجھتے ہیں ہمارے مجرم صاحب چلانے لگتے ہیں کہ خدا کے لئے اس کو مت سمجھو جب تک ہم اچھا آدمی نہیں سمجھیں گے جو آپ کو رزلٹ نہیں دے سکے گا کر پٹ آدمی کو سمجھیں گے تو وہ مجرم صاحب چلانے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ لا اینڈ آرڈر صحیح کرو پچھلے دنوں بس پر فائزگ ہوئی تھی اس کی میاں صاحب نے انکو اری کی روپٹ دی ہے کہ سننے انکو اری کی انکو اری سمجھ کر دی ہے کہ یہ سب ملے ہوئے چمن کے بارڈر سے لے کر ملیں چیک پوسٹ تک یہ بس وہاں سے کو اس ہو کر آیا ہے تمام جگہوں سے آیا ہے ہر ایک نے اس سے بھتہ اپنا لیا ہے اس میں

انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی کارروائی شروع کی جائے بس آسان سے تو نہیں اڑ کر آتی ہے کہ ایم پورٹ سے آئی اور کشمکش کی تکرواء ہے وہ لازمی اس روڈ سے ہی کراس کر کے آئے چیز درگز رانہوں نے کیا ہے اس پر ایف سی والے ناراض ہو گئے کہ ہمارا نام کیوں لیتے ہیں اس میں یہ کمزور و ریاں اور تکلیفات تو نہیں ہیں اور یہ تمام تکلیفات اور کمزوریاں کے ساتھ ہماری خصانہ کوشش ہے کہ اہم اچھے متاثر ہجھ دیس اور آپ کو یہ ثابت کر دیں گے کہ کسی بھی طبقہ نہیں رکھا جائے گا کسی کو معاف نہیں کیا جائے گا چاہے اس کا تعلق جعفر مندوخیل کے ساتھ ہو یا مولانا امیر زمان کے ساتھ ہو یا کسی نواب کے ساتھ ہو یا کسی سردار کے ساتھ ہو کچھ ٹراجمیں کا ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگ اسلحہ کے ساتھ پھرتے ہیں یا پھر اتے ہیں لازمی ہمارے سمن میں مسائل ہیں نواب کا مسئلہ اہم ہے ان کی قبائلی دشمنی ہے اسی طرح نواب اسلم ریسمانی کو پر اہم ہے اس کی قبائلی دشمنی ہے اسی طرح محمود خان کو مسئلہ ہے اس کی قبائلی دشمنی ہے ہمارے کھیڑک ان صاحب کو مسئلہ ہے چار پانچ آدمی کو تو ہم نے کہہ دیا ہے کہ اپنے گارڈے دیس گے حکومت کے گارڈے دیس گے اکثریت کو آپریشن کر رہے ہیں انہوں نے لٹکنا پھرنا کم کر دیا ہے پہلے آتے جاتے تھے بازار میں پھرتے تھے آج کل انہوں نے پھرنا کم کر دیا ہے اور انشاء اللہ اس معاملے کو ہمارا پروگرام ہے مستقل طور پر کم کر رہے ہیں اس کو مزید بہتر بنائیں گے کونکے علاوہ دوسرے ڈویژن اور اضلاع میں ہم تب بہتری پیدا کر سکیں گے جب ہمارے ساتھ تمام سمن مکمل تعاون کریں جس میں کمشنز ہیں ڈپی کمشنز ہیں یا ان کی ذمہ داریاں ہیں وہاں ایف سی کا پولیس کا ایریا بہت کم آتا ہے کوئی دوکلو میٹر ہے کوئی زیادہ ہے اس سے اکثریت وہاں ایڈمنیسٹریشن کے ہے ایڈمنیسٹریشن ہی ہمارے کو لگ سے ہے میں اس ایوان میں کہہ رہا ہوں کیونکہ آزادی سے ہوا یک نے پہلے بات کی ہے جو اس کے دل میں آیا ہے انہوں نے بولا ہے میں ان سے یہ موقع رکھوں گا کہ وہ ایسے آدمیوں کو نہیں بھینس کی اجازت دیں گے جو رزلٹ دیں سکیں اور وہ اس کے لئے ذمہ دار ہوں کیونکہ جو کوئی سچ ہو جاتا ہے وہ کسی قبائلی علاقے میں چلا گیا اس کو کچھ نا برا مشکل ہوتا ہے جب تک وہاں ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے جو ہر تک یہ لوگ جاتے ہیں اس وقت تک اس میں نظام میں بہتری بڑی مشکل ہے آخر میں میں

آپ سب کا شکریہ ادا کروں گا اور جو لکھے ہوئے تجویز آپ لوگوں نے دیئے ہیں بڑی اچھی تجویز آئی۔ ہیں اس کو ہم لوگ اپنی روشنی میں لا سیں گے مزید بہتری کی کوشش کریں گے ایک بات مولا نا امیر زمان نے کہدی ہے وہ وزیر ہیں میں سمجھتا نہیں کہ ایک آدمی آیا کہ اس نے کہا کہ فلاں جگہ گھر سے چوری کی پھر پولیس کو بلا یا سانحہ ہزار دہائی سے ملے پولیس کو بلا یا اور سانحہ ہزار اس آدمی کو واپس کئے وہ اس آدمی کا نام بتا دیں ان کی ذمہ داری تھی ہے بھایا کام وہ ہم سے لے لیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفسر) : بلاک نمبر چار بلکل نمبر چھ۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : انشاء اللہ جو آدمی اس میں ملوث ہیں اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

عبد الرحیم خان مندو خیل : جناب وزیر صاحب فرمادے ہیں کہ ہم نے فری پہنچ دیا ہم کہتے ہیں کہ گورنمنٹ فری پہنچ جو ہیں ان میں بخت خور آفیسر ہوتے ہیں لوگ فریاد نہیں کرتے ہیں آپ مہربانی کریں آئسٹ سائیڈ پر لیں آئسٹ لوگ لگائیں ان سے کام لیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : اتنا فری پہنچ دیا کہ وہ کسی کو قتل کریں کسی کو لوٹیں کسی سے پیے لیں اس سلسلے میں نہیں دیا اس کے لئے ہم نے دیکھا ہے کہ جتنے اختیارات زیادہ دیتے ہیں اتنی کرپشن زیادہ ہوتی ہے اس لحاظ سے نہیں۔ انشاء اللہ اب تھانے کیسی گے نہذی المیں پی کے عہدے بکھیں گے نہ یہاں کوئی بکا ہے ڈی ایس پی یا ایس پی کے عہدے بکے ہیں۔ یہ جو میں نے کہا ہے حکومت کی پالیسی ہے اس پر عمل ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : جناب انہوں نے بہت کچھ کہا ہے لیکن شراب کے متعلق نہیں کہا ہے آج روڈ پر بیٹھ کر وہ پیتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : اس کے متعلق میں نے کہا ہے کہ کافی لست ہے میں اس کی تفصیل میں نہیں کیا ہوں ہیروئین، چرس، شراب کی کافی لست ہے لیکن شراب کے افیم کے ہیں میں نے غیر ضروری ڈنیل چھوٹے چھوٹے میں نے چھوڑ دی ہے اہم نکات میں نے بتا دیے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا یا ایک تحریک التواہی ہم چاہتے ہیں اور اس کو قرارداد میں تبدیل کرتے ہیں قرارداد میں آئیں میں پاس کی جائے۔

**جناب اپیکر:** کوئی قرارداد آئیں پیش ہوئی اور اس پر بحث ہوئی۔ کوئی بھی تحریک التواہ جو منظور کر دی گئی اور بحث اس پر ہوئی وہ بھی بھی قواعد کے تحت resolution نہیں بن سکتا بلکہ اس پر ہو گئی تھی اور بحث خلاف و روزی ہو گئی لہذا میں ۔۔۔۔۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** یہ تو ہمیشہ کونوٹ convert کرتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** نہیں تحریک آپ مجھ سے بہتر بھتھتے ہیں آپ مجھ سے قواعد کو بہتر بھتھتے ہیں تحریک التواہ جو اس پر بحث چلتی ہو منظور ہونے کے بعد وہ کسی بھی آپکار یزدلوشن resolution نہیں بن سکتا تشریف رکھیے جناب اور قواعد اس پر صاف ہے غالباً ۲۷ ہے ہمارا قاعدہ than you very much جی۔ بھی۔ ایک ۔۔۔۔ ایک تحریک list item I think item is

منظور ہوئی تھی سردار اختر مینگل صاحب، پرس موسیٰ جان، سردار مصطفیٰ خان ترین، ڈاکٹر تارا چند اگلی مشترک تحریک التواہ تھی جو کہ ۲۶ اکتوبر کو پیش ہوئی تھی اور اسکو باضابطہ قرار دیا گیا تھا تو اس پر اگر اس پر بحث ہوئی ہے آپ اس پر بحث کیجئے گا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپیکر یہ مسئلہ جو بلوچستان کے ساحل پر جیونی سے شروع ہوتا ہے اور سونمایانی تک مسئلہ یہ آج کا نہیں ہے کافی عرصے سے illegal fishery یا tralling کو ہو رہی ہے ہمارا دور حکومت تھا اس وقت بھی یہ اس پر کافی ہڑتا لیں ہوئی ہیں احتجاج ہونے لوگوں نے کوشش تو کی گئی تھی اس وقت کہ اسکو کنٹرول کی جائے تھی جو بات سامنے آئی ہے جناب اپیکر ۱۹ اکتوبر کے ڈان اخبار کے صفحہ ۵ پر اور ۲۰ اکتوبر کے بھی ڈان اخبار کے صفحہ ۵ پر کراچی کے ماہی گیروں نے باقاعدہ ایک ریلی منعقد کی ہے پر لیس کلب کے اور وہاں پر جو آئی لینڈ ہے وہاں پر ظاہر ہے کہ اپنی کے جو ماہی گیر ہیں انکی اپنی شکایتوں کے ساتھ ساتھ جو انکی شکایت یہ ہے کہ اسکو بلوچستان کے ساحل پر کیوں ماہی گیری کی اجازت نہیں دی جاتی؟

جناب اپسیکر: صحیح ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: اس سے ہم اتفاق نہیں کرتے کیونکہ یہ حق یہاں کے ماہی گیروں کا ہے اور کراچی سے آنے والے ماہی گیروں نے ہمیشہ یہاں کے مقامی ماہی گیروں کو بیرون گار کیا ہوا ہے اور ماڑوں طریقے سے جو وہ فشنگ fishing کرتے ہیں اس سے مقامی ماہی گیر جو ہیں وہ متاثر ہو رہے ہیں لیکن اس سے بڑا جواہر امام انہوں نے لگایا ہے کہ محمد فخریز کا عملہ ان کو اس صورت میں فشنگ کی اجازت دیتا ہے جب وہ پیچیس سے تیس ہزار یا چالیس ہزار روپے اس محمد کے لوگوں کو دیں یہ دو مرتبہ اخباروں میں آچکا ہے ۹ اکتوبر اور ۱۰ کو لیکن حکومت نے نہ اسکو ڈینالی deny کیا ہے نہ ہی اسکے جواب میں کوئی وہاں کے ماہی گیروں سے سندھ حکومت کے فخریز ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بھی آیا ہے نہ انہوں نے ان سے رابطہ قائم کیا ہے اگر کیا ہوگا تو کیونکہ کنسنر ڈپرٹمنٹ concerned minister آج سب سے بڑی عجیب سی بات یہ ہے کہ یہ تحریک ہم نے پیش کی تھی ۲۶ تاریخ کو اور بحث کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا تھا لیکن concerned minister کو یہاں پر ہونا چاہیئے تھا جو آج موجود نہیں ہیں وجہ کیا ہے؟ طبیعت ناساز ہے؟۔۔۔۔۔ اچھا فخریز کے فخریز کب سے ہو گے۔

سید احسان شاہ: اسکے پاس ہے چارچ اگلی طبیعت ناساز ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپسیکر ہمیں تو پہنچیں چلتا کبھی کوئی کیسریکر care-taker ہو جاتا ہے کوئی ministry یا کوئی کبھی اندر تکر undertaker ہو جاتا ہے۔

جناب اپسیکر: نہیں بات یہ ہے کہ طبیعت ناساز ہے آپسے فرمایانا۔

سردار محمد اختر مینگل: جی۔

جناب اپسیکر: وہ لڑکا نہیں ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: طبیعت ناساز ہے جب میں چکر لگا رہے ہیں علاج کرانے کے لئے۔

بہر حال کیسریکر یا اندر تکر جو کبھی منشرا کے ہیں وہ اسکا جواب دیں گے۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر) : باقاعدہ نوٹیفیکیشن۔

سردار محمد اختر مینگل : I must congratulate him | جناب اپنے کرکٹی عرصے سے یہ دھنده چلا آ رہا ہے اور اب جو نوبت اخباروں تک آج پہنچی ہے کہ ذیپارٹمنٹ کے لوگ کراچی کے ماہی گروں سے بھتہ وصول کر کے انکو اس علاقے میں allowed کر رہے ہیں اس کا مطلب کہ اس علاقے میں کراچی کے ماہی کیرنگ اسوقت اگلی فنگ لیگل جو سکتی ہے جب وہ اس ذیپارٹمنٹ کے لوگوں کے لئے اس ذیپارٹمنٹ کے عملے کے چائے پانی کا بند و بست کریں اگر انہوں نے نہ دیا تو وہ arrest ہو سکتے ہیں اسکے لانچز lanches ضبط ہو سکتے ہیں آج تک فشریز ذیپارٹمنٹ بتا گا کہ ان دنوں میں کتنے انہوں نے لانچز کے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ان مالکان کو کتنا میٹر میل یا مچھلی جو انہوں نے پکڑی تھی وہ انہوں نے قبضے میں کی جو ایک جال میت وائز ہے اے۔ کے۔ درپے کے ہام سے جناب اپنے کرکٹ جو مچھلی کی بالکل نسل تک کو ختم کر دیتا ہے اسیں سے انہوں نے کتنے اپنے قبضے میں لئے ہیں وہ ریکارڈ ہمیں اس معزز ایون کے سامنے پیش کر سکتیں گے۔ اسکے ساتھ ساتھ جناب اپنے کرکٹ جو کراچی سے ٹرال آتے ہیں باہر کے جو بڑے ٹرالی یہ تو تقریباً ۳۰۰ سے ۳۵ فٹ کے قریب ہوتے ہیں باہر کے جو ٹرال ہیں ہم نے فوربس Forbes کمپنی کے علاوہ آ جکل دوسرا ہے جو باہر کے جوشپس ships ہیں انکو بھی allowed کیا گیا ہے وہ فنگل کر رہے ہیں۔ وہ تین کیمپریز categories کی مچھلیاں پکڑتا ہے۔ جناب اپنے کرکٹ کیمپریز اسیں وہ ہیں جو نہایت ہی تھی مچھلیاں ہیں انکو فریز freez کر کے اپنے ملک لے جاتے ہیں Category-B میں وہ مچھلیاں ہیں جن کو وہ کراچی میں جا کر بیچتے ہیں جس سے مقامی ماہی گیری جو ہے اسکی مارکیٹ جو ہے وہ ختم ہوتی ہے وہ جو مشکل سے کچھ مچھلیاں پکڑتے ہیں یہ سنتے داموں جو بڑے ٹرالز ہیں وہ کراچی میں بیچتے ہیں اسلئے اسکی کوئی value نہیں ہے۔ Category-C کی جو مچھلیاں ہیں جناب اپنے کرکٹ وہ پکڑ کے کیونکہ وہ نہ کھانے کے قابل ہیں نہ ہی کہیں بیچنے کے قابل دو دن کے بعد ان کو سمندر میں پھینک دیتے ہیں جس سے وہ افزائش ہے اس سمندر کی وہ ختم ہوتی جا

رسی ہے۔ ایک بڑا اہم مسئلہ تھا جسکے سلسلے میں ہم بھی حیران ہیں کہ اب تک حکومت نے کیا اقدام کیا ہے اور کیوں خاموش ہے؟ شاید اسکو ہمارے وزیر موصوف یہ کہہ کر بنال دیں کہ نہیں جی وہاں پر جتنی ہو رہی ہے انہم مانی گیر یوں کا وفد جو اس علاقے سے تعلق رکھتا ہے جناب اپیکر یہ دو لیٹر letter مجھ سے ہم سے ملے بھی تھے انہوں نے اپنی grievence پیش کی۔ شاید میں آج یہ بات کہوں وہ یہ سمجھیں کہ ہم غلط ہیں۔ مگر وہاں کا جو ماہی گیر جو متاثر ہو رہا ہے انہوں نے یہ لکھ کر بھجوایا ہے کہ اتنی تعداد میں وہاں پر کراچی کے ٹرالروں کو اجازت دی جا رہی ہے فٹنگ کے لئے اتنی تعداد میں غیر ملکی ٹرالروں کو اجازت دی جا رہی ہے کہ وہ فٹنگ کریں۔ خیر غیر ملکی ٹرالروں بڑے ہیں وہاں پر ہمارے صوبائی حکومت کا بس نہیں چلتا جس طرح فورس کے سامنے ہم لوگ ہے بس تھے مرکزی حکومت نے انکو اجازت دی تھی لیکن کراچی کے ماہی گیروں کو کیوں کو اجازت دی جا رہی ہے؟ صرف اس لیے کہ نہیں تیک ہزار روپے دے دیئے مگر یہ الزام غلط ہے تو وزیر موصوف جو ہیں وہ اسکو deny کریں۔ یہاں انہم مانی گیروں سے مل کر انکو حکومت سے کم satisfy کریں یا انہوں نے رات کو خواب میں دیکھے تھے کہ یہ ٹرال آئے ہیں کچھ تو انہوں نے دیکھا تھا جو انہوں نے پرچوں پر مشتمل اپنی وہ شکایات بھیجی ہوئی ہیں کچھ تو انہوں نے دیکھا ہوا اس ساحل پر اس سمندر پر جوانہوں نے شکایات وہاں پر بھیجی ہوئی ہیں اگر نہ ہوتا تو انکا روز گار متاثر نہ ہوتا تو آج وہ شکایات نہیں کرتے آج ان سے کراچی کے ماہی گیروں سے پہیے وصول نہ کیتے جاتے تو آج آپ کی ڈان کی ہینڈ لائنوں میں یہ خبریں نہیں آتیں کچھ تو ہے دال میں جو کالی نظر آ رہی ہے جناب اپیکر تو کیونکہ اس تحریک ان تو ام پر ۲۶ نومبر کو پیش کی گئی تمام ساتھوں نے اس کو مشترک رائے سے منظور کرایا آج اس پر بحث ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب اپیکر: شکریہ۔

سردار محمد اختر مینگل: تو میں یہ چاہوں گا کہ حکومت ان کراچی کے ماہی گیروں کے خلاف انہوں نے جو شکایات کی ہیں ممکن ہے انکی کچھ فکایتیں اس طرح کی ہوں کہ انکو فٹنگ کے لئے نہ کیتے جا رہے ہوں مگر مقامی ماہی گیروں کا جو روز گار متاثر ہو رہا ہے انکا ازالہ کم از کم کیا جائے۔ شکریہ۔

**جناب اپنیکر:** شکریہ جناب کسی اور صاحب نے پچھی صاحب آپ نے بولنا ہے۔

**محمد اسلم پچھی:** جناب اپنیکر یہ ایک واقعی بہت محیر سملک ہے کیونکہ بلوچستان کے ساحل پر بے ہوئے ماہی گیر جیسا کہ بلوچستان کا ساحل بہت وسیع و عریض اور لمبا ہے اسی طرح اسکے باقی رہنے والے انڑوہاں لوگ اکثریت ماہی گیری کا پیشہ رکھتے ہیں لیکن وہاں یہ مسئلہ ہے کہ باہر سے جو ہرے ٹراہ اور بڑے بڑے نٹ وائر net wire اور بر جوں کے ساتھ آ کے جب خاص کر سمندر کے ساحل کے کنارے پر ٹکار کرتے ہیں تو ان بیچارے چھیروں کو جنکے چھوٹے بوش boats ہیں یا انکے محدود ہیں نٹس nets وغیرہ وہ اپنے روزگار سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ مسئلہ اب بھی موجود ہے اس زمانے میں جب اختر جان کی گورنمنٹ تھی اس زمانے میں بھی تھا۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کیونکہ اس وقت وہاں لوگوں نے احتجاج کیا تھا کہ باہر کے ٹراہوں کو روکا جائے اور یہ بھی احتجاج ہوا تھا اس زمانے میں ہمارے ایک خلوط حکومت میں جو وزیر صاحب تھے انکے خلاف بھی شکایت تھی جو انکے شکایت پر انکو اس وزارت سے سکدوش کیا گیا۔ اسکے باوجود جب دوسرے افراد کو وزارات کا عہدہ دیا گیا تو یہ بھی بیٹھے ہوئے وزیر موصوف صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ چارچن میرے پاس ہے انہوں نے وہاں ورکر کا فرننس بلا کے احتجاج وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے ہر ہائل کیا ہوا تھا لوگوں کے ساتھ اور مجبور ہماری گورنمنٹ نے اس مخلوط گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائے کہیج دی تھی جس کا میں خود ممبر تھا اور وہ گواہیں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ہم جب گئے تھے انہوں نے کہا کہ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا یہاں کے ماہی گیر جو ہیں وہ بالکل ابھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہیں اس کے عوض میں کمیٹی نے جو رپورٹ اپنی پیش کی تھی پارٹی کو اس وقت گورنمنٹ نے اس وزیر سے بھی یہ عہدہ پھین کے دوسرے وزیر کو دیا تھا وہ اس لیے یہ اقدام کیتے گئے تاکہ ٹرانس ڈیم ہوئی ہے یا ان سے بھتہ وصول کیا جا رہا ہے وہ بند ہوں تاکہ وہاں کے لوگوں کو سہولت ہو لیکن یہ نہیں کہ مسئلہ ابھی بند نہیں ہے کیونکہ وہ خود وہاں سے تعلق رکھتے ہیں اب پہنچنیں جناب احتجاج ہیں یا فلوج پور ٹھو لیواں کے پاس ہے لیکن آنڑے میں ممبر نے کہا کہ وہاں کے ماہی گیروں کا سند۔ جیسا کہ معزز ممبر نے کہا کہ ابھی تک وہاں

کے ماہی گیروں کا جو اجمن ہے یا جوان کے درکر ہیں جو پہلے کافرنیس کیا کرتا تھا ان کی طرف سے بھی شکایت ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ ہیں کم نہیں ہیں وہی مسئلہ ہے اور فشریز ڈپارٹمنٹ میں اور زیادہ پہلے اگر کم ٹرالرٹھے اب زیادہ تعداد میں اجازت دی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سبھی ہے کہ وہاں پر فشریز ڈپارٹمنٹ میں موجودہ جو اصل فشریز ڈپارٹمنٹ کے آدمی ہیں سناء کے لیے بڑا پیار نہیں ہے بھی لوگوں کو ڈپوٹیشن پر لگایا گیا ہے تاکہ خشک آبے کے لوگ وہاں سمندر میں جا کر کشتول کریں تو جاب والا یہ مسئلہ بہت محیر ہے میں لوگوں سے خود ملا ہوں اور ساحل کے تمام لوگ جہاں سونمايانی سے لے کر جیوانی تک وہ اتنے مجبور ہیں ابھی وہ کہہ رہے ہیں اگر حکومت نے کوئی راست اقدام نہیں اٹھایا تو ہم مجبور ہو کر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر ان ٹرالروں کو جلا دیں یا ان سے لزیں تو جاب یہ مسئلہ اتنا ہم ہے خاص کر ساحلی علاقوں کے لئے کہ گورنمنٹ کو ایسے اقدامات کرنے چاہیے تاکہ وہ پھیروں کے روزگار کا مسئلہ حل ہو سکے۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ تجویز دونگا کہ ایک تو یہ ہے کہ وہ پچیس تیس ہزار روپے اور پچاس ہزار روپے کے کرپشن کو بنڈ کیا جائے فشریز ڈپارٹمنٹ اور ایسے لوگوں کو تعینات کیا جائے جو ایماندار ہوں اور وہ بحث و غیرہ نہ لے ٹرالروں سے اس کے علاوہ ان کو روکنے کے لئے وہاں ایک ایسی فورس بنائی جائے اور ان کو ایسی بوٹس Boats دیا جائے تاکہ وہ پیش و لنگ کرے اور کوئی زبردستی آنا چاہے ان کو روکے دوسرا کے دوسری بات یہ ہے کہ وہاں انتظامیہ یا فورس وہاں پر پیش و لنگ کریں گی تو ماہی گیروں کے جو اجمن ہے ان کے نمائندوں کو بھی ساتھ لیا جائے ایسا نہ ہو کوہہ کرپشن دوبارہ شروع ہو اور اسکی روک تھام نہ ہو میں ایک بار پھر یہی کہوں گا کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے پورا ساحل سمندر بلوچستان اس میں ملوث ہے خدا کے لئے ان کو آپ بچائے اور راست اقدام کرے شکریہ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اچیکر پوائنٹ آف آرڈر یا اسمبلی کا آخری دن ہے جچھے دنوں بھی ہم نے درخواست کی تھی کہ اسمبلی ملازمین کا جو یشن الاؤنس ہے جو زیر اعلیٰ نے بحال کیا تھا۔ لیکن ابھی تک ان کو نہیں ملا ہے وزیر خزانہ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں وہ اس بارے میں

وضاحت فرمائیں گے۔

**جناب اپنیکر:** میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں میں نے اسکے بارے میں صوبائی گورنمنٹ کو لکھا ہے اور وزیر اعلیٰ سے بھی بات کی ہے اور میں نے اپر کافی دباؤ ذلاہے۔ اور میں نے کہا ہے کہ یہ ان کا حق ہے۔ کیوں کہ ملک کے دیگر اسمبلیوں میں یا لاڈنس دیا جاتا ہے۔

**سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):** جناب اپنیکر اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جب اعتماد کا ووٹ لیا اسی دن اس نے اسمبلی کے فلور پر اعلان کیا وہ کارروائی کے مرافق میں ہے انشاء اللہ ان کو مل جائیگا۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب اپنیکر میں مختصر بات کرو گا اس تحریک التواہ سے متعلق چونکہ سردار اختر جان اور اسلم پچکی صاحب کو زیادہ معلوم ہیں اس لئے میں اپر زیادہ بات نہیں کروں گا لیکن انگی باقوں کی تائید کرتے ہیں البتہ مسئلے کی حیثیت سے جو ہمیں علم ہے یعنی صوبے کے ساتھوں پر پھر یہ غیر لوگ جو بحثہ دے کر ماہی گیری کرتے ہیں۔ ظاہر ہے اس سے ہمارے ماہی گیروں کو نقصان ہے تو اس کو روکا جائے۔

**جناب اپنیکر:** متعلقہ وزیر کون ہے۔

**میر محمد علی رند:** جناب اپنیکر میرے پرالرام لگایا گیا۔ جب میں مکران کا دورہ کیا جب وہاں ٹراولنگ ہو رہی تھی میں میر عبد الغفور کو گواہ بلا یا اور بعد میں پہنچی گیا۔ تو ان دونوں میں اختر جان نے کسی کوڈ ائریکٹ ڈپٹی ڈائریکٹر مقرر کیا تو اس نے کہا کہ میں آؤں میں نے اس سے کہا کہ تمہاری ضرورت نہیں ہے تمہارے خلاف یہاں شکایت ہو رہی ہے۔ دو دن میں میں نے چالیس لاچھے پکڑا اور اپنے پورے دور میں تقریباً ۲۰۰ لاچھے پکڑے اور ایک دو کروڑ کے قریب ان کو جرمانہ کیا اس کے بعد میں نے یونس کو بتایا کہ بھائی کیا مسئلہ ہے اس نے کہا نوروز اور جاوید پیرس مالکتے ہیں۔ بھائی پیرس کیوں دیتے ہو اس کو میں نے سپینڈ کیا اور نکالا میرے پاس وہ کاغذات بھی موجود ہیں پھر زبردستی پر دوبارہ جاوید نے بولا ایک چانس اور اس کو دوے دوں میں نے کہا کہ اس کو ایک دن بھی نہیں دونگا اس کی وجہ

سے: وا، سیری وجہ نہیں ہوا۔ میں نے کافی پیسہ بھی لیا۔ ابھی بھی کرپشن ختم نہیں ہوتی ہے جب تک اس کا پورا انتظام نہیں ہوتا اس کا ممکنہ ایک ایسی بیوٹ ہوتا چاہیے جو لانگ بے کراچی والے دیکھتے ہیں ۲۰ میں میں لکھتا بڑا سند رہتا ہو گیا۔ حقیقی کارروائی میں نے کسی نے نہیں کی۔

**پرنٹس موسیٰ جان:** جناب اپیکر۔ ہمارے معزز دوست نے بہت بڑا allegation لگایا ہے جناب اپیکر: کوئی allegation نہیں ہے تشریف رکھیں۔ شور۔ شور۔ مولا نا امیر زمان صاحب۔

**مولانا امیر زمان:** جناب اپیکر میں صرف مختصر بات کرتا ہوں کہ جو تحریک اتواء ہے اس کی ہم حمایت کرتے ہیں متعلقہ وزیر موجود ہے اور ہم اس کو ہدایت کرتے ہیں اور اس پر نوٹس لے اور اس پر کارروائی کر لے اور دوسری بات میں نے یہ کرنی ہے۔ کہ اس میں تحریری طور پر بچپن اور تیس ہزار کے رشوت کی بات ہے یہ میں کم از کم صاف بتادے کہ کس نے لیا ہے اور کیا مسئلہ ہے یہ دعاحت کم از کم ہونی چاہیے۔ تحریری طور پر جو بات آئی ہے اس کو ثابت کرنا ہو گا کیا یہ حقیقت ہے اگر ہے تو کم از کم اس فلور پر بتادیں کہ کس نے لیا ہے۔ اگر نہیں تو اتنا بڑا الزام اسلامی کے اس فلور پر کسی پر لگانا اچھی بات نہیں اور پھر ہمارے معاشرے میں بالکل اچھی بات نہیں۔ کہ ہم ایک دوسرے پر اتنا بڑا الزام لگا کیں اور جہاں تک تحریک کی بات ہے۔ اور متعلقہ وزیر کو کہتے ہیں کہ فوری طور پر اس پر کارروائی کی جائے۔ یہ ہمارے بلوچستان کیلئے اقصان ہے ایک علاقے کیلئے اقصان ہے۔

**سید احسان شاہ وزیر خزانہ:** شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ جناب اپیکر یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے ساحل پر رہنے والے لوگوں کو ہمیشہ یہ شکایت رہتی ہے کہ ان کے حدود میں صوبہ سندھ سے لاٹچپیں آ کے دہاں پر فٹک کرتے ہیں اور ان کے حق پر ڈاکڑا لاجاتا ہے اور یہ کوئی یہ نہیں ہے کہ ایک منہراں کو روک سکتا ہے یا چیف منہراں کو روک سکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پورا محکم بھی اگر نیک نتیجی کیسا تھوڑا چاہے تب بھی ہم اس کو کھلی طور پر بند نہیں کر سکتے اس کی وجہ بات ہیں کہ جناب والا کوئی سازی سے ساتھ سوکھ میز لے باساحل کو پڑوں گے اس کا اس انداز میں کہ وہاں چڑیاں بھی نہ آ سکیں ایک

اُنچی بھی نہ آسکے وہ ممکن ہے نہیں ہے بہر حال اس کے ساتھ ساتھ کچھ خرابیاں بھی ہیں ہمارے حکومتی اداروں میں اور ہمارے جو وزراء صاحبhan ہوئے یا جو ذمہ دار ہے ان کی وجہ سے بھی کسی حد تک واقع ہوتا ہے وہ کس طرح مثال کے طور پر سروار اختر صاحب خود چیف مفسر تھے ہماری پارٹی وہاں سے دوست لے کر آئی تھی جیت کر آئی تھی ہمارا وہاں اچھا خاصہ ہو لد تھا تو وہاں پر جب باہر کی لانچیں آتی تھیں تو ہمارے پارٹی کے درکروں نے شدت کیساتھ احتجاج کیا کہ یہاں پر باہر کے لوگ آ کے فٹنگ کرتے ہیں اور جس میں پیسے لئے جاتے ہیں یادوں سے دھندے شامل ہے اس پر ہمارے پارٹی کے اندر کئی مرتبہ سینفل کمپنی میں بحث ہوئی جس طرح کے اسلام گھنی صاحب نے بتایا باقاعدہ اسکے لئے ہم نے ایک کمپنی ہائی پھر انہوں نے اس وقت کی پارٹی نے پھر انہوں نے جا کے انکوارٹری کی تو کچھ چیزیں کچھ شہادتیں سامنے آ کیں لیکن اب اس میں یہ ہوتا ہے کہ جی کوئی کراچی میں میرا کوئی دوست رہتا ہے جانے والا رہتا ہے میں مفسر ہوں تو وہ میرے پاس آ کے ریکویٹ کر لیتا ہے کہ جی میر الائچ نمبر ہے یا فلاٹ ہے یا آپ ہمراں کر کے اس کو ایک میئنے کے لئے چھوڑ دیں تو یاری دوستی میں بھی لوگ مجبوڑ ہو جاتے ہیں اسی حوالے سے اس وقت کے چیف مفسر کے پاس بھی لوگوں نے اپروچ کیا اور ممکن ہے کہ اس چیف مفسر کے پاس بھی اپروچ کرنے کیلئے لوگ آ کیں تو یہ واقعی ایک زیادتی ہے ساحلی علاقے میں یعنی والے لوگوں کیساتھ اپروچ کرنے کی وجہ سے اسی یہ ذیپارٹمنٹ ہے ان کا اپنا تعلق بھی اس علاقے سے ہے تو اس وقت ہم یہ موقع رکھتے ہیں کہ چونکہ اس کے اپنے ہی دوڑوں نے احتجاج کیا ہے اور ان کے اپنے حلقوں کا مسئلہ ہے کم از کم بچھلی گورنمنٹ سے اس میں شاید کم ٹرائیک ہو اور ہم ان چیزوں کو بہتر کر سکے شکریہ ہی۔

جناب اسٹاکر: وزیر متعلقہ صاحب۔

عبد الغفور کلمتی صوبائی وزیر: شکریہ جناب اسٹاکر۔ جناب اسٹاکر جہاں تک یہ تحریک اتنا ہے کا تعلق ہے جس میں پچیس چھتیس ہزار روپے کا الزم اگایا گیا ہے میں تو سمجھتا ہوں یہ سراسر نباط ہے اس دور میں اس میئنے میں جو کہ فٹنگ کا دو میئنے پہلے جو تھا یہ جوں جو لائی اور اگست کے میئنے میں

فرار جو ہے سمندر میں نہیں جاسکتے لانچیں ہماری نہیں جاسکتی ہیں ابھی ستمبر اکتوبر میں شروع ہوا ہے اور اکتوبر کے میئنے میں ہمارے سابق چیف منٹر صاحب نے جو کہ یہ لانچیں اور تیس ہزار کا دہنڈہ تھا وہ پورے ڈیزی ہسال تک چلارہا ساصل پر پورا احتجاج ہوتا رہا اور وہاں کے اجمنوں نے درخواستیں دیں وہاں کے ماہی گیروں نے احتجاج کیا ایک دن بھی جناب اختر مینگل نے اس طرف توجہ نہیں دی اور اس کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی لیکن آج یہ جو تحریک اتواء لائی گئی ہے یہ ایک اخباری تراشے پر لائی گئی ہے جوڑاں میں شائع ہوا ہے اور وہ اس بندے نے شائع کیا ہے جس کی لانچیں پچھلے اختر مینگل کے دور میں کبھی بھی مطلب پکڑی گئیں دی اور جب پکڑی دی تھی تو اختر مینگل کا فون فوراً آتا تھا کہ شرکو یا ذہی سی کو یا اسے سی کو ان لانچیں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ لانچیں میرے دوست جو وزیر اعلیٰ سندھ کے ہیں یہ جو چار لانچیں پکڑی گئیں جس پر یہ جوڑاں میں خبر آئی ہے یہ لانچیں جو ہیں ایک ہمایوں خان چیز میں فشر میں کوآپریٹو سوسائٹی ہے جو کہ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر ہیں فشریز ہے اس نے یہاں پر فون کیا ہمارے سکریٹری فشریز کو کہ یہ لانچیں چھوڑ دیں سکریٹری فشریز نے انکار کر دیا کہ مجھے اجازت نہیں ہے گورنمنٹ کی طرف سے اور متعلقہ وزیر کی طرف سے میں ان لانچیں کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ لانچیں کراچی کے سمندر میں پکڑی گئی ہیں اس پر تحقیقات کی گئی تو یہ لانچیں اور مازہ اور سو نیماں کے درمیان پکڑی گئی تھیں ان پر کیس چلان کو جرمات کیا گیا اور ان کا مال ٹیلام کیا گیا اور ان کو چھوڑ دیا گیا اس کے بعد ۲۲ تاریخ کو ۸ لانچیں پھر پکڑی گئیں اسی سال میں ان کو بھی اسی طرح مطلب فون آئے اور ان کو نہیں چھوڑا گیا ان کو بھی جرمات کیا گیا اور کافی مال با قاعدہ ٹیلام ہوا ۲۶ ہزار روپے مورخ 13-10 گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کئے گئے اور جو چالان ان پر کیا گیا وہ علیحدہ خزانہ میں جمع ہوا ہے تو جناب والاداں کی خیریتھی کہ گورنمنٹ سندھ کے جواب ملکارچا ہے ہیں کہ بلوچستان سے رابط کرے اور اس سلطے میں بات کرے لیکن یہاں سے جواب ان کو ملا کر اس غیرقانونی فشک کے لئے ہم کوئی بات گورنمنٹ سندھ سے کرنے کو تیار نہیں ہیں تو پھر انہوں نے اخباروں میں دینا شروع کیا کہ جی ہمارے ساتھ زیادتی ہے مجھے تو یہ افسوس ہے کہ تحریک کے محرك ان غریب

ماں گیروں کے لئے کوئی آواز نہیں اٹھاتا تھا جو وہاں کے ماں کیرتھے آج جو ہے وہ تراپی کے فرادر کے باقتوں پر جو ہے تحریک التوائیں کر رہے ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے میں اس تحریک کی بالکل مخالفت کرتا ہوں اگر اس کے پاس کوئی ثبوت ہے تو مجھے پیش کرے اور میں بالکل باقاعدہ مارچ ۷۱۹۹ سے لے کر ابھی تک جتنے بھی الزامات لگائے گئے ہیں ان سب پر ہم تحقیقات کریں گے کہ کون محروم ثابت ہو گا اس پر ہم انشاء اللہ تحقیقات کریں گے۔

**جناب اپسیکر:** شکریہ ہی۔ سردار اختر مینگل صاحب۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جس طرح کے ہمارے سنیگر وزیر نے کہا ہے کہ یہ صرف رقم اس میں دی گئی ہے اگر وہ اخبار کا تراشہ دیکھے تو اس میں باقاعدہ گورنمنٹ آف بلوچستان پر یہ الزام لگائے گئے ہیں اور گورنمنٹ آف بلوچستان نے اس کی ابھی تک تردید نہیں کی ہے کوئی ایک اخبار کا حوالہ مجھے دے کہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے کہا ہے کہ نہیں یہ الزام ہم پر غلط ہے یہ تو کہہ ہی نہیں سکتے الزام ٹلکٹی کا آج تو مشرک ہمدرد ہے ہیں مگر اخبار میں وہ کہ نہیں سکتے کہ اس میں وہ انوالو ہے پورا ذیپارٹمنٹ آپ کا اس میں انوالو ہے ذیپکشن کہتے ہیں کہ مشرک ایک ہے وخت خدا ایک مشرک کے چلتے ہیں فخر یہ ذیپارٹمنٹ کے ذیپکشن ایک مشرک کر رہا ہے سوال و جواب دوسرے مشرک دے رہا ہے بہر حال کیونکہ ماشاء اللہ مشرک زیادہ ہیں چشم بدور نظر نہ لگے اس لئے بندربانٹ یہاں پر ہوتی رہتی ہے میر محمد علی رند کے وہ بے چارہ تو اس دریا اور سمندر میں فرق نہیں کرتا تھا ایک زمانہ تھا کہ دریا اور سمندر کو ایک کر رہا تھا آج خدا کی قدرت ہے کچھ آج وہ بھی بولنے لگے۔

**جناب اپسیکر:** بلوچی میں دریا سمندر کو بولتے ہیں۔

**سردار اختر جان مینگل:** جناب اپسیکر۔ یہاں پر جو تقریبیں ہوتی ہیں میرے خیال میں بلوچی میں نہیں سب اردو میں ہوتی ہیں۔ دوسری جوبات اس وقت تھی ہمارے دور حکومت کی ہے میں تو یہ کہوں گا کہ اس دور سے نہیں جس دن سے فخر یہ ذیپارٹمنٹ بنائے اس دور سے اس کی انکو اسی شروع کرے کون ایکیں میں انوالو ہے کون اس میں ملوث ہے ذیپارٹمنٹ کا کون بندہ چلو آج وہ الگیشی کا

رہے ہیں فلاںے بندے کے آیا اس کی حکومت میں ہم اس کے ساتھ شریک تھے موجودہ تو ایم الموسین  
بے انہوں نے کیا ایکشن لیا ان کے خلاف ڈیپارٹمنٹ لیبرڈی پارٹی کا بندہ مرانفسر ہو کر اس  
ڈیپارٹمنٹ میں کیوں جاتا ہے کیونکہ وہ اسی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جس کا وہ مفسر ہے لیبرڈی پارٹی  
سے کیا اس کا تجربہ ہے لاچیں پکڑنے کا اس کا تجربہ تھا یا ایڈیٹریشن وائز وہ اتنا سخت آدمی تھا جس نے  
ایڈیٹریشن کو کنٹرول کیا کہ اس کو اسی نے ڈرانفسر کیا جاتا ہے جناب ایمکر اس کے محکمات وہ ہیں کہ  
بھائی چارہ ہے Give and take ہے اندر رونگ بوہورہ ہی ہے اس کو چھانے کے لئے  
چاہے جتنی بھی صفائی دیں یا تو ہمارے وزیر موصوف پچھے ہیں پھر سرست ہے یادہاں کے ماہی گیر جو  
ہے وہ حق پر بات کر رہے ہیں ان میں سے کوئی تو چھوگا ہماری بات چھوڑیں ہم نے غلط کام کئے ہیں  
اخبار کی کنگ دیکھنے کر اچی کے فشر میں غلط کہر ہے ہیں۔

عبد الغفور کلمتی صوبائی وزیر: جناب یہ ڈان کی ہے یہ کراچی کے ماہی گیروں کے  
اجتاج یہ گواہ کے اور ساحل کے کوئی ماہی گیروں کا ایک جگہ آپکے پاس ریکارڈ نہیں ہے یہ ڈان کی جو  
خبر ہے یہ تو کراچی کے مزاروں والوں کی ہے یہ تو آج آپ نے منگوایا ہے پتہ نہیں کس طریقے سے  
مجھے پتہ ہیں کون لایا ہے آپ کو دیا ہے یہ۔

سردار اختر جان مینگل: جس طریقے سے آپ نے لوگوں کو ڈرانفسر کیا ہے اسی طریقے سے ہم  
لائے جناب ایمکر کراچی کے ماہی گیر جو ہیں نہ ہمیں ان کے اس میں کوئی ہمدردی نہیں ہے ہمیں سب  
پہلے ترجیح دیتی ہے بلوچستان کے ماہی گیروں کو ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے کراچی کے ماہی گیر اگر  
کوئی ازام لگاتے ہیں کچھ دیر کے لئے ہم ان کو غلط سمجھے ڈان کی جو اخبار ہے وہ غلط ہے آج جو میں  
انشیافت دے رہا ہوں وہ غلط ہے مگر ہاں کامائی گیر تو غلط نہیں کہہ رہا ہاں پر بننے والا ماہی گیر تو کچھ غلط  
بیانی تو نہیں کر رہا وہ کسی چیز سے متاثر ہے تو ہمارے غفور صاحب یہاں پر بیٹھنے ہوئے ہیں گواہ رجاء  
تو ان کو پتہ چلتے۔

سعید احمد ہاشمی صوبائی وزیر: جناب ایمکر (پوائنٹ آف آرڈر) میں چاہو گا اس اشیج پر اگر

ایس چیف نسٹر بلوچستان ہمیں گائیڈ کرے کا پنے دور میں میں نے جو اقدامات انجائے تھے کے اس معاملے کو درست کرنے کے لئے ہم بھی اس لائن پر چلے اور معاملے کو سنبھالنے کی کوشش کریں گے گائیڈ لائن دے دیں۔

**جناب اپیکر:** شکریہ جی۔ کسی اور صاحب نے بولنا ہے جی ظہور حسین صاحب۔

**میر ظہور حسین خان ٹکوسہ:** میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں دوستوں نے میر حاصل تقریر کی ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ اس سے پہلے جو ہیں پر منس بند تھیں یہاں جو صوبائی حکومت پر مت دیتی تھی اس سے پہلے بند تھی آ جکل ادھڑ چار سو بوری پانچ سو بوری آٹھ سو بوری روزانہ پر مت دے رہے ہیں جو یعنی باہر سرحدوں کو اسمگل ہوتی ہیں تو اس کو بھی اس قرارداد میں شامل کیا جائے پر مت دیتی بند کی جائے تاکہ ہمارا صوبہ اندر جو شاخج کا مسئلہ اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہ ہو۔ ( Thank You ) جی۔

**جناب اپیکر:** جناب جعفر مندوخیل صاحب۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل ( وزیر حوالہ ):** شکریہ جناب اپیکر اس قرارداد کی میں مشروط حمایت کروں گا چونکہ اس میں ہم خود بھی گناہ گار ہیں پنجاب والے بھی گناہ گار ہیں ایف سی گناہ گار ہے سب سے پہلے اپنے گناہوں سے پردہ ہم لوگ اخالیں پھر قرارداد کی طرف ہم جائیں مولا نا صاحب کی قرارداد تو ویسے برحق ہے جہاں تک اس کا متن ہے لیکن کچھ حقائق سے پردہ بھی انھنا چاہئے یا اگر صحیح طور پر چلتا ہو میرے شاید پنجاب کو بھی ضرورت نہیں پڑتی کہ دو بارہ روبل کرتے یہاں اس میں جو ایک مرکزی فورس بیٹھی ہوئی ہے جو ہر جگہ کبھی بخوبی میں دی مار دیتے ہیں کبھی ادھڑ دی مار دیتے ہیں ایف سی جس کو کہتے ہیں یادوسری چیز کہتے ہیں وہ تمام اس اسمگلنگ میں ملوث ہیں کسی ضرب اندازے سے بھی سانحہ سے ستر بیڑا بوری دن میں اس سے بھی زیادہ جاتے ہیں افغانستان چمن کے راستے پر بہت راستے قلعہ سیف اللہ کے راستے چاندی کے راستے قلعہ سیف اللہ کا نیا ذمی سی آیا ہے اور مولا نا صاحب نے یہاں کوشش کی ہے ادھڑ اس پر عارضی طور پر ایک کمی آئی ہے بالکل میں مانتا ہوں

مجھے ادھر لوگوں نے بھی بتایا تھا لیکن اس ذی سی کے خلاف بھی لوگوں نے پہلے جمع کرنا شروع کر دیا  
اممکن نہ کہا ان کو ہم مرن انسفر کروائیں گے تو یہاں تک یہ حال ہے کیا زمینی انتظامیتی ہوئی ہے جو پر  
مس جاری کرتے یہ بارہ رنک پہنچانے کے لئے ہر بارہ روپ ایف سی می ہوئی ہے جو ہر روک کو  
چھوڑتے ہیں وہاں اخڑھم تین ملکوں تک تو نہیں پہنچ سکتے یہ آج پہلے افغانستان کا آج کل تو سینٹرل  
ایشائی یونیورسٹی یونیورسٹی جا رہا ہے میک آنا جا رہا اور یہاں تک ایک پنجاب نہیں ہم لوگ بھی مارے جا رہے ہیں  
آج جو سازش نہیں، ہزار بوری یک رہی ہے اسی وجہ سے یک رہی ہے کہ یک پر دوسرو پر منافع  
بے آپ اندازہ لگا کیس دن کا ایک کروڑ روپے سمجھنے کا منافع ہے اور ایک ایف سی کا دو تین آدمی  
ہوتے ہیں اس میں یہاں آ کر کے ادھر بڑے ایماندار ہمارے سامنے مجھے ہیں مینٹنڈ میں لیکن اصل  
رخ ان کا یہ ہے اس میں آپ کے پنجاب کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ بھی ملا ہوا ہے اس میں آپ کے  
بلوچستان کا فوڈ ڈیپارٹمنٹ بھی ملا ہوا ہے یہ سب کا ایک کریڈیٹ ہے نہ یہ ختم ہو سکتا ہے نہ اس کو کم  
کیا جاسکتا ہے اس کے اوپر پہلے ہم لوگوں کو مرکزی حکومت کو میرے خیال میں اپنے ایک فیز کو سنجالا  
چاہیے ہمارے جو فرائض میں آتے ہیں ہم اپنے آدمیوں کو سنجالیں کیونکہ اگر ہم اس کی حوصلہ افزائی  
کرتے رہیں گے پنجاب کب تک ہم کو فید کرے گا آخر ان کو اپنے ضرورت کے لئے بھی تو آنا  
چاہیے اگر ادھر چھپو سورو پے بوری بکتی ہے یا سات روپے بوری بکتی ہے افغانستان میں یا سینٹرل ایشیاء  
میں اس کو پندرہ سو بارہ سو لتی ہے یہ تو سب اسکل ہو کر ادھر جائیگی ان کو بھی میں سمجھتا ہوں ضرورت کے  
تحت یہ پھر ان کو بھی جو کشہول کرتے ہیں ان کو بھی پہیے ملتے ہیں اس بات پر اگر فری کر دیں دیے تو  
تجارت فرنی ہونی چاہیے یہاں پر آج چینی ہے اگر لا ہور میں جو رہتے ہے کوئی میں بھی وہی رہتے ہے  
آنکھ آنے سر میں فرق ہو گا بارہ آنے فرق ہو گا جو کیرج لگاتا ہے اسی طرح آج آپ دوسرے بھی جو  
خوارک کی اشیا ہیں ان کی آزادانہ نقل و حمل ہے فرق ادھر آتا ہے جب یہ Of Course the Country  
کو شش کریں تو اپنی کہ ہم اپنے آپ کو کلیئر کریں کہ ہم لوگ جو خود ہی اس میں کھا رہے ہیں وہ ختم

بوجا میں شریز خان کو اور دوسرے ایک دھمکیدار جو بھی سردار اختر نے کہا تھا ان کو پچھئی پر زندگائیں پڑے۔

نیس محمد علی رند چھوڑے گا یا نیس چھوڑے گا تو اس طریقے سے۔

پرنٹ موسیٰ جان: سر اذان ہو گئی ہے نماز کا ٹائم ہے سر۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): بس یہ ختم ہو رہا ہے قرارداد، ہم آپ وکر لیں گے تو اس صورت میں سمجھتا ہوں کہ ان حقائق کے ساتھ کہ فیڈرل گورنمنٹ میں اس میں ترمیم پیش کرونا کہ فیڈرل گورنمنٹ باڑوں کویں آرڈیس بھائے انتر پر اونسل سینکڑ کرنے کی پارڈوں کویں کرے تاکہ اسکنک بآہر نہیں ہوا۔ ہمارا اپنا جو فائدہ ہے ہم لوگوں کو بازار میں سات آنھ سو روپے بوری میں جائے گی جائے ہزار روپے کے اور پنجاب کا یہ ہمارے ملک کا یہ آنا جو ہے ہمیشہ جو حکومت کا بحران آتا ہے وہ بحران بھی اس سے ختم ہو جائے گا۔

جناب اپنیکر: شکریہ جی۔ رحیم خان یہ میں نے تھوڑی سی ہاؤس کی طرف توجہ لے جاتا ہوں تھوڑی سی ترمیم جو کی ہے آپ کے ارشاد کے بعد۔

عبد الغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جناب اپنیکر چونکہ وزیر خواراک موجود نہیں ہے اس کی نمائندگی میں کر رہا ہوں اس قرارداد کے ملٹے میں کچھ وضاحتیں کرنا چاہتا ہوں یہاں پر پنجاب سے آنا اور مرکز سے مطاب گندم کی وہ جو ہے اس کو میں تھوڑی سی وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۹۵ء سے پہلے حکومت پاکستان جو ہے صوبہ بلوچستان کو گندم ۶۶ ہزار تن مہانہ سپلائی کرتی تھی اور سبیڈی بھی وہ خود پے کر دیتی ہیں ۱۹۹۵ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ سبیڈی صوبوں سے می جائے گی مرکزی حکومت کوئی سبیڈی نہیں دی گئی تو اس وقت کی گورنمنٹ نے جب نوابِ ذوالقدر مکی وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم چونکہ کمزور ہیں ہماری مالی پوزیشن صحیح نہیں ہے تو ہم جو ہیں ۶۶ ہزار تن کی بجائے ہم تو ۳۲ ہزار تن گندم لیں گے مرکزی حکومت سے ماہانہ اور اس پر ہم لوگ سبیڈی صوبہ خود پے کرے گا اس کے بعد جناب ایسا ہوا کہ ابھی جو یہ گزشتہ سال جو یہ سیمسیز ہوئی اس میں یہ ہوا کہ ہم نے ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کو دس فیصد بڑھا کر اپنی آبادی ۸۰ لاکھ شوکی تھی جب ابھی سیمسیز ہوئی تو

ہماری آبادی ابھی ۲۵ لاکھ کے قریب آگئی ہے تو اس طرح مرکز نے جو ہمارا جو کوئی تھا وہ جو ۳۳ ہزار جو بھم لوگ لے رہے تھے ۳۲ ہزار نے اس کو کٹ کر ۲۲ ہزار نے کر دیا ہے ابھی لوگوں کو مرکزی حکومت ہر سینے جو ہے ۲۳ ہزار نے گندم مہیا کر رہی ہے ہماری آبادی کے مطابق دوسری بات یہ یہ کہ پچھلے سال ۱۹۹۷ء میں صوبہ پنجاب نے جو ہے ہمیں آنادی ناشروع کیا میں یہ کا پندرہ ہزار بوری اور اس پندرہ ہزار بوری کو ہم لوگوں نے ہمارے محلہ خوراک نے یہاں سے ڈیلر مقرر کئے اور وہاں سے اٹھا کر یہاں پر پہنچا دیتے ہیں لیکن ۱۳ اگست ۱۹۹۸ کو صوبہ پنجاب نے اس آئئے پر پابندی لگادی اور یہ کہا کہ اس آئئے کو جب آپ لوگ لے جائیں ہیں تو اس پر صوبہ بلوچستان ہمیں سہیڈی دیں ہمارے محلے نے سہیڈی دینے سے انکار کر دیا کہ ہمارے پاس پیرس نہیں ہے ہم سہیڈی نہیں دے سکتے اس نے صوبہ پنجاب نے کہا کہ اگر آپ لوگ سہیڈی نہیں دیں گے تو ہم آنا آپ لوگوں کو نہیں دیں گے تو اس پر یہ ہوا کہ وہاں کے مالکان نے جو ہمارے ڈیرہ غازی خان کے علاقے کے جو مل مالکان ہیں انہوں نے حکومت پنجاب کو آفردی کہ آپ ہمیں آنادے دیں بلوچستان پہنچانے کے لئے ہم سہیڈی خود اپنی جیب سے دے دیں گے ابھی اس طرح جو آنا آرہا ہے جو ہمیں تھوڑا امہنگاں رہا ہے اس کی وجہ بنا دی یہ ہے کہ وہ مل مالکان جو ہے ذاتی طور پر صوبہ پنجاب کو سہیڈی دے کر وہ آنالا رہے ہیں ابھی ہمارا صوبائی محلہ خوراک کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے صرف یہ تجویز صوبہ پنجاب نے مانگی ہے کہ آپ لوگ بتائیں کہ ہر ضلع کو کتنی کتنی مقدار میں آتا چاہیے تاکہ ہم مل مالکان کو سہیڈی لے کر دے دیں ابھی میں اس کی اس طرح وضاحت کر رہا تھا جتنا اپنیکر اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد جو ہے میں اس کی مخالفت تو نہیں کروں گا لیکن صوبائی محلہ خوراک کی طرف سے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

جناب اپنیکر: نہیں چاہتے کیا ہیں آپ۔

عبد الغفور کلمتی (صوبائی وزیر): میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر کہ ہمارا جو کوئی ہے گندم کا جو مرکزی حکومت نے جو کم کیا ہے اس کا بھی بڑھانے کا وعدہ کیا جائے تاکہ ہماری ضروریات پوری ہو سکیں صوبے کے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال یہ ہے گندم ڈیا جائے۔ (شور)

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): گندم کا کوٹ بڑھایا جائے بھی۔ (شور)  
جناب اپیکر: وہ نہ کریں میں قرارداد پیش کرتا ہوں میں عرض کر رہا تھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں یہ اہم مسئلہ ہے جناب والا۔  
جناب اپیکر: اتفاق کرتے ہیں اچھا۔ نہیں جب وزیر صاحب کی ترجیحی فرمائے ہیں ہمارے محترم معزز وزیر صاحب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ آئا اس کو تسلیم کرتے ہیں نہیں کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): سر میں حمایت کرتا ہوں اس نے کہا کہ میں۔

جناب اپیکر: نہیں کہہ رہا ہے وہ۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): سر میں اس کی حمایت تو کر رہا ہوں میں اسی لئے کہتا ہوں کہ اس میں یہ کہا جائے مرکزی گورنمنٹ کو کہ ہمارا جو کوئی انہوں نے گھٹا دیا ہے اس کو بحال کیا جائے اور وہ جو سمیڈی پنجاب مانگ رہا ہے وہ سمیڈی بھی نہ مانگے اور ہماری گورنمنٹ کو اجازت دیں کہ ہم آتا وہاں سے منگوا کیں۔

جناب اپیکر: یوں لکھا ہے جی۔ یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت سے رجوع کریں کہ مرکزی میں گندم اور پنجاب بھی ہمیں بجائے آئے کے گندم ہماری ضرورت کے مطابق فراہم کریں۔ نحیک بے جناب یہ وہی لکھا ہے میں نے وہی لکھا ہے جناب تو سوال یہ ہے کہ آیا ہے قرارداد ترمیم شد و صورت میں منظور کیا جائے۔؟ (قرارداد منظور ہوئی)

جناب اپیکر: منظور ہوئی جی۔ اب ہے جی! اسیلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ بابت سال ۱۹۷۴ء ایوان کے میز پر رکھ دی گئی ہے مولانا صاحب وہ ایک تھا وہ سنڈیکیٹ والا۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): سنڈیکیٹ والا جو مسئلہ یہ ہے اگر ڈیفر کر دیں۔

جناب اپیکر: وہ ڈیفر کر دیتے ہی میں نے ڈیفر کر دیا ہے جی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): مشورہ کر کے پھر مشورے کے بعد لا میں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپسیکر آپ بھی اس وقت بھی اس مجھے پروزراہ صاحب ناراض ہیں ڈیپارٹمنٹ انڈسٹریز کے ایک منت سے سوالات آ رہے ہیں کنسٹریوٹ فنڈر نیمیں آ رہا وہ کہتا ہے مجھے کھانے کو پچھلی چاہیے جو کنسٹریوٹ فنڈر ہے اس کو ناراض کیا گیا ہے وہ اب بے چارہ چکر لگا رہا ہے اور اندر تیکر مذہبی اور کوہنا گیا ہے یہ حقیقت ہے اس کی تحقیقات کرائے دیکھیں اگر تم نہ لند ہیں تو ہم اپنی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔

**عبد الغفور کلمتی (صوبائی وزیر):** ہم تحقیقات کریں گے شہوت پیش کریں اس طرح ہم پہلے آپ کو شہوت دیئے تھے اور ڈاکٹریاں دی تھیں اسی طرح کوئی شہوت نادیں نہیں دے دیں ہم انشاء اللہ انکو اعزیز کریں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** وزیر موصوف اگر تکلیف کر کے ساحل پر جائیں دودھ کا دودھ۔ پانی کا پانی اس کو وہاں نظر آئے گا۔ Thank you

**جناب اپسیکر:** Thank you very much.

**سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب اپسیکر:** ہاں جی۔ The time is very very short.

**سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):** سر میں اس پر بحث ایک ہی منٹ میں ختم کرتا ہوں۔

**جناب اپسیکر:** کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے آپ کا۔

**سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):** جناب گزارش یہ ہے سردار صاحب کا نوٹل زور اس بات پر ہے کہ اخبار کی کہنگ انہوں نے دیکھی کہ اس اخبار میں یہ بات آئی ہے سردار صاحب کو اگر یاد ہو سردار صاحب اس کرنی پر مبنی ہوئے تھے پیچھے ہمارے ایک معزز میٹنے ہوئے تھے انہوں نے ایک تحریک پیش کی تھی کہ گذائی کے ساحل پر ایسی فضد جات دیاں گرائے جاتے ہیں اور یہ ساحل کیلئے خطرناک ہے اور بلوچستان کے علاقے کیلئے خطرناک ہے تو اس پر سردار صاحب اٹھے اور انہوں نے فرمایا کہ جی اخبار میں نوڑو زاد اس طرح کی بتیں آئی ہیں کل اخبار میں آیا کہ فلاں جگہ بکری نے بچ دیئے ہیں

بُر تو بمدا خبروں کے تراشوں پر کیوں جائیں اس پر وہ معزز دوست ناراض بھی ہو گئے تھے سردار صاحب یہ بتائیں کہ وہ اس دن والی بات صحیک تھی یا آج کے اخبار کی تراشے کی بات صحیک ہے۔

**جناب اپیکر:** تشریف رکھیں۔ بنیضیں جی۔ Motion has been talked about. اب میں سکریٹری اسیلی کو کہون گا کہ وہ گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنا میں۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** اجلاس ہوتا دن جو بے ذراز یادہ کام ہو یا اس بار جودو، دو دن کا گیپ رکھا تھا کام جو ہے کل پانچ دن ہوا آج بارہ گھنٹے کام اسی لئے درست یہ ہوتا کہ یہ آج جو دو دن میں ہوتا زیادہ اچھی طرح۔

**جناب اپیکر:** عبدالرحیم خان میں آپ سے پورا تفاق کرتا ہوں انشاء اللہ آئندہ ایسا ہی ہو گا جیسے آپ فرمائے ہیں Thank you very much یہ پڑھ کر سنا یئے جی حکم۔

**Akhtar Hussain Khan Secretary Assembly:-** In exercise of the powers conferred upon me by clause of Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973. I Mian Gul Aurangzeb Governor of Balochistan hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on thursday 29th October, 1998 after the session is over signed Mian Gul Aurangzeb, Governor Balochistan.

**جناب اپیکر:** شکریہ جی اب اسیلی کی کارروائی کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے شکریہ (اسیلی کی کارروائی اب بے غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گئی)